سیرۃ صدیقِ ولایت رضؓ

حضرت پیرومرشد میاں سید اسمٰعیل موسیٰ میاں صاحبؒ اہلِ ہستیڑہ

قال اللہ تعالیٰ :

وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ (آل عمران آیت ۱۹۵)

سیرتِ صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

یعنی

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت، حاملِ بارِ امانت رضی اللہ عنہ کی سیرتِ طیبہ

(مکمل)

تالیف :

حضرت پیر مرشد میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں صاحب قبلہ اہلِ ہستیڑہ

سنہ تالیف : ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ ہجری

سنہ طباعت : رجب ۱۴۰۴ھ م اپریل ۱۹۸۴ء

Goto Main List

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

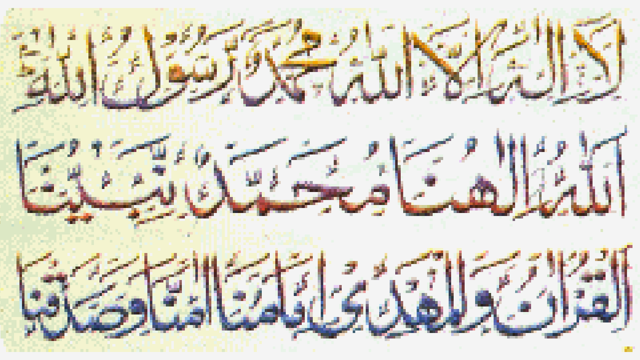

معزز ناظرین کرام!

اسلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ

الحمدللہ اس CD میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدّیق ولایتؓ کی سیرت مبارکہ کی کتاب کو تیار کیا گیا ہے۔

یہ CD ان مھدوی بھائیوں اور نوجوانوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اپنی مصروفیات کے سبب قومی کتب کے مطالعہ سے قاصر رہتے ہیں۔ اوران حضرات کے لیے بھی جو زیادہ تر کمپیوٹر پر مصروف رہتے ہیں یہ CD بہت زیادہ فائدہ مند ہوگی۔ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس CD کے ذریعہ مندرجہ کتب کا مطالعہ سے مستفیض ہوسکتے ہیں۔

اس CD کی تیاری کا بنیادی مقصد امامنا مھدی موعودؑ کی تعلیمات اور بزرگان دین گروہ مھدویہ کی تعلیمات سے بآسانی استفادہ فراہم کرنا ہے۔ ہمارے پیش نظر کوئی تجارتی منفعت بالکل نہیں ہے۔ مزید یہ کہ مستقبل میں بھی ہمارا پروگرام دیگر مفید اور عام فہم قومی کتب کے بھی CD تیار کرکے اپنی مخلصانہ خدمات قوم کی نذر کرتے رہیں۔

جن حضرات کو اس CD کی ضرورت ہو، وہ اپنی BLANK CD لاکر ہمارے مکان نمبر 206-8-16 نزد مسجد کالا ڈیرہ حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدین خوبصاحب میاں صاحبؒ بانی دائرہ کالا ڈیرہ حیدرآباد سے باوقات شام ۷ تا ۹ بجے بلا ہدیہ کاپی کرواسکتے ہیں۔ یہ اس فون نمبر 71301 98484 پر رابطہ کرکے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

میں میرے فرزنداں و دختر کا مشکور ہوں جن کی محنت سے یہ CD تیار ہوی ہے۔

فقط

سید ابوعلی ظفر خوندمیری ولد حضرت میاں سید حسین خوندمیریؒ (موظف ڈی ایس پی اے سی بی) اہل دائرہ حضرت بندگی میاں علی ستونِ دینؒ مدک پلی نظام آباد

(سید اخوند اشرف 9848471301 -91+) e-mail: ashraf_saa@yahoo.com

☆ دیگر کتب جن کی CD تیار ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱) نقلیات امامنا وسیّدنا حضرت محمد مھدی موعود علیہ السلام

۲) انصاف نامہ (اردو۔فارسی) مولفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ

۳) حاشیہ انصاف نامہ (Eng) مترجم فقیر سید ضیاء اللہ یداللہی

۴) The Promised One مصنف جناب سید یعقوب صاحب

Goto Main List

تقریظ

از فاضل الافاضل، افضل العلماء حضرت مولانا سید نجم الدین صاحب زاد مجدہٗ (سجادہ دائرہ بچپڑی)
صدر مجلس علمائے مہدویہ ہند و صدر مہدویہ رویت ہلال کمیٹی حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد افضل انبیاءہٖ
وعلی محمد سید اولیائہ وعلی آلھما واصحابھما اجمعین۔

کتاب زیر نظر یعنی "سیرتِ صدیق ولایتؓ" مولفہ جناب مستطاب فضیلت انتساب محترم المقام سید اسماعیل عرف موسیٰ میاں صاحب سجادہ دائرہ ہستیرہ رحمۃ اللہ علیہ، میں نے دیکھی جس میں قدوۂ ارباب تمکین، قبلۂ اصحاب یقین، شمع شبستانِ ہدایت، سراج منیر ایوانِ ولایت، فخر الاولیاء، صدر الاتقیاء، شاہد شہودِ ذاتی، اعظم خلفائے مہدیؑ، مقرب بارگاہِ رب قدیر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت، سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ، از اول تا آخر نہایت خوبی سے بڑی محنت، قابلیت، دیدہ ریزی اور حسن ترتیب وتہذیب سے مدون کی گئی ہے۔

آج سے ۳۰، ۳۵ سال پہلے اس کتاب کے مسودات میں نے دیکھے تھے۔ کتاب کے کچھ حصے خود مولف علیہ الرحمہ نے پڑھ کر سنائے اور کچھ میں نے پڑھے تھے۔ کتاب قریب الختم تھی لیکن افسوس ہے کہ حضرت مولف کی حیات میں یہ کتاب طبع نہ ہوسکی۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت ومصلحت سے خالی نہیں ہوتا، اس کو منظور تھا کہ یہ کتاب مولف صاحب کے آخر وقت تک ان کی نظر سے گزرتی اور اس کی خوبیوں میں اضافہ ہوتا رہے۔

اب کم وبیش نصف صدی کے بعد اس کی طباعت کی نوبت آئی تو مولف علیہ الرحمہ کے لائق فرزند اور جانشین، عزیز القدر مولوی سید محمد سلمہ اللہ الصمد مولوی عالم المعروف روشن میاں صاحب اہل ہستیرہ طال عمرہٗ و زاد فضلہٗ کے مفید اضافات، ضروری توضیحات اور پُر از معلومات حواشی کے بعد اس کو دوبارہ جستہ جستہ دیکھنے کا موقع ملا۔ فی الجملہ میں نے محسوس کیا کہ لائق مولفؒ کے فاضل جانشین نے اس کو مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی ہے اور میں مطمئن ہوں کہ اختلافی اور مابہ النزاع مسائل سے پاک وصاف ہے۔

بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کی تالیف نہایت ضروری اور اس کی طباعت کی فی الحال اشد ضرورت تھی۔ کیونکہ اب تک بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ میں ایسی مفصل اور جامع کتاب جو سیرت، فضائل، بشارات اور واقعات شہادت پر مشتمل ہو، نثر میں نہیں لکھی گئی تھی۔ سیرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ برموقع اور

Goto Main List

برمحل امام خیر الانام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجمل مگر ضروری سیرتِ پاک اور اصحاب کرام و مہاجرین عظام رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات و سوانحات بھی نہایت لطف اندوز اور بصیرت افروز ہیں جس سے کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہوگیا ہے ۔

اس کتاب کی تمام روایات ثقہ و معتبر ہیں ۔ نقولاتِ صحیحہ اور روایاتِ مسلمہ پر اس کتاب کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔ لہٰذا اربابِ دانش و بینش کے نزدیک اس کی روایات تمسک کے لائق ہیں ۔ مولف علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تالیف کر کے قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے ۔ اس زمانہ میں جب کہ بزرگانِ دین کے حالات، سوانحات اور واقعات سے بے حسی و بے خبری عام ہے ایسی کتاب ایک نعمت ہے اس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے ۔

حاملِ بارِ امانت حضرت صدیق ولایت رضی کی ذاتِ اقدس سے قوم کو جو بے پایاں عقیدت و ارادت ہے اس کے نظر کرتے یقین ہے کہ قوم اس کتاب کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھے گی اور اس سے قومی لٹریچر پر دوگونہ احسان ہوگا ۔ ایک احسان جناب مولف کا جنھوں نے اس کتاب کی تالیف میں اپنی عمر کا بڑا حصہ صرف کر دیا ۔ اور دوسرا احسان ان کے فاضل فرزند و جانشین کا جنھوں نے اس کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ کر کے منظرِ عام پر لایا ۔ وہ عند اللہ ماجور اور عند الناس شکریہ کے مستحق ہیں ۔

دُعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مولف صاحب مرحوم کو اجرِ عظیم عطا کرے ۔ اپنی نعمتوں سے نوازے، اپنے دیدار سے مشرف کرے اور قوم کو اس کی قدر دانی اور اس سے استفادہ کی توفیق بخشے اور طالبِ حق کو حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہو ۔ آمین ۔ فقط ۔

۲۷ رجب ۱۴۰۴ھ
۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء
دوشنبہ

السید نجم الدین غفرلہ

Goto Main List

انتساب

خاتمین علیہما السلام کے نام

جن سے

شہِ خوندمیر صدیقِ ولایتؓ نے

"منصور" اور "بدلِ ذات" کی بشارتیں پائیں

خاتمینؑ کے مبشّر کی یہ ذات

کھانبیل کی "جنگِ بدرِ ولایت" میں

پہلے روز "منصور" اور "فاتح" رہی

دوسرے روز "شہادت" پائی

سر جُدا، تن جُدا، پوست جُدا ہوا

"حجّتِ مہدیؑ" پوری ہوئی

عشقِ الٰہی کے صلہ میں اس کی

ابتدا بھی "دیدار" —— انتہا بھی "دیدار"

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ٢/١٠٥

Goto Main List

کتابیات

"سیرت صدیقِ ولایتؓ" کی ترتیب و تیاری میں حسبِ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

نمبر	نام کتاب مع مصنف	نمبر	نام کتاب مع مصنف
۱	تاریخ سلیمانی ۔ ملک سلیمانؒ	۱۵	مشکوٰۃ المصابیح ۔ شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی
۲	دفتر اول و دوم ۔ حضرت شاہِ برہانؒ	۱۶	الخصائص الکبریٰ جلد ثانی ۔ جلال الدین سیوطیؒ
۳	شواہد الولایت ۔ " " "	۱۷	سنن ابن ماجہ ۔ محمد بن یزید بن ماجہؒ القزوینی
۴	مکتوب ملتانی ۔ حضرت شاہ خوندمیر صدیقِ ولایتؓ	۱۸	مسند امام احمد ۔ احمد بن حنبلؒ شیبانی
۵	مقدمہ مکتوب ملتانی ۔ مولانا سید محمود صاحبؒ	۱۹	شرح مقاصد ۔ سعدالدین تفتازانی
۶	انتخاب المو الید ۔ حضرت سید فضل اللہ صاحبؒ	۲۰	سیرت النبی جلد اول ۔ شبلی نعمانی
۷	مولود امامناؑ ۔ حضرت میاں عبدالرحمٰنؒ	۲۱	" " جلد پنجم طبع پنجم ۔ " "
۸	مطلع الولایت ۔ حضرت بندگی میراں سید یوسفؒ	۲۲	اخبار الاسرار ۔ حضرت میاں سید اللہ بخشؒ
۹	معارج الولایت (قلمی) حضرت میاں سید محمودؒ نبیرہ حضرت خاتم کارؒ	۲۳	تذکرۃ الصالحین ۔ حضرت میاں سید حسینؒ
۱۰	انصاف نامہ ۔ حضرت میاں ولی جی یوسفؒ	۲۴	نقلیات میاں سید عالمؒ
۱۱	حاشیہ انصاف نامہ ۔ " " "	۲۵	فصوص الحکم (عربی) محی الدین ابن عربیؒ
۱۲	رحمۃ للعالمین ۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری	۲۶	تذکرہ ابوالکلام آزاد طبع کردہ ساہتیہ اکاڈمی ۔
۱۳	سیر مسعود ۔ مولوی سید اشرف علی صاحب پالن پوری	۲۷	سرّ الشہادتین ۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی
۱۴	ترمذی شریف ۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۰	

Goto Main List

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

فہرستِ مضامین

کتاب سیرتِ صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

مضمون	صفحہ
"انتساب" و کتابیات	
"عرض طابع"	
"تاثرات" از جناب مولوی سید علی صاحب برتر ایم اے ایل ایل بی	
"سرنامہ" از مولفِ علامؒ	
پہلا باب (۱)	
بغداد سے حضرت مہدی موعودؑ اور حضرت صدیق ولایتؓ کے اجداد کی ہند میں آمد اور باہمی علحدگی	۱۷
حضرت صدیق ولایتؓ کا سلسلۂ نسب	۱۸
حضرت صدیق ولایتؓ کی والدہ ماجدہؒ اور ننھیالی رشتہ دار	۱۸
حضرت صدیق ولایتؓ کے حمل کے ابتدائی دور میں والدۂ ماجدہ، بی بی بوا تاجؒ کا پہلا خواب	۲۰
دوسرا خواب	۲۱
حضرت صدیق ولایتؓ کی باسعادت ولادت	۲۲
حضرت صدیق ولایتؓ کے والد ماجد اور ددھیال	۲۳
حضرت صدیق ولایتؓ کا بچپن اور استغراق حق	۲۵
تین سال کی عمر میں بفضلِ خدا دیدارِ حق کی تجلّی سے مشرف ہونا	۲۵
کم سنی میں، فراستِ عالی و عقلِ سلیم کا کامل ہونا	۲۶
چھ سات سال کی عمر اور امورِ دنیا سے عدم دلچسپی	۲۶
نو دس سال کی عمر، دیدارِ الٰہی کی تڑپ اور طلب	۲۷
انتظارِ آمدِ مہدئ موعودؑ	۲۸
صدیق ولایتؓ کی والدہ ماجدہ کا انتقال	۲۸
ترکِ دنیا اور طلبِ دیدار کا اشتیاق	۳۱
سولہ سالہ عمر اور مریدی و شادی کے مسائل کا سامنا	۳۲
شاہ مودود چشتیؒ سے مرید کرانے کی کوشش	۳۳
شاہ مودود کے جواب پر میاں سید خوندمیرؓ کا عبرت انگیز تبصرہ	۳۴
مخدوم شیخ احمد کھٹوؒ کے سلسلہ میں مرید کرانے کی دوسری کوشش	
پیر کے تعلق سے میاں کا ارشاد	۳۴
شیخ ماہؒ سے مرید کرانے کی تیسری کوشش	۳۵
دنیادارانہ اور خوشامدانہ روش سے اظہارِ نفرت	۳۵
"یادداشت"	۳۷
دوسرا باب (۲)	
امامنا مہدی موعودؑ اور نماز کی حد درجہ پابندی	۳۹
امامناؑ کا "وظیفہ" کے کاغذ کو چاک کر دینا	۳۹
حضرت مہدی موعودؑ کی ہجرت کے بعض اہم واقعات کا ذکر	۴۱
حضرت ثانی مہدیؓ کا کہنے کے ارادہ سے چاپانیر تشریف لے جانا	۴۱
سیرت کے اہم سنین (امامناؑ، سیدینؓ، دیگر خلفاء مہدیؑ)	۴۴
گجرات اور پٹن کی نسبت حضرت مہدی موعودؑ کے ارشاداتِ عالیہ	۴۹
شاہ رکن الدین مجذوبؒ نے حضرت مہدی موعودؑ کی ضیافت کی	۵۱
حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں حضرت صدیق ولایتؓ کا تشریف لانا	۵۳

Goto Main List

مضمون	صفحہ
پہلی ملاقات میں ہی حضرتؑ مہدی موعودؑ کا "صدیق" لقب دینا	۵۳
صدیق ولایتؓ کا جناب باری تعالیٰ میں اپنے سر کو بطور نذر پیش کرنا	۵۴
حضرت مہدی موعودؑ کا صدیق ولایتؓ کی نسبت	۵۵
خدا کہ ُخدا بیند" کی بشارت عطا کرنا۔ کئی اور بشارتیں۔	۵٦
حضرت مہدی موعودؑ سے پہلی ملاقات۔ دیدار الٰہی کا حصول	۵۹
تیسرا باب	
حضرت مہدی موعودؑ کی پٹن سے بڑلی میں آمد، دعویٰ موکدہ کے اظہار پر حضرت صدیق ولایتؓ کا سب سے پہلے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہنا	٦۱
امامنا علیہ السلام اور سفر میں نمازِ قصر کی ادائی	٦۲
دعویٰ مہدیت میں انکار کرنے پر کفر کی تہدید	٦۴
حضرت رسول اللہؐ کے دعویٰ رسالت کے عین مطابق ہے،	
دعویٰ موکدہ کے اظہار کے بعد حضرت مہدی موعودؑ کا حکام سلاطین، امراء کے نام دعوتی خطوط روانہ کرنا	٦۷
بڑلی سے خراسان کی طرف حضرتؑ مہدی موعودؑ کی ہجرت	۷۱
ناگور میں فالذین ھاجروا کے تحت قاتلوا و قتلوا کی بشارت سنانا	۷۱
حضرتؑ صدیق ولایتؓ اور حضرتؑ شاہ نعمتؓ کا نصر پور سے گجرات روانہ ہونا	۷۳
صدیق ولایتؓ کا مبارز الملک سے ملاقات نہ کرنا ناراضگی کا سبب	۷۴
چاپانیر میں حضرتؑ بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کرنے کا مختصر تذکرہ	۷۵
عالم خواب میں "خاتمینؑ" کا مشاہدہ ہونا	۷۷
حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی چاپانیر سے روانگی اور سفر خراسان	۸۰
حضرتؑ صدیق ولایتؓ کا حضرتؑ ثانی مہدیؓ کو تمام فتوح دے دینا	۸۲
پٹن سے فرہ کی طرف روانگی	۸۳

مضمون	صفحہ
سیدینؓ کی فرہ میں آمد	۸۴
حضرتؑ میراں علیہ السلام سے حضرتؑ ثانی مہدیؓ کا عرضِ حال کرنا	۸۴
حضرتؑ ثانی مہدیؓ اور حضرتؑ صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدیٔ موعودؑ کا چھ مہینے دن اور رات تعلیم دینا	۸۷
چوتھا باب	
حضرتؑ امامناؑ کی صدیق ولایتؓ کے حق میں پٹن، بڑلی نصر پور والی بشارت	۸۸
فرہ کی بشارتیں (سیدینؓ کے حق میں مشترکہ)	۹۸
فرہ میں بندگی میاںؓ کی نسبت بشارتیں	۱۰۰
"دیدار خدا" بندگی میاںؓ کے متعلق بشارتیں	۱۰۱
نقلیات میاں سید عالم میں، حضرت صدیق ولایتؓ سے متعلق بشارتیں	۰۵
پانچواں باب	
حضرتؑ مہدی موعودؑ کی چوتھی صفت شہادت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مہدیؑ کی ذات کا "بدل" مبعوث کرنا	۱۰۱
حضرتؑ خاتم النبیین صلعم اور آیت۔ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا الخ	۱۱۰
غزوات میں شریک رہنے کے باوجود حضرتؑ خاتم النبیینؐ شہید نہیں کئے جاسکے	۱۱۲
چھٹا باب	۱۱۴
حضرتؑ مہدی علیہ السلام کی چوتھی صفتِ شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بحکم خدا "بدلِ ذاتِ مہدیؑ" مقرر ہوئے۔	۱۱۷
حضرتؑ مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی کیفیت بیان فرمائی اور اس کو اپنی مہدیت کی حجت اور دلیل بھی قرار دیا	۱۱۹
حضرت صدیق ولایتؓ حضرتؑ رسول اللہ کے مبشر ہیں احادیث سے اس کا ثبوت	۱۲۲
• قحطانؓ مہدی سے جدا زمانہ میں نہیں ہوگا	۱۲۴

Goto Main List

مضمون	صفحہ
حضرت رسول اللہ سے صدیق ولایتؓ کو "منصور" کی بشارت	۱۲۵
ساتواں باب	
حضرت مہدی علیہ السلام کا فرہ میں وصال مبارک	۱۲۶
شرع محمدیؐ کی تکمیل کے چند یادگار واقعات	۱۲۶
بوقتِ وصال حضرت مہدی علیہ السلام کا فرمانا کہ: (۱) ہر کہ خدائے را مقید بیندا و مشرک است (۲) ما ہر دو از جملہ مشرکان نہ ایم	۱۲۸
وصالِ مبارک سے قبل مہاجرین سے حضرت مہدی علیہ السلام کے چند اہم ارشادات	۱۳۲
وصال سے پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کا حضرت صدیق ولایتؓ کو اپنی صفت "بارِ امانت" حوالے کرنا	۱۳۴
"دیدارِ حق تعالیٰ" بارِ امانت ہے	۱۳۵
اعلیٰ ترین مناقب والی بشارتوں کے باوجود (حضرت مہدیؑ اور حضرت صدیق ولایتؓ کے) مراتب میں فرق کو ملحوظ رکھنا لازم ہے	۱۳۶
آٹھواں باب	
حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد صدیق ولایتؓ کی گجرات کو واپسی	۱۳۷
کاملپور میں صدیق ولایتؓ کا قیام کرنا اور "بیانِ قرآن"	۱۳۸
حضرت صدیق ولایتؓ کا بی بی عائشہؓ سے عقدِ نکاح	۱۴۰
کاملپور سے ہجرت، حوالیٔ پٹن میں قیام کرنا	۱۴۱
پٹن سے اخراج ۔۔ سلطان پور میں آمد	۱۴۱
رانا کانا کی حق طلبی، اسلام و مہدویت کی قبولیت اور "دیدارِ خدا" سے مشرف ہونے کا واقعہ	۱۴۱
فرہ سے واپسی کے بعد سیدینؓ کی باہمی ملاقات	۱۴۵
بندر جیول کے حضرت صدیق ولایتؓ کے دائرے میں سخت فقر و فاقہ	۱۴۵
ایک بی بی کے سات جوان لڑکے فقر و فاقہ سے شہید ہوئے	۱۴۷
فقر و فاقہ پر صبر کا صلہ "دیدارِ خدا"	۱۴۸
فقر و فاقہ کے باعث بندگی ملک حمادؓ کی بیوی کو دایہ نے نہیں پہچانا	۱۴۸
فقر و فاقہ سے شہید ہونے والوں کو دفن کرنے پر اعتراض کرنا اور بعد میں تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہونا	۱۵۰
صدیق ولایتؓ کا رج کے لئے تشریف لے جانا	۱۵۰
صدیق ولایتؓ کے دائرہ کے فقرا کی باطنی قوت	۱۵۱
قصبہ مندل میں صدیق ولایتؓ کا "بیانِ قرآن" سن کر پورے ارکانِ قافلہ کا تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہونا	۱۵۱
تارک الدنیا اگر مالدار کے گھر جاتے تو آپ ناراض ہو جاتے	۱۵۲
ترکِ دنیا کرنے والے اگر گھروں پر جا کر کچھ طلب کریں تو انھیں دینے کی ممانعت	۱۵۳
حضرت صدیق ولایتؓ سے بی بی فاطمہؓ کا عقدِ نکاح	۱۵۳
حضرت صدیق ولایتؓ کا استغراق بحق	۱۵۴
استغراق بحق کا ایک محیر العقول واقعہ	۱۵۵
گجرات کے علماء کا مباحثہ کا ارادہ کرنا اور فرار اختیار کرنا	۱۵۵
صحابہؓ اور مہاجرینؓ کا حضرت صدیق ولایتؓ کے "فضل" کو قبول کرنا اور آپؓ سے بیعت کر لینا	۱۵۷
حضرت صدیق ولایتؓ کا علم، خدائے تعالیٰ کا عطا کردہ تھا	۱۵۸
ملا شہ میر سے حضرت صدیق ولایتؓ کا مباحثہ	۱۵۹
حضرت صدیق ولایتؓ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی اور علماء و حکام کا آپ کے مسلسل اخراج پر اُتر آنا	۱۶۱
مباحثوں میں صدیق ولایتؓ کی مسلسل کامیابیاں	۱۶۱
علماء کی زیادتیاں، اخراج کے لئے بادشاہ کو تشدد پر اکسانا	۱۶۲

Goto Main List

مضمون	صفحہ
ملک پیارا میٹھا کا حضرت صدیق ولایتؓ کو اپنی	
جاگیر کھانبیل لے آنا	۱۶۳
کھانبیل میں، حضرت صدیق ولایتؓ کا قیام	۱۶۳
مخالف علماء کا مباحثہ کرنا، معجزوں کا مطالبہ	۱۶۴
بارہ ہزار پٹھانوں کا، صدیق ولایتؓ سے مرید ہونا	۱۶۴
سابرمتی کے کنارے، علماء سے مباحثہ ہونا	۱۶۵
حضرت صدیق ولایتؓ کی تصنیفات	۱۶۷
قاتلوا وقتلوا کے تحت شہادت واقع نہ ہونے پر	
مخالف علماء کا اعتراض، صدیق ولایتؓ کا جواب	۱۷۰
کھانبیل میں صحابہؓ اور مہاجرینؓ کے درمیان، بیانِ قرآن	۱۷۱
آیتِ شش صفات کے تحت صدیق ولایتؓ کا بیان	۱۷۲
حضرت صدیق ولایتؓ کی آنکھوں میں شدید درد ہونا	۱۷۴
صدیق ولایتؓ کے پیٹ میں شدید تکلیف ہونا	۱۷۴
حضرت سید شریف اللہؓ کی ولادت باسعادت	۱۷۵
ملک پیارا میٹھا کا صدیق ولایتؓ سے مرید ہونا	۱۷۶
بعد ترکِ دنیا، صحبت اختیار کرلینا	
ملک پیارا میٹھا کو سازش کے ذریعہ شہید کر دیا گیا	۱۷۹
ملک پیارا میٹھاؓ کی شہادت کے بعد، مردود علماء نے اپنی	
مخالفتیں تیز کردیں	۱۷۹

حصۂ دوم

نواں باب

مضمون	صفحہ
مہدیوں پر علماء سوء کے مظالم، اتہامات، ایذا رسانیاں	۱۸۰
شیخ عبداللہ نیازی کے ساتھ علماء سوء کی ایذا رسانی	۱۸۱
علماء سوء کے اتہامات میں مہدویہ اور غیر مہدویہ کے	
ساتھ یکسانیت	۱۸۴

مضمون	صفحہ
مہدویہ کے ساتھ علماء سوء کے مظالم،	
ابوالکلام آزاد کا کھلا اعتراف	۱۸۵
ابوالکلام آزاد کا مہدویہ بزرگوں کے حق میں صحابہ	
نبوتؓ کے خصائص سے مشابہت کو تسلیم کرنا	۱۸۶
منتخب التواریخ، نجات الرشید اور طبقات میں	
مہدویہ کا ذکر	۱۸۶
شیخ علائی کے ساتھ عالم سوء مخدوم الملک کی زیادتیاں	۱۸۷
علماء سوء کا، عام مہدویوں کے خلاف اجتماعی محضرہ	۱۸۸
علماء سوء کی طرف سے صدیق ولایتؓ کو دھمکی دیا جانا	۱۸۹
کھانبیل سے اخراج کیلئے شاہی سپاہی بھیج دیئے گئے	۱۹۰
حضرت صدیق ولایتؓ کھانبیل سے بھدرے والی	
منتقل ہو گئے	۱۹۱
دشمنوں کی عہد شکنی۔ صدیق ولایتؓ پھر کھانبیل واپس آئے	۱۹۱
حضرت صدیق ولایتؓ اور قتال	۱۹۲
"قتال" (جنگ) کے لئے آمادہ ہونا، قرآنی	
تعلیمات کے عین موافق ہونا	۱۹۳
مہدویت کے اظہار پر شاہی حکم امتناع عاید کیا گیا	۱۹۵
اظہار مہدویت کی سزا "موت" مقرر کی گئی۔	
مہدویت کے اظہار پر میاں کبیر محمد۔ اور ـــ	
دو زنگریز نوجوانوں کو بربریت کے ساتھ شہید کردیا گیا	۱۹۵
حضرت صدیق ولایتؓ کا مکتوب، ملا کبیر کے نام	۱۹۸
علماء گجرات کے نام حضرت صدیق ولایتؓ کا دوسرا	
مکتوب بصورت استفسار، اور جواب استفسار	۲۰۱
حضرت صدیق ولایتؓ کا قرآنی احکام کے تحت	
میاں کبیر محمد اور دونوں زنگریز شہیدوں کے	
قصاص کی اجازت دینا	۲۰۲

Goto Main List

صفحہ	مضمون
۲۰۳	علماء و ارکانِ سلطنت کا بادشاہ کو حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنا۔
۲۰۵	حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں بادشاہ کا پیام۔
۲۰۵	حضرت صدیق ولایتؓ کا جواب با صواب۔
۲۰۶	حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف "دربار" طلب کیا جانا۔
۲۰۷	عین الملک (عنیل) کا آمادۂ جنگ ہو کر بیڑا اٹھانا۔
۲۰۸	شاہی دربار کے واقعہ پر حضرت صدیق ولایتؓ کا مسرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا
۲۰۸	حضرت صدیق ولایتؓ کے "قتال" کا فلسفہ اور حقیقی مقاصد جنگ
۲۱۱	شاہی فوجی لشکر کی تیاری، پایہ تخت چاپانیر سے فوج کا کوچ کرنا۔
۲۱۲	خلفاء کرام مہدیؑ اور قتال (جنگ) سے ان کے اختلاف کی مختصر کیفیت
۲۱۳	حضرت صدیق ولایتؓ کا مقابلہ کے لئے تیار ہونا عنیل کے لئے لائقِ تعجب ہونا
۲۱۵	عنیل کی فوج کا کھانبیل کی سمت پیش قدمی کرنا
۲۱۵	کھاریاں سے کڑی کی طرف روانگی۔
۲۱۶	حضرت صدیق ولایتؓ کا اپنے دشمنوں کے حق میں بھی رحمت کے طلب گار ہونا۔
۲۱۶	کھانبیل سے نکلنے کے سلسلہ میں "طلب ہدایت" پر خدائے قدوس کی طرف سے صدیق ولایتؓ کو جواب
	دسواں باب
۲۱۸	عنیل کی فوج کا کھانبیل کے قریب پہنچ جانا اور "جنگ" کا یقینی ہو جانا۔

صفحہ	مضمون
۲۲۰	فقرائے دائرہ سے حضرت صدیق ولایتؓ کا بیعت لینا۔
۲۲۱	بعد نماز عشاء (۱۱ و ۱۲ شوال ۹۳۰ھ کی درمیانی رات) "کبڈی" کا اہتمام اور اس کی اہمیت کا ذکر
۲۲۲	کھانبیل کے قلعہ میں عورتوں کی حفاظت کے لئے چالیس فقراء کا مقرر کیا جانا۔
۲۲۲	دونوں طرف کی فوج کی تفصیل
۲۲۳	دونوں طرف کی فوجوں کی تعداد میں زبردست فرق کی وجہ
۲۲۶	۱۲ شوال کی صبح، عنیل کے فوجی، مسجد میں گھس آئے اور فقراء پر حملہ کر دیا
۲۲۶	میدانِ جنگ میں عنیل کی فوجوں کی صف بندی کے بعد ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنی جماعت کے فقراء کو صف بندی کی اجازت دی۔
۲۲۷	حضرت صدیق ولایتؓ نے صف بندی کے بعد عنیل کو ہی حملہ آور بننے کا موقع دیا۔
۲۲۸	جنگ کا پہلا دن "قاتلوا" کی تکمیل، دشمن کی شکست کی تفصیلی کیفیت
۲۳۰	حضرت صدیق ولایتؓ کی دائرہ کو واپسی اور چھپے ہوئے دشمن کے چھوڑے ہوئے تیر کا آنکھ میں پیوست ہو جانا
۲۳۱	چھپے ہوئے حبشیوں کا قلعہ کے نگہبان نہتے فقراء کو شہید کرنا دیگر تفصیلات کا تذکرہ
۲۳۳	۱۲ شوال کے "گنج شہداء" کے ناموں کی فہرست
	گیارھواں باب
	۱۴ شوال کو کھانبیل سے سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؓ کی آمد۔ "قتلوا" کی تکمیل میں دوسرے روز کی جنگ سدراسن کی تفصیلات کا تذکرہ۔ حضرت صدیق ولایتؓ کا اپنے فرزند،

Goto Main List

مضمون	صفحہ
بھائی، دامادوں، قریبی عزیزوں اور فقراء دائرہ کے ساتھ شہادت پانا	۲۳۵
عورتوں کی گرفتاری پر عنیل کا راضی نہ ہونا	۲۴۱
جنگ سدراسن کے شہیدوں کی فہرست	۲۴۲
غازیانِ بدر ولایتؓ کی فہرست	۲۴۴
بارھواں باب	
حیرتناک واقعات کے بعد عنیل کا شہیدوں کے تن سے سر کا جدا کرانا۔ حضرت مہدیؑ کے فرمان کی حقانیت کا ظہور	۲۴۵
عنیل کا سات شہیدوں کے سروں کو جدا کر کے محفوظ کر لینا اور لشکر کو واپسی کا حکم دینا۔	۲۴۶
عنیل کا سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کی لاشوں سے سروں کو جدا کرنا اور چاپانیر بھجوانا۔	۲۴۶
شہیدوں کے سروں کا جماعت سے نماز ادا کرنا اور ظالموں کا سروں سے پوست جدا کر کے بھس بھر دینا۔	۲۴۷
سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؓ کا جسدِ مبارک (تن) بغیر سر کے دفن کیا جانا۔	۲۴۸
تدفین کے بعد کھانا کھلانا۔	۲۴۸

مضمون	صفحہ
سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کے سروں کے استخوان کا پٹن میں دفن کیا جانا۔	۲۴۹
حضرت مہدی موعودؑ کی پیشگوئی کا من وعن پورا ہونا۔	
"حجتِ مہدیت" کا بہ تمام و کمال تکمیل پانا۔	۲۴۹
شہیدوں کے بھس بھرے سروں کا چاپانیر لے جانا۔	۲۴۹
شہادت کے بعد غلبہ۔	۲۵۱
اختلاف کرنے والے صحابہ اور خلفاء مہدیؑ پر امرِ حق کا انکشاف، اختلاف کا رفع ہو جانا۔	۲۵۱
بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے زخموں کا پندرہ سال بعد تازہ ہو کر شہید ہونا۔	۲۵۲
سلطان مظفر اور سلطنتِ گجرات کی تباہی	۲۵۲
ازواج، اولاد، بوقتِ شہادت ان کی عمریں۔	۲۵۳
کھانبیل، سدراسن، پٹن اور چاپانیر کی زیارت گاہیں	۲۵۴
معہ ریلوے نقشہ برائے زیارت مقاماتِ مقدسہ گجرات	

تمت الکتاب

Goto Main List

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ طابع

اَمّا بعد ـــ قبلہ گاہی والدِ ماجد، حضرت پیر و مرشد میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں صاحب اہلِ ہستیرہ علیہ الرحمہ (۱۳۱۰ھ ـ ۱۳۸۶ھ) نے پینسٹھ سال قبل، یعنے ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ کو اپنی عمر کے انتیسویں برس "پیشِ نظر تالیف" سیرتِ صدیق ولایتؓ" مکمل کر دی تھی جس میں سید الشہدا، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ولادت باسعادت سے آپ کی شہادت تک جملہ حالات و واقعات مذکور ہیں۔ اس سوانح کے مسودہ کا نصف مبیضہ بھی حضرت قبلہؒ نے کر دیا تھا۔ آپ کی زندگی میں اس کی طباعت ہو نہ سکی تھی۔ حضرت مؤلفِ علامؒ کا انتقال ۲۸ شعبان ۱۳۸۶ھ م ۱۲ دسمبر ۱۹۶۶ء روز دوشنبہ کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

اب اس ناچیز فقیر کو اس تالیف کے طبع کرانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی مکمل سیرت، کسی تالیف کی شکل میں "اردو نثر" میں تاحال مرتب اور طبع ہونے نہیں پائی تھی۔ حضرت قبلہ گاہی کی زیرِ نظر تالیف کے طبع و شائع ہو جانے کے بعد بحمد اللہ یہ کمی دور ہو رہی ہے۔

اس فقیر نے اس دیرینہ تالیف کو حسبِ ضرورت نظرِ ثانی کر کے قوم کے موجودہ تقاضوں کے مطابق بنا کر نیز اردو زبان کی تبدیلیوں کا خیال رکھ کر، آسان سے آسان تر کیا ہے۔ حسبِ موقعہ اختصار کی ضروری وضاحت یا اقتضار، اختصار کی تعمیل کی ہے۔ ان سب امور میں ان باتوں کو بنیادی طور پر ملحوظ رکھا ہے کہ حضرتؒ مؤلف علیہ الرحمہ کا منشا برقرار رہے اور یہ تالیف اپنے موضوع کے اعتبار سے قومی برادروں کے حق میں زیادہ سے زیادہ افادیت بخش ہو رہے۔ "سیرت" کے اہم حصوں کو بکمالِ احتیاط پیش کیا گیا ہے۔ حضرت قبلہ گاہی کے کتبِ قومی سے حوالے، اکثر جگہ، کتابوں کے نام تک محدود تھے۔ اس ناچیز نے متعلقہ کتب میں تلاش کر کے ان کے ابواب یا صفحات نمبر کے اندراجات کئے ہیں۔ آج کل کے استعداد کا خیال کر کے بعض جگہ فارسی اور عربی عبارتوں کے صرف

Goto Main List

اُردو ترجموں پر اکتفا کیا گیا ہے تاکہ ناظر کو مضمون کے مسلسل مطالعہ کی دلچسپی برقرار رکھنے میں سہولت ہو اور دوسری طرف طوالت سے بچا جا سکے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید ہے کہ یہ تالیف اسی کے فضل اور کرم سے قومی بھائیوں، بہنوں اور نوجوانوں کے حق میں، اللہ کی راہ میں، جاں نثاری، اللہ کی محبت اور اس کا عشق جگانے والی، حق پسندی، حق گوئی اور حق کی سربلندی کے لئے ہمتوں کو بلند سے بلند تر کرنے والی، ایمان میں اضافہ کرنے والی اور طالبانِ راہِ مولیٰ میں نیز دیدارِ خدا کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دینے والوں میں حسب، نسب اور طبقہ کے بے وزن جذباتِ تفاخر سے پرہیز کرانے والی، لِلّٰہ فی اللہ، آپسی محبت و اخوت، اتحاد و اتفاق کو استوار کرنے والی اور مستحکم بنانے والی ثابت ہوگی ۔ ھو المستعان و علیہ التکلان

تمام اہلِ علم، اہلِ قلم، نیز سبھی قارئین کرام سے اس ناچیز فقیر کی درخواست ہے کہ تالیفِ ہٰذا کے مطالعہ کے دوران، جہاں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو اس فقیر کی بے بضاعتی پر محمول کریں اور اپنے اخلاقِ کریمانہ سے اس کی تصحیح فرماتے ہوئے اس ناچیز کو بھی واقف کرا دیں تاکہ نوبت آنے پر اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے ۔ اس کے ساتھ، قومی اُمید ہے کہ، اگر یہ خدمت پسند آجائے تو " اللہ واسطے " دعائے خیر سے ممنون فرمایا جائے گا ۔

ھدیۂ تشکّر :- یہ ناچیز ان تمام کرم فرما حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے وقتاً فوقتاً نہایت خلوص، محبت اور تفصیل کے ساتھ حضرت قبلہ گاہیؒ کی اس ذی وقعت اور موقر تالیفِ حنیف کے مضامین کو دیکھا، پڑھا اور حسبِ ضرورت اپنے گراں قدر مشوروں سے ہاتھ بٹایا ۔ (بعض بزرگ تو اِس وقت موجود نہیں رہے مگر ان کی نیک تمنائیں یقیناً ساتھ رہیں، رَحِمَھُمُ اللہُ اَجْمَعِیْنَ) ۔ نیز اُن تمام عزیز بھائیوں اور اصحابِ کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے کشادہ دل بن کر اپنے گراں قدر تعاون سے حضرت قبلہ گاہیؒ کی اس ایمان افزا تالیف کی طباعت اور اشاعت کو یقینی بنا دیا ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

مسجد موسوی، چنچل گوڑہ
۱۲؍ رجب ۱۴۰۴ھ م ۱۵؍ اپریل ۱۹۸۴ء
اتوار

خاکِ نعلینِ سیدینؓ

فقیر حقیر سید محمد عرف روشن میاں غفرلہٗ
اہلِ ہستیرہ

Goto Main List

تاثرات

از

جناب مولوی سیّد علی صاحب برتر ایم اے، ایم ایڈ

حامِدًا وّمُصَلِّیًا ۔ مسلمانوں اور مہدویوں کے لئے رسولِ مقبول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتیں ہدایت کے سب سے بڑے سر چشمے ہیں۔ ان کے بعد صحابہؓ کی سیرت کی اہمیت ہوتی ہے جو دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اس واسطے زیادہ قابلِ قدر و تعظیم ہوتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ اور خلیفۃ اللہ کی صحبتِ فیض اثر سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا، میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس سے چاہے اکتسابِ فیض کرو۔

قومِ مہدویہ یقیناً خوش قسمت ہے کہ حضرت پیر و مرشد سید محمد (روشن میاں صاحب) قبلہ اہلِ ہستیڑہ کی توجہ اور محنتِ شاقہ سے حضور مہدیٔ موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت امیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ، کی سیرتِ مبارکہ تیار ہو کر استفادہ کے لئے قوم کے ہاتھوں میں آرہی ہے۔

اس کتاب کا اصل نسخہ تو حضرت پیر و مرشد مولانا میاں سید اسماعیل صاحب قبلہ مدظلہٗ (حضرت موسیٰ میاں صاحب قبلہ اہلِ ہستیڑہ کا تیار کیا ہوا ہے جو آج سے کئی سال پہلے حضرت قبلہ نے اپنی زندگی میں مکمل کر کے رکھ لیا تھا لیکن جس کی اشاعت کا انتظام نہ ہو سکا تھا۔ اب اللہ کے فضل سے حضرت قبلہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سید محمد (روشن میاں صاحب) قبلہ نے اس پر بیر حاصل محنت کر کے اس کو شائع فرمانے کی سعی کی ہے۔ اس سلسلہ میں لازم تھا کہ کئی سال پہلے لکھی ہوئی کتاب کو من و عن پیش کرنے کی بجائے ضرورتِ زمانہ کے تحت زبان کو موجودہ دور کی زبان اور اندازِ بیان سے ہم آہنگ کیا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت روشن میاں صاحب قبلہ

Goto Main List

نے کتاب کی معنوی خوبصورتی کو نکھارنے کے لئے اس میں ضروری اضافے بھی فرمائے ہیں جو ان کی اپنے والدِ محترم سے محبت و تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور اُمید ہے کہ قومی بھائی اس عمل کو نظرِ استحسان سے دیکھیں گے۔

زیرِ نظر کتاب کئی حیثیتوں سے قومِ مہدویہ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے پاس اب تک خود حضور مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جامع سیرت کی ترتیب ممکن نہیں ہوسکی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات مختصر طور پر مختلف کتابوں میں اور کتبِ نقلیات میں مل جاتے ہیں لیکن ایک ہی جگہ تفصیل کے ساتھ کسی صحابئ مہدی رضی اللہ عنہ کی سیرت تیار نہیں ملتی۔ اس کمی کو آج کل پورا کیا جارہا ہے۔

اس کتاب میں حضرت صدیق ولایتؓ کی زندگی کے تفصیلی واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔ کتاب کا اندازِ بیان نہایت دلکش ہے اور قاری کے لئے کسی بھی مقام پر کتاب کا مطالعہ دوسرے کام کے لئے ملتوی کرنا بڑا شاق گزرے گا۔ اس کے علاوہ کتاب میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں اس میں مذہب مہدویہ کی مستند کتابوں جیسے عقیدہ شریفہ، انصاف نامہ، مولود میاں عبدالرحمٰنؒ، شواہد الولایت، دفتر بندگی شاہ برہانؒ، مطلع الولایت، تذکرۃ الصالحین، تاریخ سلیمانی وغیرہ سے استفادے کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اس سے کتاب کی تحقیقی قدر و قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ کتاب کی صوری خوبیوں یعنی کتابت، طباعت، ٹائیٹل وغیرہ پر بھی خاص نظر رکھی گئی ہے۔

سیرت صدیق ولایتؓ کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ صرف حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی سیرت سے متعلق ہے (اور یہ واقعہ بھی اس کتاب کے ذی قدر ہونے کے لئے بہت کافی ہے) ایک محدود نقطۂ نظر ہوگا۔ اس کتاب میں حضور مہدی موعود علیہ السلام کے واقعاتِ ہجرت و دعوت کا تفصیلی ذکر ہے اور صحابہ مہدیؑ کے واقعات (جن کا تعلق حضرت صدیق ولایتؓ سے راست یا بالواسطہ ہے) کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ کتاب حضور مہدی موعودؑ کی دعوت اور دورِ صحابہ پر کم و بیش ایک مستند تاریخ ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں اس کتاب کا پڑھنا ہر مہدوی پر لازم ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی ذاتِ بابرکات وہ شاندار نمونہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق و محبت کی آگ دل میں کیسے پیدا کی جائے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے سر کی قربانی کس عزم و یقین کے ساتھ پیش کی جائے۔ مجھے یقین ہے کہ قاری کو اس کتاب کے پڑھنے سے اپنے ایمان کو بڑھانے، رسولؐ و مہدیؑ اور اللہ پاک سے اپنا رشتہ اور محبت استوار کرنے اور مذہب مہدویہ کو اچھی طرح سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سید علی برتر

۸ رجب سنہ ۱۴۰۱ھ م ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء چہارشنبہ

Goto Main List

سرنامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیوم الواحد الاحد ھو الّذی بعث الانبیاء والرّسل بالکتب والصحف وایّدھم باخلاق الحسنۃ ثم الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم نبیّہ محمد بن عبد اللّٰہ سیّد الانبیاء والرسل ثم الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم اولیاءہٖ السید محمد بن عبد اللّٰہ المھدی الموعود وسید الاولیاء وحاکمھم کلّھم اجمعین ۔ ثمّ الصلوٰۃ والرّضوان علیٰ اٰلھما واصحابھما ومن تبعھما وعلیٰ تبع کل الصحابۃ الیٰ یوم الدّین ـــ امّا بعد:

احقر العباد فقیر حقیر السید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں غفرلہٗ (اہلِ ہستیڑہ علاقہ جے پور) ابن میاں سید محمد، روشن میاںؒ (مدفن مشیرآباد) بن میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاںؒ (مشیرآباد) بن میاں سید باقرؒ (بدھوار پیٹ کرنول) بن میاں سید خوندمیرؒ (بورکھیڑہ) بن میاں سید علیؒ (ہستیڑہ) بن میاں سید میراںؒ (ہستیڑہ) بن میاں سید جلالؒ (تگریہ، جے پور) بن میاں سید میراںؒ (تگریہ) بن میاں سید محمودؒ (مدک پلی) بن میاں سید علی ستون دینؒ (مدک پلی) بن بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ (جالور) بن سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ (سدراسن، پٹن، چاپانیر) ـــ نے اس تالیف میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ، کی مکمل سیرت کو اپنے قومی اصحاب کے استفادہ کے لئے مرتّب وپیش کیا ہے۔ تمام بزرگانِ دین کا عقیدۂ صحیح اور اعتقادِ صالح وصریح یہی ہے کہ امام آخر الزّماں حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدیقین، اصدقین، سیدین محمودین، مخصوصین، منصوصین امیر سید محمود ثانی مہدی اور امیر سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہما صاحبِ عزت واحترام یہ ہر دو وجودِ مبارک دراصل یک ذات، یک صفت، یک سیر اور ایک ہی مقام کے ہوئے ہیں۔ اسی لئے ان میں کے کسی ایک کے وصف کے فضائل کا ذکر دوسرے کے

Goto Main List

وصف کے ذکر کے لئے کفایت کرنے والا ہوتا ہے۔ بنا بریں اس ناچیز مؤلف نے اگر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کی سیرت سے متعلق دستیاب ہونے والی تفصیلات کو بہ ارادۂ لِلّٰہ فی اللّٰہ، اللہ کی رضامندی کی جستجو اور خدائے بزرگ و برتر کے فضل، عطا و رحمت کی امید کے ساتھ اس تالیف میں درج و بیان کیا ہے تو وہ فی الحقیقت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ، کے وصف کے فضائل کا بیان ہے، بلکہ سوائے خصوصیات اور مستثنیات کے دوسرے خلفائے کرام مہدیؑ کے وصف کا بھی بیان قرار پاتا ہے۔

معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا:

ذکر الانبیاء عبادة وعند ذکر الصالحین تنزل الرحمة وکفارة الذنوب۔

یعنی" انبیاء کا تذکرہ عبادت ہے اور صالحین کے تذکرہ کے وقت رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے اور (یہ) گناہوں کا کفارہ ہے"۔ (دفتر شاہ برہانؒ)۔

حسبۂ اس ناچیز فقیر کا مقصود بھی اس سعی سے یہی ہے تاکہ اصحابِ قوم کو اردو نثر میں صدیق ولایت رضؓ کی سیرت سے بہتر طور پر واقفیت حاصل ہونے کے ساتھ، ان کے ایمان میں ازدیاد، اخلاص و محبت میں ترقی اور اس کے ساتھ نیک عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو، نیز گناہوں سے نجات اور رحمتِ الٰہی سے انشاء اللہ مشرف ہونے کی سعادت ملے۔

آخر میں التماس ہے کہ پسند آنے پر گروہِ امام ہمام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ناچیز فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

۱۳؍ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ
چنچل گوڑہ - حیدرآباد

فقیر سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں عفولہٗ
اہل ہسیٹرہ

Goto Main List

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

حضرت بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ نسب، ننھیال کے تذکرہ، پیدائش کے پہلے آپ کی والدہ ماجدہ کے خواب، آپ کی عمر کے ابتدائی اٹھارہ سال کے واقعات کے بیان میں

فصل (۱)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت کا سلسلۂ نسب اور آپ کی والدہ ماجدہ کے خواب

بغداد سے حضرت مہدی موعودؑ اور صدیقِ ولایت رض کے اجداد کی ہند میں آمد اور باہمی علاحدگی۔

امام آخرالزماں، خلیفۃ الرحمٰن، خاتمِ ولایتِ مقیدیۂ محمدیہ تابعِ تامِ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم، داعی الی البصیرت حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابی وامی فداہٗ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت، حاملِ بارِ امانت رضی اللہ عنہ کے جدِ اعلیٰ میاں سید نعمت اللہؒ نے حسب منشائے الٰہی شہرِ بغداد سے مروؔ[1] کو نقل مقام کیا۔ پھر وہاں سے بخارا[2] تشریف لے گئے۔ میاں سید نعمت اللہؒ کی اولاد یعنی حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے آباء و اجداد بخارا سے ہندوستان تشریف لائے۔

---

[1] مرو پہلے یہ ترکستان کا ایک علاقہ تھا اور اب حکومتِ روس کی عملداری میں شامل ہے۔

[2] ایک روایت میں سمرقند آیا ہے۔

Goto Main List

ہندوستان میں آمد کے بعد ان دونوں خاندانوں کے بزرگوں نے علٰحدہ علٰحدہ سکونت اختیار کی ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے دادا نے شہرِ جونپور میں اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے دادا نے آگرہ سے قریب واقع شہرِ بیانہ میں جس کو باڑی[1] بھی کہا جاتا ہے اقامت اختیار کی ۔ پھر ایک عرصہ بعد صدیقِ ولایتؓ کے دادا نے شہر بیانہ سے گجرات کی طرف ہجرت کی اور شہر پیراں پٹن میں جس کو نہر والہ بھی کہا جاتا تھا اقامت گزیں ہوئے ۔ شہر جونپور میں امام آخرالزماں حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ اور پیراں پٹن میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہٗ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی ۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کا سلسلۂ النسب

حضرت صدیقِ ولایتؓ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے : حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ بن سید موسیٰؒ بن سید خوندمیر بن سید جلالؒ بن سید خوند سعیدؒ بن سید عبداللہ بن سید عبدالقادرؒ (المعروف بہ سید قادن) بن سید عیسیٰؒ بن سید احمدؒ بن سید حیدرؒ بن امیر سید نجم الدینؒ بن امیر سید نعمت اللہؒ بن امیر سید اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؒ بن امام محمد باقرؒ بن امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کی والدہ ماجدہؒ اور آپؓ کے ننھیالی رشتہ دار

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی خونذا بوا تاجؒ تھا ـــــــ آپ نہایت صالحہ، عابدہ، دائم الصوم اور حیا و نیکی میں یکتائے زمانہ تھیں ۔ اور ملک مودودؒ کی صاحبزادی اور ستودہ صفات برگزیدہ ہستی ملک یعقوبؒ باڑی وال کی پوتی تھیں ۔ ملک یعقوب باڑی وال کا سلسلہ نسب حضرت ابو عبدالرحمٰنؒ بن حضرت ابوبکر صدیقؓ[2] سے جا ملتا ہے ۔ ایک اور روایت کے لحاظ سے آپ سادات سے

---

[1] ایک روایت کے لحاظ سے باڑی ایک موضع تھا جس کو خاندان "باڑی وال" کے بزرگ ملک یعقوبؒ نے آباد کیا تھا ۔

[2] چنانچہ حضرت ملک سلیمانؒ صاحب تاریخ سلیمانی نے جلد چہارم چمن اول میں تحریر کیا ہے :- (ترجمہ) "ملک یعقوب حضرت یحییٰ منیری کی اولاد سے ہیں اور یحییٰ منیری حضرت سید عبدالقادر کی اولاد سے ہیں اور حضرت سید عبدالقادر حضرت امام حسنؓ کی اولاد کبار سے ہیں"۔

فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

حسنی سے ہیں۔ بی بی خونذا بواتاجؒ کے ایک بھائی ملک خدابخش ہوئے ہیں جن کی نسبت حضرت شاہِ برہانؒ نے دفترِ اول میں تحریر کیا ہے کہ ـــ "آپ کا قلب عبادتِ الٰہی کی کثرت سے ایسا منوّر ہوچکا تھا کہ منجانب اللہ آپ پر امورِ غیب کا انکشاف ہوتا تھا۔ آپ رویائے صالحہ اور مکاشفاتِ صادقہ کے مالک تھے۔ ان کے مناقب کثیر اور اوصافِ حمیدہ بے شمار ہیں۔ ملک خدابخش کی وفات حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی بعثتِ مبارکہ سے تین یا چار سال قبل ہوئی تھی۔ آپ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کے مبشر ہیں چنانچہ روایت ہے کہ جب حضرت میراں علیہ السلام، پیراں پٹن میں خان سرور کے حوض کے کنارے اقامت فرما تھے، کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک روز ملک خدابخشؒ کے اخلاق اور محاسن کا تذکرہ کیا حضرت مہدی موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ اب وہ کہاں ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا کہ میراںجی! وہ اس دنیا سے کوچ کرچکے۔ اماماؑ نے فرمایا ہاں، بندہ کو نہایت تعجب ہورہا تھا کہ ایسی شخصیت اگر زندہ ہے تو بندہ کی صحبت سے کیونکر باز رہی۔ لیکن معلوم ہوگیا کہ وہ اس دنیا سے کوچ کرچکے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ہاں ملک خدابخشؒ عاشق اللہؒ تھے۔ بی بی خونذا بواتاجؒ کے بھائی ملک خدابخش کے حق میں، امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی یہ بشارت ان کی برگزیدگی اور ان کے مقاماتِ عالیہ کی طرف نشاندہی کرنے والی ایک اہم اور بیّن دلیل ہے۔

صدیقِ ولایتؒ کے ننھیالی رشتہ دار مالدار تھے مصاحبِ شاہ تھے ـــ مگر انھیں دُنیا سے محبت نہیں رہی۔

حضرت صدیقِ ولایتؒ کے ننھیال میں بعض ایسے بزرگ بھی ہوئے ہیں جو اپنے زمانے کے بادشاہوں کے معتمد و مصاحب تھے اور مال و اسباب کی ان کے پاس فراوانی تھی، مگر انھیں اس سے محبت نہیں تھی۔ فارغ البالی اور آرام و آسائش کے دنیاوی تمام سامان ان کے پاس موجود تھے، لیکن انھوں نے کبھی ان سے حظ نہیں اٹھایا بظاہر وہ امیر تھے لیکن باطن میں فقیر اور خدارس۔ خدا ان کے دل سے کبھی نہ بھلایا گیا۔ ہر آن اور ہر لحظہ وہ خدا کے اوامر و نواہی کی تعمیل میں مصروف تھے اور ہر فروگزاشت سے وہ بچا کرتے تھے۔ تقویٰ شعار، عابد و

۱۔ دفترِ اول، رکن اول، بابِ دوم۔ شواہد الولایت، تصانیفِ حضرت شاہ برہانؒ۔

Goto Main List

صالح ہونے کے ساتھ وہ شجیع بھی تھے اور انھوں نے مستحقین کی خدمت اپنے اُوپر لازم کر رکھی تھی۔ سخاوت ان کا خاص شیوہ تھا

بی بی کا پہلا خواب

حضرت صدیقِ ولایتؒ کے حمل کے ابتدائی دور میں، بی بی خونذا بواتاجؒ کو بشارت والا خواب دکھائی دیا

بی بی خونذا بواتاجؒ کا عقدِ نکاح میاں سیّد موسیٰ بن سیّد خوندمیرؒ سے ہوا تھا۔ جن کے بطن سے دو[1] لڑکیاں پیدا ہوئیں ہر بار جبکہ حمل قرار پاتا اللہ تعالےٰ سے لڑکے کی آرزو کی جاتی تھی، دو لڑکیوں کے بعد بفضلِ خدا جب بی بی پھر حاملہ ہوئیں اور حمل قرار پائے ہوئے تین مہینے گزرے تھے کہ ایک رات بی بی خونذا بواتاجؒ اپنی والدہ بی بی خونذا ماہؒ سے نہایت حسرت و یاس کے ساتھ مخاطب ہوئیں اور کہنے لگیں اب تک تمام عزیز و اقارب ہر موقعہ پر لڑکا تولد ہونے کی امید کرتے رہے مگر پچھلی دو بار بھی ان کی اُمیدیں پوری نہ ہوئیں" اگر اس مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیّت، پہلے کی طرح جاری ہو جائے تو میرے لئے بڑی پریشانی کی بات ہو جائے گی اور عورتیں بھی انگشت نمائی کریں گی۔ بی بی خونذا ماہؒ کو اپنی بیٹی کی باتیں سن کر سخت تردد ہوا مگر انھوں نے اللہ کے فضل و کرم کا حوالہ دے کر تسلی دی اور تشفی کی باتیں کیں۔ رات بڑھنے پر جب ماں اور بیٹی دونوں سوگئیں بی بی خونذا بواتاجؒ نے خواب دیکھا کہ آسمان سے آفتاب زمین کی طرف اُترا چلا آرہا ہے۔ یہ منظر دوسرے اور لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور یہ خود بھی دیکھ رہی ہیں۔ آفتاب بالکل نیچے اُترا، بی بی کے سر پر آیا اور غائب ہوگیا۔ جب بی بیؒ کی آنکھ کھلی تو انھوں نے پہلی بار جنین کو پیٹ میں حرکت کرتا ہوا محسوس کیا۔ نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا، وضو کر کے نماز ادا کی اور جب صبح ہوئی اور دن چڑھا تو ملک خدا بخش اپنی عادت کے مطابق بہن کے گھر تشریف لائے بی بیؒ نے اپنے بھائی سے رات کو دیکھا ہوا خواب بیان کیا۔ ملک خدا بخشؒ خواب سن کر بے حد خوش ہوئے اور اس کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ — "بواتاج! اللہ تعالیٰ تم کو بہت بزرگی والا لڑکا عنایت کرنے والا ہے۔ جو بہت نامور ہوگا اور قبیلہ پرور بھی —" صدیقِ ولایتؒ[2] کا حمل قرار پانے کے بعد یہ پہلا خواب تھا

---

[1] بہ روایتے ۶ لڑکیاں۔ ۱۲ [2] حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے تعلق سے "صدیقِ ولایت" یہاں اس لئے درج عبارت کیا گیا ہے کہ امامنا حضرت مہدی موعودؑ نے پیران پٹن میں میاں سید خوندمیرؓ کے شرفِ ملاقات حاصل کرتے ہی فرمایا "خیر جی ہمارے بھائی میاں سید خوندمیر "صدیق" ہیں فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

جو بی بی خونزا لواتاجؒ کے لئے لڑکے کے تولد ہونے کی بشارت والا تھا۔

بی بی خونزا لواتاجؒ کا دوسرا خواب

بی بی خونزا لواتاجؒ نے دوسرا خواب اُس وقت دیکھا جبکہ صدیق ولایتؒ کا حمل قرار پائے ہوئے سات مہینے گزرے تھے۔ بی بیؒ نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ ایک اژدہام ہے اور ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ دیکھو اب بادشاہ آتا ہے' اب بادشاہ آتا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص یہی خیال کر رہا ہے کہ بادشاہ میرے اپنے گھر آئے گا اور شاہِ سلطنت مجھ پر نوازش کرے گا' اسی اُمید اور آرزو کے ساتھ ہر شخص اپنے گھر کو سجا رہا ہے۔ الحاصل کیا دیکھتے ہیں کہ بادشاہِ عالی شان کے فرّاش، نوکر چاکر آگے آئے۔ اور بی بی خونزا تاجؒ کے گھر میں داخل ہوئے۔ شاہانہ فرش اور بادشاہ کے مناسب مقام ساز و سامان ان کے مکان کے صحن میں سجایا ! مکان کے درمیانی حصہ میں نہایت شاندار اور مرصع تخت بھی لایا اور بچھا دیا تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ شہنشاہِ عالی مقام کی سواری تشریف لائی اور اس مرصع تخت پر تشریف فرما ہوئی۔ عصمت پناہ، عفت دستگاہ بی بی لواتاجؒ جو قلبِ طاہر اور دلِ روشن رکھتی تھیں۔ بادشاہ کی تشریف آوری پر اصل حقیقت سے واقف ہوگئیں اور بادشاہ حقیقیؐ کے جلوہ افروز ہونے کی خوشی اور اس کے جلوۂ بے مثال سے جس کی تعریف زبان سے بیان نہیں کی جا سکتی اور جو حد توصیف سے باہر تھی اپنی خوش قسمتی پر حیرت اور تعجب میں پڑ گئیں۔ اسی دوران شہنشاہِ عالی شان نے حکم دیا کہ خونزا لواتاج کو حضور میں لایا جائے، حکم کے ساتھ ہی آپ کو شہنشاہِ عالی مرتبت کے تخت کے روبرو لے جایا گیا۔ ارشادِ شاہی ہوا کہ خونزا لواتاج ! آج تمہارے گھر ہم رونق افروز ہیں ؛ خوش ہو اور جو کچھ مانگنا چاہتی ہو مانگ لو۔ تین مرتبہ اسی طرح کا فرمان ہوا۔ بی بی خونزا لواتاجؒ نے بادشاہوں کے بادشاہ اور احکم الحاکمین کی جناب میں نہایت ادب کے ساتھ تین بار بھی جواباً یہی عرض کیا کہ "شہنشاہ سے (اس کی) ذات چاہتی ہوں" پھر ارشاد ہوا کہ خونزا لواتاجؒ ! تم اپنے قرابتداروں کو حاضر کرو کہ ان کو سرفراز کیا جائے ! آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جیسے والدین اور ماموں اور ماموں زادگان کو حاضر کیا اور یہ سب لوگ شاہی خلعتوں سے سرفراز کئے گئے پھر ارشاد شاہانہ ہوا کہ لواتاج ! تمہارے جو کوئی اور رشتہ دار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی حاضر کرو تاکہ ان پر بھی بخشش کی جائے،

Goto Main List

بی بیؒ نے اپنے باقی ماندہ رشتہ داروں کو بھی حاضر کیا اور وہ بھی انعام و اکرام سے سرفراز ہوئے۔ پھر ارشادِ شاہانہ ہوا کہ لوا تاج! ہم تجھ سے خوش ہوئے، تجھے اور تیری سات پشتوں کو اور تمام اقربا کو ہم نے بخش دیا، ہمسایہ لوگوں کو اور اس شخص کو جو تیرے برتن سے پانی پیا ہو ہم نے بخش دیا ہے"۔

بی بی لوا تاجؒ شروع ہی سے چونکہ عارفہ، عابدہ اور صالحہ تھیں اس لئے اس معاملہ کے موقعہ پر بھی "طلبِ حق" کی صفتِ عالی کا ظہور اُن سے ہوا اور وہ بار بار پوچھے جانے کے باوجود ذاتِ حق کے سوا کسی اور چیز کی طلب گار نہیں ہوئیں۔ بی بی لوا تاجؒ نے علی الصبح ملک خدا بخشؒ سے رات کا اپنا یہ خواب بیان کیا، ملک خدا بخشؒ ایک روشن دل بزرگ تھے اور خواب کی تعبیر میں انھیں کمال حاصل تھا فرمایا کہ لوا تاجؒ! اللہ تعالیٰ تم کو ایک لڑکا دے گا جو مشرق تا مغرب کا بادشاہ ہوگا یا وہ لڑکا "بیّنۂ آخر زماںؑ" ہوگا کیونکہ مہدیؑ کے ظہور کا یہ زمانہ ہے۔ ملک موصوف نے بی بی کو تاکید کی کہ وہ حمل کی حفاظت کریں۔ بی بی خوند لوا تاجؒ اپنے بھائی ملک خدا بخشؒ سے خواب کی ایسی تعبیر سن کر بڑی خوش ہوئیں، اور یقین ہوا کہ اس بار لڑکا پیدا ہوگا۔ لڑکا پیدا نہ ہونے کا جو رنج و ملال اور مایوسی کی جو کیفیت پیدا ہو چلی تھی وہ دل سے دُور ہوگئی۔

فصل (۲)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی پندرہ[۱۵] سولہ[۱۶] سال کی عمر تک کے واقعات

حضرت صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ کی باسعادت ولادت

بی بی خوند لوا تاجؒ کے حملِ شریف کی مدت کے بخیر و عافیت تکمیل پا جانے پر خدا کے فضل و کرم سے میاں سید موسیٰؒ کے گھر ۸۸۶ھ[۲] میں بمقام شہر پیرآں پٹن اس مقدس و محترم فرزند کی پیدائش ہوئی جس کے تن شریف پر "امانتِ الٰہی کا بار" رکھا جانے والا تھا۔ خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے "بارِ امانت"

---

[۱] یعنی سایۂ بیّنۂ آخر زماںؑ "۱۲"۔ فقیر سید محمد عفی عنہ

[۲] دوسری روایت کے لحاظ سے ۸۸۷ھ میں۔ ۱۲

Goto Main List

(حق تعالیٰ کی ذات کے دیدار کی یہ عظیم ترین عطا اور بخشش بواسطۂ مہدی موعودؑ اس مولود کے حق میں مقرر ہو چکی تھی) اور جس کا شہید ہو جانا حضرت مہدی آخرالزماںؑ کی مہدیت کی حجت "قرار پانے والا تھا۔ اس کی تفصیل آئندہ صفحات پر ان شاء اللہ آئے گی۔ اس سلسلہ میں حضرت میاں مصطفےٰؒ نے خوب فرمایا ہے ع

حجتِ مہدیؑ بر وگشتہ تمام

کہتے ہیں کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی پیدائش کے وقت میاں سید موسیٰؒ کا گھر اچانک ایک غیر معمولی روشنی سے بقعۂ نور بن گیا تھا۔ اس ولادت باسعادت سے ماں اور باپ کے علاوہ دوسرے تمام عزیز و اقارب کے دل بے انتہا خوشی اور مسرت سے بھر گئے تھے۔ ان کی خوشی کا اندازہ آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ میاں سید موسیٰؒ نے اپنے اس نومولود فرزندِ دلبند کا نام اپنے والد کے نام کی مناسبت سے "سید خوندمیر" رکھا۔ "خوندمیر" اصل میں "خداوند امیر" ہے، جس کی عربی "اولوالامیر" یا "اولوالامر" ہے۔ اور معنے "حاکم" ہیں۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کے والدِ ماجد اور آپ کے ددھیالی رشتہ دار

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے جدِّ اعلیٰ میاں سید جلال کے دو فرزند تھے: ایک میاں سید خوندمیرؒ اور دوسرے میاں سید عطن۔ میاں سید خوندمیر کا نکاح ملک شیخ بیانی الملقب بہ شجاع الملک کی بہن سے ہوا تھا جن کے بطن سے میاں سید موسیٰؒ (عرف چھجو) پیدا ہوئے۔ میاں سید موسیٰؒ کا نکاح بی بی خوندالوا تاجؒ سے ہوا جو ملک مودود شہ کی صاحبزادی اور ملک یعقوب باڑیوال کی پوتی تھیں۔ ان سے دو لڑکیاں اور دو فرزند ایک حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور دوسرے بندگی میاں سید عطنؒ ہوئے۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کے والد ماجد کی شہادت

جس وقت حضرت صدیقِ ولایتؓ کی عمر تین سال کی ہوئی انہی دنوں امیر سید موسیٰ کی شہادت واقع ہوئی جس کا سبب راوی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمود بادشاہِ گجرات کو خیال ہوا کہ وہ کافروں

لہ حضرت صدیقِ ولایتؓ کی شہادت کے وقوع کا منکرینِ و منتظرینِ مہدیؑ کے مقابلہ میں "حجتِ مہدیت" قرار پانا آپؑ کے سوا اور دوسرے بندگانِ دین نے بھی ضبطِ تحریر کیا ہے۔ ۱۲ "مولف" ۲ے دفترِ اول شاہ برہان ک، ب ۳۔ ۱۲۔

کے قلعہ چرارد پر فوج کشی کرے جہاں شرارت پسند اور سرکش کفار جمع ہو کر اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ باڑیوال قبیلہ کے شجیع اور نامور وزرا اور امرا شریکِ فوج تھے جن کے سردار ملک شیخ مقرر کئے گئے۔ سردارانِ فوج میں ملک معظم اور امیر میاں سید موسیٰ رح بھی شامل تھے۔ کفار سے مقابلہ میں مسلمانوں کو منجانب اللہ فتح حاصل ہوئی۔ مگر چرارد کا قلعہ جس پر کفار قابض تھے بہت مضبوط تھا۔ اس لئے قبضہ پانے کی کوشش میں فوج کے بہت سے مسلمان قلعہ کے دامن میں شہید ہو گئے۔ اس معرکہ آرائی کے دوران امیر سید موسیٰ رح اپنی زیر سرکردگی جماعت کے ساتھ خود بھی حملہ آور ہوئے اور شہید ہو گئے۔ اس وقت ملک شیخ مراقبہ میں محو تھے۔ آپ کو پہلے آپ کے فرزند کی شہادت کی اطلاع دی گئی مگر آپ مراقبہ سے نہ اُٹھے۔ پھر میاں سید موسیٰ رح کی شہادت کی اطلاع دی گئی تو آپ اسی وقت اُٹھے اور قلعہ کے قریب پہنچ کر انھوں نے پورے جوش کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا، چند ہی لمحوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی اور قلعہ کا ایک برج ٹوٹ گیا۔ پھر کیا تھا مسلمانوں کے لشکر کے لئے راستہ کھل گیا۔ اور اس طرح قلعہ بھی فتح کر لیا گیا مگر اس معرکہ میں امیر سید موسیٰ کے علاوہ وزرارِ باڑی وال کے سردار ملک شیخ بھی شہید ہوئے۔ امیر سید موسیٰ کی پیدائش ۸۶۶ھ میں ہوئی تھی۔ اور اس طرح چوبیس ۲۴ سال کی عمر میں انھوں نے ۸۹۰ھ میں اس معرکہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

امیر سید موسیٰ رح کے شہید ہو جانے کے بعد آپ کی زوجۂ محترمہ بی بی لوا تاج رح اپنے بھائی ملک خدا بخش رح کے پاس قیام پذیر ہو گئیں۔ امیر سید موسیٰ رح کی شجاعت، جوانمردی اور جاں نثاری سے متاثر ہو کر بادشاہ گجرات سلطان محمود نے امیر سید موسیٰ کا منصب، میاں سید عطن رح کے نام ملک نصیر الدین مبارز الملک کی خواہش پر جاری کر دیا۔ کیونکہ اب وہی بی بی لوا تاج رح اور ان کے لڑکے اور لڑکیوں کے ضروری امور کے کفیل بن چکے تھے۔ مبارز الملک نے اپنے منشار کے مطابق اپنا شصت ۶۰ ہزاری منصب معہ صوبہ داری پٹن وجمیع لوازمات بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض کے نام لکھوایا اور باضابطہ مہر زدہ سند حاصل کر لی جس کو آپ نے قبول ہی نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو دنیا اور منصب سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ امرار کے باوجود اس طرح انکار کر دینے پر سب کو سخت تعجب ہوا۔

لہ مزید تفصیلات سے آگہی کے لئے شواہد الولایت، تاریخ سلیمانی اور دفتر شاہ برہان رح دیکھی جا سکتی ہیں۔ ۱۲ مؤلف

Goto Main List

حضرت صدیقِ ولایتؓ کا بچپن اور استغراقِ حق کا واقعہ

امیر سید موسیٰؒ کے شہید ہوجانے کے بعد ملک نصیر الدین مبارز الملک، حضرت بندگی میاںؓ کی والدہ ماجدہ کے ساتھ گہری محبت اور نہایت ہمدردی کا سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور ان کے بھائی میاں سید عطنؒ کی خدمت ان دونوں کے ماموں ملک خدابخش نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ اس کے باوجود حضرت صدیق ولایتؓ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ بچپن ہی سے کچھ ایسے تھے کہ مبارز الملک بھی صدیق ولایتؓ پر دوسروں سے زیادہ محبت والفت کی نظر رکھتے تھے۔ اس خورد سالی میں بھی صدیق ولایتؓ کی نظروں میں خاص قسم کا رعب تھا کسی بہادر آدمی کی ایسی ہمت نہ ہوتی کہ آپ کے ساتھ نظریں چار کرسکے، مبارز الملک اپنے زمانہ کے بڑے شجیع اور بہادر مانے جاتے تھے۔ لیکن وہ بھی ایسی ہمت نہیں کرسکتے تھے کہ صدیق ولایتؓ سے نظریں ملالیں۔ انھیں دیکھے بغیر رہا بھی نہیں جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مبارز الملک جب چاہتے کہ صدیق ولایتؓ کو نظر بھر کر دیکھیں تو خادمہ کو ہدایت کرتے کہ ان کے ہاتھ میں کوئی ایسی چیز دے جسے وہ دیکھنے میں محو ہوجائیں تاکہ میں ان کا چہرہ بخوبی دیکھ سکوں اس لئے کہ مجھے ہمت نہیں ہوتی کہ ان سے نظریں چار کرسکوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا اور مبارز الملک اس طرح صدیق ولایت کو دیکھا کرتے۔

تین سال کی عمر میں صدیقِ ولایتؓ کا بفضلِ خدا تعالیٰ دیدارِ حق کی تجلی سے مشرف ہونا۔

تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت صدیق ولایتؓ کی عمر تین سال کی ہوئی، ایک دن آپؓ مکان کے صحن میں بچپن کے طور طریق کے مطابق کھیل رہے تھے اور بظاہر اسی میں پوری طرح منہمک و مشغول تھے کہ اچانک مستغرق بحق ہوگئے۔ صدیق ولایتؓ کی والدہ محترمہ اور نانی دونوں آپ کی یہ حالت دیکھ کر پہلے تو ذرا متعجب ہوئیں اور جلد گود میں اٹھا کر گھر کے اندر لے گئیں۔ جب ڈر دور ہوا تب سمجھیں کہ یہ فضلِ خدا تھا اور اسی کی عطا و بخشش سے دیدارِ حق تعالیٰ کی تجلی سے مشرف کیا گیا ہے۔ والدہ محترمہ کو حمل کے دوران عالم رویا میں حضرت احکم الحاکمین تعالیٰ کی تشریف آوری اور جلوۂ بے مثال کی دید کا واقعہ ذہن میں تازہ ہوگیا۔ بی بی خوندالواناجیؓ کو اس معاملہ کے سمجھنے میں دشواری نہ ہوئی مگر دوسروں کے لئے رویت کی اس ماہیت کا سمجھنا آسان نہ تھا۔

لے دفتر اول مصنفہ حضرت شاہ برہانؒ رکن دوم باب اول۔ ۱۲

Goto Main List

کم سنی کے باوجود، فراستِ عالی اور عقلِ سلیم حدِ کمال کو پہنچی ہوئی تھی	بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت صدیق ولایتؓ کو بچپن ہی سے فراست درجۂ کمال تک

عطا فرمائی گئی تھی جس کا اظہار بہت سے واقعات سے ہوا کرتا تھا۔ اس کم سنی کا ایک واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ ملک نصیرالدین مبارزالملک نے اپنی عالی شان عمارت کی تعمیر شاہی تجربہ کار معمار و گتہ دار کے ذریعہ شروع کروائی تھی مگر اس کی بنیاد کی گہرائی بلحاظ عمارت بہت کم تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ادھر صدیق ولایتؓ چلے گئے۔ آپ نے پایہ کی کمی کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اس عمارت کا پایہ اور زیادہ گہرا ہونا چاہئے تھا۔ شاہی معمار نے اپنی غلطی محسوس کی اور اعتراف کرلیا۔ کم عمری کے باوجود آپ کی عقلِ سلیم و فراست اور ایسی گہری نظر کے حامل ہونے پر دوسرے اور صاحبانِ خرد نے سخت تعجب کیا۔ مبارزالملک کی ہدایت پر شاہی معمار نے غلطی کی اصلاح کرکے تعمیراتی اصول پر پایہ کی گہرائی میں اضافہ کرلیا۔ اس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر شریف صرف چار سال کی ہی تھی۔

چھ سات سال کی عمر شریف اور امورِ دُنیا سے عدم دلچسپی	جب حضرت صدیق ولایتؓ کی عمر شریف چھ یا سات سال کو پہنچی تو آپ سے بہت سی عجیب باتیں رونما

ہونے لگیں۔ مثلاً تعجب خیز بات یہ تھی کہ جب اپنوں یا غیروں میں سے کوئی شخص آپ کو دنیاوی امور کی طرف ترغیب دلاتا اور آپ کو آپ کے والد کے منصب کا شوق دلانا چاہتا اور کہتا کہ میاں اتم بادشاہ کی ملازمت اختیار کرلو اور اپنے والد کا منصب حاصل کرلو تو آپ اس کم عمری میں یہ عمدہ جواب دیتے کہ:- ہم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے اور نوکری چاکری اور بندگی بھی اپنے خالق ہی کی ہم کریں گے۔ ہم مخلوق کے نوکر چاکر نہیں بنیں گے۔ ہم مخلوق کو سر جھکا کر سلام نہیں کریں گے۔"

راوی کہتے ہیں کہ آپ کے اس جواب کا چرچا بہت زیادہ ہوا اور شدہ شدہ یہ جواب ملک خدابخش اور مبارزالملک نے بھی سُنا۔ اس کم عمری میں دنیا سے بیزاری اور خُداطلبی کی ایسی باتیں سن کر ان کے علاوہ اور دوسرے بہت سے سمجھ دار لوگ حیرت میں پڑ گئے۔

Goto Main List

نو دس سال کی عمر اور دیدارِ الٰہی کی طلب اور تڑپ

اتنی چھوٹی سی عمر میں آپ رضؓ کو دنیا اور دنیا کی جاہ و حشمت سے بیزاری بلکہ سخت نفرت تھی۔ اگر آپ رضؓ کو اُنس و لگاؤ تھا تو علماء، فقراء اور اہل اللہ سے تھا۔ وہی ذکر آپ کو پسند آتا جس میں خدا و رسولؐ کے احکام بیان کئے جاتے۔ اس تذکرے سے جو دنیا اور اس کے حصول کی تدابیر و ذرائع کے تعلق سے کوئی شخص کرتا تو آپ رضؓ اس کو سخت ناپسند کرتے۔ آپ ایسے تذکرے سننا گوارا ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اس قسم کا تذکرہ کرنے والے سے آپ سخت ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

جب آپ کی عمر شریف نو یا دس سال کو پہنچی تو آپ کے دل میں اللہ کی محبت اور اس کا عشق روز بروز بڑھتا ہی گیا کہ جس کسی بزرگ ہستی کی مقدس صورت آپ کو نظر آتی آپ نہایت شوق اور تمنا لئے ہوئے اس سے ملتے اور فرماتے: "کیا آپ سے میری مشکل حل ہوگی؟[1] اور کیا مجھے دیدارِ الٰہی حاصل ہو جائے گا؟" ـــ اس کم عمری میں مشکل ترین سوال پر وہ بزرگوار حیرت اور تعجب کرتے

---

[1] میاں سید خوندمیرؓ کا حوصلہ اور آپ کا کبھی نہ بھرنے والا ظرف بچپن ہی سے بے حد بڑا تھا اور آپ کا مقصود لامحدود تھا۔ اسی لئے بفضلِ خدائے وہاب ایک دو بار دیدارِ الٰہی حاصل ہو جانے کے باوجود آپ نے اس پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ایسے پیر کامل کی تلاش میں رہنے لگے جو آپ کی رہنمائی اور دستگیری کر کے بار بار اور تازہ بہ تازہ تجلیات ذاتِ الٰہی سے سرفراز کرائے۔ چنانچہ امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے شرفِ ملاقات کے ساتھ ہی میاںؓ کی یہ مشکل حل ہوگئی اور آپ کی یہ طلب پوری ہونے لگی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے صدیق ولایتؓ کی طلب دیدارِ الٰہی کی یوں توصیف فرمائی:- "ہر چند کہ از حق تعالیٰ دادہ می شود بس نمی کند و طلبش کوتاہ نمی گردد۔" (انتخاب) یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہر چند دیا جاتا ہے (دیدارِ الٰہی عطا کیا جاتا ہے) اس کے باوجود ان کی (میاںؓ کی) طلب کم نہیں ہوتی۔ ایسا ہونا امر یقینی تھا کیونکہ صدیق ولایتؓ امامنا علیہ السلام کے "تابع تام" اور قائم مقام تھے۔ حضرت امامنا نے بندگی میاں شیخ بھیکؒ سے یوں ارشاد فرمایا تھا ؎ بے زارم از آں کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دیگر است یعنی میں اس پرانے خدا سے بیزار ہوں جو تو رکھتا ہے۔ مجھے تو ہر لحظہ تازہ خدا حاصل ہوتا ہے۔ (یہاں تازہ خدا سے تازہ تجلی ذاتِ خداوندی مراد ہے)۔ یہ مقام اصالتاً خاتمین علیہما السلام کو حاصل تھا اور تبعاً حضرات سیدینؓ کو حاصل ہوا۔ مظہر سید محمد غفرلہ

انتظار آمدِ مہدیؑ

اور کہتے کہ صاحبزادے! یہ کام ہر کس وناکس کا نہیں ہے، بلکہ یہ خلیفۃ اللہ مہدیؑ کی ذات کا خاصہ ہے، وہی آپ کی اس مشکل کو حل کریں گے اور احادیث صحیحہ کی رُو سے یہ زمانہ جناب مہدیؑ کی آمد اور ظہور کا ہے۔ انتظار کیجیے کہ خدا تعالیٰ آپ کی آرزو پوری کر دے۔"

میاںؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال پُر ملال۔

صدیقِ ولایتؒ ابھی دس سال کے تھے کہ آپؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ——— اور جب صدیق ولایتؒ کی عمر شریف گیارہ سال کو پہنچی تو ابھی دنوں کی بات ہے ایک روز مبارز الملک نے اپنے بھتیجے ملک خدا بخشؒ سے فرمایا کہ خدا بخش! اگر کوئی چیز تم سے میں طلب کروں تو کیا تم مجھ کو دو گے؟ ملک خدا بخش عمدہ اوصاف والے مردِ فرلیس تھے وہ سمجھ گئے کہ ملک مبارز الملک غالباً میاں سید موسیٰؒ کے فرزندوں میں سے کسی کو مجھ سے طلب کرنے والے ہیں، ساتھ ہی وہ اس خطرہ سے دلگیر ہوئے کہ شاید وہ میاں خوندمیرؒ کی ذات کو طلب کرلیں۔ اگر ایسا ہو تو میں میاں سید خوندمیرؒ کی خدمت سے محروم رہ جاؤں۔ اس کے باوجود ملک خدا بخشؒ نے جواب دیا کہ آپ میرے چچا ولی نعمت ہیں۔ اور میرے والد کی جگہ ہیں آپ جو کچھ طلب کریں گے میں انشاء اللہ دل وجان سے پیش کر دوں گا۔ ان باتوں سے خوش ہو کر ملک مبارز الملک نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ امیر سید موسیٰ کے دونوں فرزندوں میں سے ایک کو تم مجھے دے دو تاکہ میں خود کو ان کی خدمت سے مشرف کرلوں نیز یہ کہ سید عطنؒ کی عمر میری لڑکی بوا نوری کی عمر کے برابر ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان دونوں کی نسبت مقرر کر دوں۔ ملک خدا بخش بہت خوش ہوئے کہ ملک مبارز الملک نے میاں سید خوندمیرؒ کی ذات کا مطالبہ نہیں کیا کیونکہ وہ میاں کے بہت زیادہ عاشق تھے۔ ملک خدا بخش نے نہایت خوشی کے ساتھ میاںؒ کے چھوٹے بھائی میاں سید عطنؒ کو ملک مبارز الملک کے ساتھ کر دیا۔ اور حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ، ملک خدا بخش کے پاس ہی رہے۔

Goto Main List

صدیق ولایتؒ کی عمر شریف جب بارہ سال کی ہوئی تو راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا طلبی اس درجہ بڑھ گئی کہ آپ اکثر اوقات مستغرق بحق رہنے لگے۔ اور تجلّیات الٰہی سے بہرہ اندوز ہونے لگے تھے۔ اُن دنوں بادشاہِ گجرات سلطان محمود بیگڑھ کا دارالسلطنت چاپانیر تھا۔ اور پیران پٹن جاگیر تھی جو ملک مبارزالملک کو سلطان کی طرف سے منصب کے علاوہ اعزازی طور پر عطا کی گئی تھی۔ پیران پٹن دارالسلطنت چاپانیر سے اگرچہ بہت زیادہ فاصلہ پر واقع تھا مگر مبارزالملک اپنے بھتیجوں کے ساتھ جو سب کے سب امراءِ سلطنت تھے، دربار شاہی میں شرکت کی خاطر پیران پٹن سے اکثر و بیشتر چاپانیر جایا کرتے تھے۔ انہی دنوں مبارزالملک نے اپنے بھتیجوں سے مشورہ کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے سلطان محمود سے عرض کر کے میاں سید عطنؒ کے لئے پانچ سو سواروں کی وزارت اور اپنی دو ہزار گھوڑوں کی وزارت کا منصب میاں سید خوندمیر کے لئے مقرر کرا دوں اور پھر آگے کسی وقت بادشاہ سے خواہش کر کے اپنے لئے ایک نیا منصب حاصل کر لوں۔ مشورہ کرنے پر سب نے اس کو پسند کیا اور متفق ہوئے۔ چنانچہ حسبِ عادت جب مبارزالملک کا ارادہ چاپانیر جانے کا ہوا تو قبیلہ کے تمام افراد کے ساتھ میاں سید عطن کو بھی لے لیا۔ اور سلطان محمود کے دربار میں حاضر ہوئے۔ بادشاہِ گجرات سلطان محمود ہمیشہ ہی ملک مبارزالملک کی بہت عزت کرتا تھا اور انھیں بہت عزیز رکھتا تھا، اپنی پیش گاہ عالی سے ان کی کسی بھی قسم کی درخواست کو رد نہیں کرتا تھا جب مبارزالملک نے بادشاہ کے پاس میاں سید خوندمیر اور میاں سید عطن کو وزارت و منصب عطا کرنے کے لئے اپنی درخواست پیش کی تو فوراً اس کو منظوری حاصل ہو گئی اور اسی وقت مناصب اور وزارت کی اجرائی کے لئے فرمانِ شاہی صادر ہو گیا۔ ملک مبارزالملک فرمانِ شاہی لئے ہوئے پیران پٹن واپس آئے [1]

جب کبھی ملک مبارزالملک چاپانیر جاتے اور وہاں سے پیران پٹن واپس لوٹ آتے تو بطور تعظیم و تکریم صدیق ولایتؒ ایک خاص مقام تک آگے جا کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے۔ مگر اس مرتبہ صدیق ولایتؒ کو ملک مبارزالملک کے تعلق سے یہ معلوم ہوا کہ وہ منصب و وزارت کا فرمان حاصل کر کے واپس آ رہے

---

[1] ماخوذ از دفتر اول مصنفہ حضرت شاہ برہانؒ و تاریخ سلیمانی۔ "مؤلف"

Goto Main List

ہیں تو آپ کو شدید رنج ہوا۔ اسی لئے آپ نے ملک مبارز الملک کا استقبال گوارا نہیں کیا۔ ملک مبارز الملک واپسی میں جب اس خاص مقام پر پہنچے اور وہاں میاں سید خوندمیرؒ کو نہ پایا تو وہ خود اور ان کے بھتیجے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مرتبہ میاںؒ استقبال کو نہیں آئے، سبب کیا ہوگا؟ وہ مختلف اور گوناگوں خیالات کرنے لگے۔ کسی نے کہا شاید وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ چھوٹے بھائی امیر سید عطن کو وزارت دلادی ہے۔ اور خود اپنے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ کسی نے صدیق ولایت کے مزاج کی ناسازی کا گمان کیا جس سے ملک مبارز الملک کو اور زیادہ تشویش ہوئی۔ مبارز الملک کی دوسری عادت یہ بھی تھی کہ جب کبھی وہ چاپانیر سے پیران پٹن واپس آتے تو پہلے ملک خدابخش کے گھر پر اُترتے اور بی بی خونذالوا تاجؒ سے مل کر بچوں کی خیر وعافیت معلوم کرلینے کے بعد اپنے محل کو روانہ ہوتے۔ اس مرتبہ بھی وہ اپنی اس عادت کے موافق پہلے بی بی خونذالوا تاجؒ کے گھر آئے اور خیریت وعافیت دریافت کی۔ بی بیؒ نے بتایا کہ الحمدللہ وہ خیریت سے ہیں۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی کیفیت دریافت کرنے پر بی بیؒ نے فرمایا الحمدللہ وہ بھی صحت وعافیت سے ہیں لیکن جب آپ کے آنے کی خبر پہنچی تو ارادہ کیا کہ استقبال کے لئے روانہ ہوں گے۔ مگر پھر واپس آگئے۔ اور حجرہ کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے ہیں۔ اس برخوردار کا منشا کیا ہے معلوم نہیں ہوا۔ اس بات کے سننے پر سب کا تعجب اور بھی بڑھ گیا۔ سب نے ہرچند اس امر کی کوشش کی کہ آپؒ باہر آئیں مگر سب ناکام رہے۔ حسبِ عادت استقبال کے لئے روانہ نہ ہونے اور اس طرح حجرہ میں رُکے رہنے کی وجہ اس وقت کسی کی سمجھ میں آہی نہ سکی۔ مبارز الملک نے بادشاہ گجرات سلطان محمود سے مناصب اور وزارت کی اجرائی کے ضمن میں جو گفتگو ہوئی تھی اس سے ملک خدابخشؒ اور ملک بخنؒ کو واقف کرایا۔ (ملک بخنؒ، ملک خدابخشؒ کے بھائی تھے جو مہاجر مہدیؑ بھی ہیں) مبارز الملک نے اس کے علاوہ وزارت ملنے کا وہ شاہی فرمان جو اپنے ساتھ لائے تھے ان دونوں بزرگوں کے حوالے کر کے کہا کہ میاں سید خوندمیرؒ کو تم سے زیادہ خلوص ہے تم انھیں دے دو اور میری طرف سے کہو کہ اس منصب کو ضرور قبول کرلیں اور عذر نہ کریں۔ میں نے اپنا منصب تمہارے نام جاری کرایا ہے۔ بادشاہ کی مہربانی میرے حال پر بہت زیادہ ہے۔ میں ایسی ہی دوسری منصب اپنے نام پر جاری کرالوں گا۔ اس منصب اور خدمتِ وزارت کو اگر تم قبول کرلو تو ہم کو فائدہ یہ ہوگا کہ ایک نئی منصب اور وزارت ہمارے

Goto Main List

خاندان میں اضافہ ہو جائے گی۔ ملک خدا بخشؒ اور ملک بجنؓ نے ملک مبارز الملک سے "فرمانِ شاہی" لے کر حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سے ملاقات کی اور دربارِ شاہی کے واقعات اور مبارز الملک نے جو کچھ کہلوایا تھا سب کچھ عرض کر دیا۔ حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے تمام واقعات سننے کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اس وزارت اور منصب کی طلب کے باعث رنجیدہ نہیں ہوا ہوں بلکہ بندہ کے رنج کا سبب یہ ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ بندہ کا بھائی طالبِ دنیا ہو گیا ہے، ملک مبارز الملک کے استقبال کے لئے نہ آنے کا بھی سبب یہی ہے، ہم کیونکر آسکتے! جبکہ وہاں سید عطن بھی تھے۔ اگر ہم آتے تو ان کا چہرہ دیکھنا پڑتا، ہم کو دنیا کے طالبوں سے اور صاحبانِ منصب سے کوئی کام نہیں ہے۔ خود اس بندہ کو دنیا اور منصب و وزارت سے کوئی سروکار نہیں۔

ملک خدا بخشؒ بہت ذہین آدمی تھے۔ اس سے پہلے ہی سے وہ میاں کی مرضی پہچانتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ میاں اس دنیاوی معاملہ میں کچھ بھی قبول نہیں کریں گے مگر اپنے چچا ملک مبارز الملک کے کہنے کا خیال کرتے ہوئے ان کی طرف سے اطلاع دینے آئے تھے، جب جواب سن چکے تو ملک مذکور کی خدمت میں واپس ہوئے اور کہا کہ بھائیوں نے میاں کے تعلق سے بعض باتوں کا جو گمان کیا تھا میاں سید خوندمیر کے جواب میں ہم نے ایسا کوئی شائبہ نہیں پایا بلکہ ہم نے دنیا سے بیزاری کا ایسا اور اس طرح کا جواب سنا ہے۔ پھر آپ نے اپنی بات چیت کی تمام تفصیلات سنا دیں۔ سب لوگ جو اپنے وقت کے فاضل اور عاقل تھے، صدیق ولایتؓ کے اس جواب کو جس میں دنیا میں دیدارِ ذاتِ خدا کی طلب اور ترکِ دنیا کا شوق جیسے امور شامل تھے، سنا تو تعجب کرنے لگے۔ واضح ہو کہ اس وقت تک گجرات میں مہدی موعودؑ کے ظہور کے تعلق سے کوئی اطلاع نہیں پہنچی تھی۔ اور تعلیم "احسان" کے اسرار کا بیان عوام تک نہیں پہنچا تھا۔ سوائے چند اشخاص کے جو النادر کالمعدوم کے حکم میں آتا ہے۔ ملک مبارز الملک کے قلب پر صدیق ولایتؓ کے اس جواب سے جس میں دنیا سے استغنائی اور طلبِ خدا کی باتیں تھیں ایک خاص اثر ہوا۔ انھوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ کا ترکِ دنیا پر ایسا مائل اور راغب ہو جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص اور مقبول و برگزیدہ بندے ہیں۔ اس وقت ملک مبارز الملک نے ملک خدا بخش سے

ترک دنیا اور طلب دیدار خدا تعالیٰ کے لئے صدیق ولایتؓ کا شوق حضرت مہدی موعودؑ کے گجرات میں ظہور سے پہلے ہی عام تام ہو گیا تھا۔

دریافت کیا کہ تمہاری رائے میں میاں سید خوندمیر کا یہ حال کس طرح دکھائی دے رہا ہے؟ ملک خدا بخشؒ نے جواب دیا کہ میاں کے حال اور اقوال سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم ہستی ہوگی جو کسی شخص کو سر جھکا کر سلام نہیں کرے گی۔ یہ مشرق و مغرب کا بادشاہ یا بیّنۂ آخر زماں ہوں گے۔ چونکہ ملک خدا بخش کی بات کا سب چھوٹے اور بڑے اعتبار کرتے تھے اس لئے ملک مذکور کے جواب کو ملک مبارز الملک کے ساتھ دوسرے سبھوں نے درست قرار دیا اور سب کے سب صدیق ولایتؓ کے پہلے سے زیادہ معتقد ہو گئے۔

لیکن وزارت و منصب کے حاصل کرنے کے انکار کے بعد اور اس بات کے جان لینے کے باوجود کہ آپ کو دنیاوی جاہ و حشمت سے قطعاً لگاؤ یا اُنس نہیں بلکہ اس کو آپ سخت ناپسند کرتے ہیں اور صدیق ولایتؓ کی حق تعالیٰ سے محبت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے، ملک مبارز الملک کا پھر بھی یہ خیال ہی رہا کہ کسی نہ کسی طرح سے حضرت میاں سید خوندمیرؓ دنیاوی امور میں گتھ جائیں۔ کہتے ہیں کہ ملک مبارز الملک نے اپنے تمام

صدیق ولایتؓ کی پندرہ و سولہ سال کی عمر
"مُریدی" اور "شادی" کے مسائل کا سامنا

خویش و اقارب اور تمام بھتیجوں سے مشورہ کیا جس کے نتیجہ میں یہ دو تجاویز طے ہوئیں کہ میاں سید خوندمیر کی عمر اس وقت پندرہ، سولہ سال کی ہو چکی ہے، ان کے یہ دو کام کر ڈالے جائیں۔ ایک یہ کہ ان کو کسی بھی جگہ "مرید" کرا دیا جائے، کیونکہ "پیر اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسا نبی اپنی امت میں ہے" کے قول کے مطابق پیر کے مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے وہ اپنے پیر کی بات ضرور سنیں گے۔ اور دوسری تجویز یہ ہوئی کہ میاں کی شادی کرا دینی چاہئے، کیونکہ جب انھیں اپنے گھر کی فکر اور ضروریاتِ زندگی کا خیال پیدا ہوگا تو وہ مجبور ہو کر نوکری کو ضرور اختیار کر لیں گے۔ خود ملک مبارز الملک کو ان تجاویز کو روبہ عمل لانے کی تدبیریں کرنی پڑیں۔ کیونکہ انہی دنوں ملک خدا بخش علیہ الرحمہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ روایت بیان کی گئی ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ کے بزرگان خاندان "قادریہ" طریق میں تھے۔

Goto Main List

فصل (۳)

خاندانی افراد کے مشورے اور حضرت صدیق ولایتؒ کی مریدی کے واقعات

شاہ مودود چشتیؒ سے مُریدکرانے کی کوشش

ملک مبارز الملک اور دیگر افرادِ خاندان کے مشورے سے جب یہ بات طے ہوگئی کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو کسی پیر کا مرید کرادیا جائے۔ پھر ان کے تلقین کرائے جانے کے بارے میں ان تمام فاضل لوگوں کا اتفاق اس بات پر بھی ہوگیا کہ میاں سید خوندمیر کو شاہ مودود چشتیؒ سے مرید کرایا جائے کیونکہ اس زمانے کے لوگوں میں عظمت و بزرگی، پیشوائی و مقتدائی میں شاہ مودود چشتیؒ بہت شہرت رکھتے تھے۔ مرید کرانے کی اس تجویز سے میاں سید خوندمیرؓ کو بھی واقف کرادیا گیا۔ صدیق ولایتؓ جو دیدارِ خدا کی طلب اور اس کے عشق میں سچے طالب اور عاشق تھے اس بات سے راضی ہوگئے۔ ملک مبارز الملک نے مریدی کے تمام لوازمات حاضر کردیئے تاکہ مرید ہوتے وقت وہ پیر کی خدمت میں پیش کریں۔ مبارز الملک صاحب مقدرت تھے، اس لئے اہتمام کے ساتھ کچھ نقدی، کپڑا، شیرنی، پھول اور پان کے علاوہ بہت سی خوشبو کی چیزیں فراہم کردیں تاکہ پیر کی خدمت میں اس پیش کشی سے قرآنی حکم کی متابعت میں کہ "اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ" یعنی اے مومنو! جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے تحفۃً کچھ پیش کیا کرو" پر عمل ہوجائے۔ ملک مبارز الملک نے ان تمام چیزوں کے ساتھ بندگی میاں سید خوندمیر کو ملک بخن کے ساتھ دے کر شاہ مودود کے پاس بھجوایا۔

چنانچہ میاں سید خوندمیر، شاہ مودودؒ کے پاس آئے، ملاقات کی اور جو کچھ بھی ساتھ لائے تھے شاہ مودودؒ کی خدمت میں پیش کردیا۔ شاہ مودود بہت خوش ہوئے اور میاں سید خوندمیر کی تعظیم و تکریم بھی بجالائے لیکن مرید نہیں کیا اور کہا کہ میں آج سید خوندمیر کو مرید نہیں کروں گا اس لئے کہ قبیلہ باڑی وال کے تمام لوگوں کا سلسلہ مخدوم شیخ احمد کھٹو قدس سرہٗ سے نسبت رکھتا ہے اور تم میاں سید خوندمیر کو اس جگہ لائے ہو، کل جمعہ کا دن ہے ملک مبارز الملک نماز کے لئے آئیں گے تب ہم ملک سے دریافت کرکے میاں سید خوندمیر

Goto Main List

کو مرید کریں گے۔ ملک بخن اجازت لے کر اُٹھے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ میاں سید خوندمیر بہت دلگیر ہوئے۔ اور خاموش ہو گئے۔

شاہ مودودؒ کے جواب پر میاں سید خوندمیرؒ کا عبرت انگیز تبصرہ

شاہ مودود کے پاس سے واپسی پر رات کا وقت تھا۔ اثنائے راہ ایک مقام ایسا آیا جہاں کتے پکار رہے تھے۔ تب بندگی میاں سید خوندمیر نے کہا ملک بخنؒ! تم مریدی کے تحفہ کی چیزوں کو اگر ان کتوں کو ڈال دیتے تو اچھا تھا، یہ بھی تو ہمارے صاحب (خدائے بزرگ و برتر) کی مخلوق ہیں۔ ملک بخن نے عرض کیا میاں! ایسا کیوں کہتے ہو؟ شاہ مودود تو بہت اچھے درویش ہیں؟ ملک بخن، شاہ مودود کی بہت تعریف کرنے لگے۔ میاں نے فرمایا، چھی! اجی ملک بخن، ان کا نام نہ لو۔ ہم اس نامرد کے مرید نہ ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو دارِ دنیا میں مَلِک سے اجازت لے کر مُرید کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن بھی ملک سے پوچھ کر شفاعت کرے گا! اس کے بعد خود میاںؓ، پیر کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ملک بخنؒ! پیر ایسا ہونا چاہئے کہ قیامت کے دن اگر فرشتے مرید کو دوزخ کی طرف لے جانے لگیں اور کھینچنے لگیں تو اس وقت ہاتھ تھامنے والا پیر جس سے وہ مُرید ہوا ہے اللہ کے فضل سے ان فرشتوں سے مرید کو چھڑالے اور کہے کہ یہ میرا مرید ہے چھوڑ دو، تو فرشتے چھوڑ دیں — یہ حیرتناک اور عبرت انگیز گفتگو سننے کے بعد ملک بخن گھر آگئے۔ صبح ہونے پر ملک بخن نے رات کا تمام واقعہ ملک مبارز الملک کی خدمت میں من وعن سُنا دیا کہ شاہ مودود نے ایسا طے کیا تھا اور میاں نے اس قسم کا جواب دیا۔ تمام سننے والوں کو میاں کی باتوں پر سخت حیرت ہوئی۔

میاں سید خوندمیرؓ کو مخدوم شیخ احمد کھٹوؒ[1] کے سلسلہ میں مرید کرانے کی دوسری کوشش۔ پیر کے تعلق سے میاںؓ کا ایک اہم ارشاد۔

چند دنوں کے بعد ملک مبارز الملک نے میاں سید خوندمیرؓ کو مخدوم شیخ احمد کھٹو کے سلسلہ میں مرید کرانے کے لئے ان کے خلیفہ کے پاس بھجوایا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کا خلیفہ مرید کا ہاتھ پکڑ کر مخدوم علیہ الرحمہ کی قبر پر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے پیر مخدوم ہیں۔ میاں سید خوندمیر نے جب مرید کئے جانے کے اس طریقے کو دیکھا تو تلقین نہیں ہوئے اور فرمایا کہ پیر کو تو حاضر ہونا چاہئے تاکہ مرید کو راہ بتلائے اور اس کی مشکلات کو بروقت حل کر دے۔ ایسے کام قبر سے کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور واپس ہو گئے۔

---

[1] احمد آباد کے قریب موضع سرکھیج میں دفن ہیں۔ (شواہد ص۱۱۱)

Goto Main List

اس واقعہ کے بعد میاں سید خوندمیرؓ پہلے کی طرح پیر کامل کی تلاش میں مصروف ہوئے۔ ادھر ملک مبارز الملک کو بھی اپنے ارادہ کی تکمیل کی فکر لگی رہی ـــــ اسی دوران یہ تیسرا واقعہ پیش آیا۔

صدیق ولایتؓ کو شیخ الاسلام شیخ ماہؒ سے مرید کرانے کی تیسری کوشش مگر شیخ ماہ کی دنیادارانہ ذہنیت اور خوشامدانہ روش سے میاںؓ کا ناراض واپس ہوجانا۔

صدیق ولایتؓ کو مرید کرانے کی کوششوں کے سلسلہ میں کچھ ہی عرصہ کے بعد ملک مبارز الملک نے میاں سید خوندمیر کو شیخ ماہؒ کے پاس جن کا لقب شیخ الاسلام تھا ملک بخن کے ساتھ مرید ہونے کے لئے روانہ کیا۔ شیخ الاسلام کی عبادت وریاضت مشہور تھی۔ وہ صاحب وجاہت بھی تھے بادشاہ گجرات سلطان محمود' ان کا مرید تھا۔ دوسرے بہت سے امراء اور وزراء کی مریدی بھی ان ہی سے تھی۔ انھوں نے میاں سید خوندمیرؓ اور ملک بخن کے ساتھ اخلاص اور محبت کے اظہار میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ وسیع الاخلاق کا بہت زیادہ مظاہرہ کیا۔ میاں سید خوندمیرؓ کی دلجوئی کی خاطر آپ کی جوانی کی خوب خوب مدح سرائی کی۔ میاں سید خوندمیر کے ساتھ تالیفِ قلوب کے سب طریقے استعمال کئے۔ میاں کے باپ داداؤں کی بھی دل کھول کر تعریف بیان کی' ان کے اوصاف وخصائل اور ان کے شاہی اعزازات' مناصب اور وزارت' ان کے شاہی مقرب رہنے کی یادیں تازہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا ـ" سلطان محمود میرے معتقد ہیں' اب ہم جب بادشاہ کے پاس جائیں گے تو پہلے ان کے والد امیر سید موسیٰ کا منصبِ وزارت' بادشاہ سے کہہ کر ان کے نام جاری کرادیں گے اس کے بعد دوسرا کوئی کام کریں گے "ـــ میاں سید خوندمیرؓ یہ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوگئے اور شیخ سے اجازت لئے بغیر وہاں سے باہر چلے آئے۔ شیخ ماہؒ پریشان ہوگئے اور ملک بخن کی خود ہی تفہیم شروع کی اور کہا کہ ملک بخن! دیکھو ہم نے میاں سید خوندمیر کو کچھ بُرا تو نہیں کہا تھا' ایسا معلوم ہورہا ہے کہ میاں ناراض ہوکر گئے ہیں' ناراضی کا سبب کیا ہوگا؟ ملک بخن نے شیخ ماہ کو تسلی دی اور کہا کہ ان کی طبیعت ہی کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ کسی جگہ مرید نہیں ہوتے ہیں۔ آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ملک بخن نے شیخ ماہ سے اجازت حاصل کی اور واپس ہوگئے۔

راستہ میں ملک بخن نے میاں سید خوندمیر سے کہا کہ شیخ نے آپ سے ایسی کونسی بُری بات کہی تھی کہ آپ کو اس قدر ناگواری محسوس ہوئی؟ ایسی شفقت ومحبت کے اظہار کے جواب میں تعجب ہے کہ آپ ناراض ہوکر اور اجازت لئے بغیر وہاں سے واپس ہوگئے۔ میاںؓ نے فرمایا ملک بخن! مرید ہونے سے ہمارا مقصود صرف

Goto Main List

یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کا دیدار حاصل ہو اور ہم شیخ کے پاس اسی غرض سے گئے تھے مگر اس نامرد شیخ نے پہلی ہی گفتگو میں دنیا کی بدترین اور بھونڈی صورت کو میرے سامنے خوبصورتی کے چار چاند لگا کر پیش کر دیا، اور مجھے دنیا کی طرف راغب کر رہا ہے۔ اسی لئے میں یقین کے ساتھ جان گیا کہ میرا مقصود اس جگہ ہرگز حاصل نہ ہو سکے گا۔ بدیں سبب اُٹھ گیا اور باہر نکل آیا۔ ملک بخن، میاں سید خوندمیر کے ایسے حیرتناک خیالات سن کر خاموش ہو گئے اور تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بھی ملک مبارز الملک کو سُنا دیا۔ ان باتوں سے واقف ہونے پر لوگوں کا میاں سید خوندمیرؓ کی فراستِ دینی، باطنی قابلیت اور حق کی طلب میں شدت کے تعلق سے تعجب اور زیادہ بڑھ گیا۔ مبارز الملک نے بھی ان خیالات کو نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ سُنا اور پھر کسی دوسرے پیر کی تلاش میں مصروف رہے۔

پیر کامل نہ ملنے کی وجہ سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا رنج اور قلق روز بروز، ساعت بہ ساعت بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ آپ کے اوقات، تلاشِ مقصود، حصولِ مطلوب زاری میں بسر ہو رہے تھے کہ آخرکار ارحم الراحمین، معشوقِ حقیقی کو اپنے طالبِ صادق بندۂ زار پر رحم آ ہی گیا، دریائے فیض و کرم نے یاوری کی، طالبِ صادق کا جہاز ساحلِ مراد سے آ لگا۔

یادداشت

ناظرین کرام! ہم پچھلے ابتدائی صفحوں میں بیان کر آئے ہیں کہ امامِ آخرالزماں حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (امی وابی فداہٗ) اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہٗ کے آباء واجداد بغداد سے مرو اور مرو سے براہِ بخارا ہندوستان تشریف لائے۔ ہندوستان آنے کے بعد یہ بزرگ دو خاندانوں کی صورت میں دو شہروں میں مقیم ہوئے۔ شہرِ جونپور میں امامنا حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کے اجداد ٹھہر گئے، اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے اجداد شہر بیانہ سے پیران پٹن میں مقیم ہوگئے۔ پیران پٹن میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی پیدائش سے پندرہ برس کی عمر کو پہنچنے اور پیر کامل کی تلاش کے حالات کا آپنے پچھلے صفحات پر مطالعہ کرلیا ہے۔ اب اور آگے بڑھنے سے قبل ہم جونپور میں امامنا حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی پیدائش سے آپ کی تسمیہ خوانی، حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات، نکاح، دلپت رائے سے جنگ، حالتِ جذب تجلیاتِ ذاتِ الوہیت کے نزول، جاگیر کے لئے وثیقہ شاہی کے مسترد کردینے، اللہ کی طرف سے حکمِ ہجرت جاری ہونے، جونپور سے ہجرت کرتے ہوئے بندرگاہ ڈابھول سے مکہ معظمہ جانے اور حج کرنے، مکہ میں دعویٰ مہدویت کا اعلانِ عام کرنے، بحکمِ خدا گجرات واپس آنے، بندرگاہ دیو سے احمد آباد، احمد آباد سے براہِ سانتیج پیران پٹن تشریف لانے کے واقعات کا نہایت ہی اختصار کے ساتھ اولاً تذکرہ کرتے ہیں تاکہ "طالبِ صادق" (میاں سید خوندمیرؓ) کے لئے جس "پیرِ کامل" (حضرت سید محمد مہدی موعودؑ) کی پیران پٹن تشریف آوری ہوئی، اسی ہستی باکمال کے حالات کا اجمالی خاکہ ناظرینِ باتمیز کے ذہنوں میں تازہ رہے۔

[امام آخرالزماں مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ کی تفصیلات سے آگاہی کے لئے کتبِ موالید مثلاً "مولود مصنفہ میاں عبدالرحمٰنؒ"، "مطلع الولایت"، "شواہد الولایت"، "معارج الولایت" وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے]

دوسرا باب

حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کے سلسلہ نسب،
پیدائش اور ظہور کا مختصر تذکرہ۔ جونپور سے مہدی علیہ السلام
کا متعدد مقامات پر ہجرت کرتے ہوئے دعویٰ مہدویت اور
حج سے فراغت کے بعد احمد آباد تشریف لانے، براہ سانتیج و
پیراں پٹن بڑلی کو ہجرت کرنے کے واقعات کے بیان میں۔

حضرت میراں سید محمدؐ بن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدینؓ بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کی ۸۴۷ھ میں بمقام جونپور ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی آمنہؓ تھا۔ آپ کی پیدائش پر غیب سے ندا آئی قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ جب عمر مبارک چار سال چار ماہ کی ہوئی تو بندگی میاں سید عبداللہ نے حضرتؐ کو "بسم اللہ" پڑھانے عظیم الشان ضیافت فرمائی۔ مخدوم شیخ دانیالؒ نے بسم اللہ پڑھائی اور بحکم خدا تشریف لا کر خواجہ خضرؑ نے "آمین" کہا۔ جب حضرتؐ کی عمر شریف سات سال کو پہنچی تو آپ نے قرآن مجید حفظ فرمالیا۔ پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ فرمائی۔ جب آپ کی عمر شریف بارہ سال کو پہنچی تو آپ کے تبحرِ علمی کے پیش نظر جونپور کے تمام علماء آپ کو "اسد العلماء" کہنے لگے۔ انہی دنوں جبکہ آپ سنِ بلوغ کو پہنچ گئے تھے حضرت خواجہ خضرؑ نے کھوکھری مسجد میں آپ کو بلا کر "یَا اِمَامُ آخِرُ الزَّمَان" کہہ کر مخاطب کیا۔

لہ "المہدی الموعود" صفحہ ۱۷۴ انتخاب المو الید۔ فقیر سید محمد غفرلہٗ

اور حق تعالیٰ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی "امانتِ ذکر خفی" آپؑ کے حوالے کی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ "جو کوئی تیرے پاس طلبِ حق لے کر آئے اس کو ذکر خفی کی تلقین کر۔" اس کے بعد خواجہ خضرؑ درخواست کرکے خود تلقین ہوئے۔ پھر خواجہ خضرؑ نے مخدوم شیخ دانیالؒ سے کہا کہ "یہ مرد مہدی موعودؑ ہے" ہم نے اس کی تصدیق کی اور تلقین پائی، اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین پاؤ۔" شیخ دانیالؒ نے "آمنا وصدقنا" کہا اور تلقین ہوئے۔ اس کے بعد شیخ الاسلامؒ نے آپ کو "سید الاولیا" کے لقب سے پکارا۔

جب آپؑ کی عمر شریف ۱۹ سال کی ہوئی تو آپ کا عقدِ نکاح ۸۶۶ھ میں آپ کی چچا کی دخترِ نیک اختر ام المومنین حضرت بی بی الہدادیؓ بنتِ سید جلال الدینؒ بن سید عثمانؒ سے ہوا۔ حضرت بی بی الہدادیؓ کی عمر اس وقت ۱۱ سال کی تھی۔ ۸۶۸ھ میں بی بی بڑن بیؓ اور ۸۶۹ھ میں فرزند ارجمند حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ پیدا ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد سلطان حسین شرقی بادشاہِ جونپور کے ساتھ دلپت رائے والیٔ گوڑ کے مقابل جنگ میں ۸۷۵ھ میں فتح پائی۔ دلپت رائے دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس کے دل پر بت کا نقش دیکھ کر حضرت امام علیہ السلام پر استغراقِ حق طاری ہوا اور بارہ سال تک جذبۂ الوہیت ذاتِ ذوالجلالؒ رہا۔ اسی دوران آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے تجلّیٔ الوہیت پے درپے ہوتی ہے۔ حالتِ جذب میں نماز کا وقت ہوتے ہی بی بی الہدادیؓ وضو کرواتیں اور آپ فرض نماز ادا کرنے کے بعد پھر مستغرق بحق ہو جاتے۔ اس بارہ سال کی مدت میں کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔

امامنا مہدیؑ — اور — نماز کی حد درجہ ادائی کی پابندی، حالتِ جذب میں بھی کوئی نماز قضاء نہ ہوئی —!

سلطان حسین شرقی کی طرف سے "وظیفہ" کے پیش کش کے وثیقہ کو امامنا حضرت مہدی علیہ السلام نے پھاڑ کر پھینک دیا

سلطان حسین شرقی نے بطورِ وظیفہ سات گاؤں کی سندِ عطا، حضورِ انورؑ میں پیش کروائی تو آنحضرتؑ نے وظیفہ کے اس وثیقہ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا۔ پھر حضرتؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ آپ نے ۸۸۶ھ میں جونپور سے دانا پور کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کو پہنچی تھی۔ یہاں حضرتؑ نے فرمایا کہ جب جونپور میں پہلی مرتبہ تجلّیٔ ذات ہوئی، فرمانِ الٰہی ہوا کہ "اے سید محمدؑ تجھ کو ہم نے ہماری کتاب اور ہماری مراد کا علم عطا کیا اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ دے دی۔ ہم نے تجھے دینِ محمدیؐ کا نام بنایا ہے، تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔"

Goto Main List

روایات میں قدرے اختلاف کے ساتھ مقاماتِ ہجرت کی ترتیب یہ ہے :- داناپور سے کالپی، چندیری مانڈو، چاپانیر، برہان پور، دولت آباد، احمد نگر، بیدر، گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، ڈابھول بندگاہ کی طرف ہجرت فرمائی اور ڈابھول بندر سے تین سو ساٹھ ہمراہیوں کے ساتھ حج کی خاطر ۹۰۰ھ کے اواخر یا ۹۰۱ھ کے اوائل میں براہ جدّہ، مکۂ معظمہ تشریف لائے، حج کیا۔ مکہ میں آپ نے کعبۃ اللہ کے رکن اور مقام کے درمیان بلند آواز سے اپنی مہدیت کا دعویٰ کیا اور فرمایا انا المہدی الموعود من اتبعنی فھو مومن۔ (ترجمہ) میں مہدی موعود ہوں جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے۔ بندگی میاں شاہ نظام وحدت آشامؒ اور قاضی علاء الدین بدریؒ اور کسی اعرابی نے آمنا اور صدقنا کہا اور بیعت کی۔

اسی اثنا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک سے ملاقات ہوئی، ارشاد ہوا: "ہم تمہارے پاس ہر وقت ہیں، پس مدینہ آنے کی ضرورت نہیں، دعویٰ موکد کا وقت آگیا ہے، جلد گجرات جاؤ"۔ بنا بریں شتربانوں کو دیا ہوا بیعانہ واپس لے کر جہاز کے کرایہ میں دے دیا۔ مکہ سے واپسی میں آپ بذریعہ بحری جہاز بندرگاہِ دیو تشریف لائے۔ دیو سے احمد آباد تشریف لائے۔ یہاں اٹھارہ ماہ تک تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام رہا اور یہاں بحکم خدا دوسری مرتبہ دعویٰ مہدیت ۹۰۳ھ میں فرمایا۔ ہجرت کرتے ہوئے براہِ سانتیج، نہروالہ، پیران پٹن میں اوائل ۹۰۴ھ میں رونق افروز ہوئے۔ اور خان سرور کے تالاب کے کنارے قاضی قادن کے روضہ میں قیام فرمایا۔ (پیران پٹن سے بڑلی، جالور، ناگور، جیسلمیر، ٹھٹہ، کاہہ، قندھار، فرہ مبارک ہجرت رہی)۔ ان مقامات میں سے ہر مقام پر سینکڑوں ایسے واقعات ظہور میں آئے جو ایمان کو تقویت بخشنے والے ہیں، جن کی تفصیل یہاں نہیں دی جاسکتی ہے، شائقین کو چاہئے کہ کتبِ موالید کا مطالعہ فرمائیں۔ الغرض پیران پٹن ہی وہ مبارک مقام ہے جہاں طالبِ صادق میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کی پیرِ کامل امامِ آخرالزماں حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (ابی وامی فداہ) سے ملاقات ہونے والی ہے جس کا تذکرہ انشاء اللہ آگے آرہا ہے۔ جَنّٰتٍ عَنْ یَمِیْنٍ وَّشِمَالٍ۔

Goto Main List

فصل (۱)

اُس دور کے بعض اہم واقعات سے باخبر ہونے کا احساس سیرت پڑھنے والے کو یہاں پیدا ہوتا ہے اس لئے انھیں بالکل اختصار کے ساتھ اس فصل میں درج کیا جانا مناسب معلوم ہوا

حضرت مہدی علیہ السلام کے آغازِ ہجرت جونپور سے پیراں پٹن میں نزولِ اجلال فرمانے تک کے بعض اہم واقعات کے علاوہ، پانچوں خلفاء کرامؓ کی تصدیق کا سرسری تذکرہ۔ پٹن سے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کے ارادہ سے چاپانیر روانہ ہونے کا ذکر ———

پیراں پٹن (نہر والہ) میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی، حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف ملاقات حاصل کرنے، دیدارِ خدا سے مشرف ہونے اور تلقین ہونے کے یادگار واقعہ کے علاوہ چند دوسرے نامور امراء و وزراء باڑی وال اور بہت سے ممتاز مشاہیر جیسے بندگی ملک بخنؓ (ملک برخوردار) بندگی ملک معروفؓ، بندگی میاں خانجیؓ بندگی میاں یوسف سہیتؓ زائرِ مہر ولایت، بندگی میاں عبدالمجیدؓ، بندگی میاں لاڈؓ، بندگی میاں لاڑشہؓ بندگی کمال شاہؓ، بندگی میاں امین محمدؓ، بندگی میاں بھائیؓ، بندگی میاں خواجہ بن طہٰؓ وغیرہ بھی امامنا علیہ السلام سے تلقین ہوئے۔

شہر جونپور سے بحکم الٰہی حضرت امامنا علیہ السلام کے ہجرت کرنے کے موقعہ پر آپ کے قافلہ میں ام المومنین بی بی الہدادیؓ بعمر ۳۲ سال، بی بی بڑنؓ بعمر ۲۰ سال، بی بی فاطمہؓ بعمر ۱۲ سال اور حضرت بندگی میراں سیّد محمود ثانی مہدی بعمر ۱۸ سال شامل تھے جن کی ولادت باسعادت حضرت بی بی الہدادیؓ سے ۸۶۹ھ میں بمقام جونپور (اتر پردیش) ہوئی جبکہ آپؓ کی ولادت کے وقت حضرت امامنا مہدی علیہ السلام کی عمر مبارک ۲۲ سال اور بی بی الہدادیؓ کی عمر ۱۴ سال تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ بندگی میراں سید محمودؓ کی ولادت سے پہلے امامنا کے گھر بی بی بڑنؓ ۸۶۵ھ میں پیدا ہوئیں اور بندگی میراں سید محمودؓ کے بعد ۸۷۵ھ میں بی بی خوندا فاطمہؓ

Goto Main List

(المعروف بہ فاطمہ ولایت رضؓ) پیدا ہوئیں۔ شہر جونپور سے بحکم الٰہی اماؑمنا کی ہجرت بعمر ۴۰ سال کے وقت، بی بی الہداؑدیؓ بعمر ۳۲ سال، بی بی بڑنؓ ۲۰ سال، بی بی فاطمہؓ ۱۲ سال اور بندگی میراں سید محمودؓ بعمر ۱۸ سال کے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے ۱۲ نفوس تھے جن میں بندگی میاں سید سلام اللہؓ، بندگی میاں شاہِ دلاورؓ، بندگی میاں سید ابوبکرؓ داماد اماؑمنا (شوہرِ بی بی بڑنؓ)، بندگی میاں لاڑؓ پیش امام نماز، بندگی میاں بھیکؓ، بندگی طاہرؓ وغیرہ بھی شامل مہاجرین تھے۔

ہجرت کے دوران، بے شمار، یادگار تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں جن کا ذکر جملہ کتبِ موالید میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ تالیفِ ہذا کے موضوع کے اعتبار سے یہاں صرف چند واقعات کا اختصاری نوٹ دیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو واقعات کے تسلسل سے واقفیت کی وجہ "سیرۃ ہذا" کے کماحقہٗ سمجھنے میں مدد ملے۔

(۱) داناپور میں حضرت بی بی الہداؑدیؓ نے ۸۸۷ھ میں "معاملہ" دیکھا اور اماؑمنا سے عرض کیا، نیز قدمبوسی کے بعد اپنی پچھلی تقصیر اگر کوئی ہوئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہوئے مہدیت کی تصدیق کی۔

(۲) بندگی میراں سید محمودؓ خیمہ سے باہر اماؑمنا اور بی بی الہداؑدیؓ کی گفتگو سن کر جذبۂ حق میں مستغرق ہوئے۔ اس واقعہ پر اماؑمنا نے بی بیؓ سے فرمایا "آؤ اپنے فرزند کو دیکھو کہ بھائی سید محمود کا گوشت، پوست، ہڈی اور بال بال لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ ہوگیا ہے۔ اماؑمنا نے آپ کو ذکر خفی کی تلقین کی، آپ بھی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ اس وقت بندگی میراں سید محمودؓ کی عمر ۱۸، ۱۹ سال تھی۔

(۳) راجہ رائے دلپت کے بھانجے شاہِ دلاورؓ ریاستِ گوڑ کی فتح کے بعد سلطان حسین شرقی نے آپ کو پایا تو ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ ہماری غنیمت ہے۔ اس وقت شاہ دلاورؓ کی عمر شریف ۱۰، ۱۲ سال کی تھی سلطان کی بہن سلیمہ خاتون نے انھیں اپنا آغوشی فرزند بنالیا تھا۔ ان کی خدا طلبی کو دیکھ کر سلطان حسین شرقی اور سلیمہ خاتون نے میراں علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا ــــ داناپور میں بی بی الہداؑدیؓ اور بندگی میراں سید محمودؓ کو تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوتے دیکھ کر آپؓ بھی بعد نماز ظہر تصدیق سے مشرف ہوئے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے متعلق فرمایا کہ "ہمارے میاں دلاور اشرافوں سے بڑھ کر اشراف ہیں"۔

(۴) بی بی بھیکاؓ سے (کالپی اور چندیری کے درمیان) رشتۂ ازدواج ہوا۔

(۵) میاں سید اجملؓ ۶ ماہ یا بروایت ۱۸ ماہ کی عمر میں مانڈو میں ۲ ربیع الاول کو حضرت رسول اللہ صلعم

Goto Main List

کے عرس کے پکوان کے موقعہ پر اتفاقاً حضرت میراں سید محمودؒ کی گود سے، کھیلتے ہوئے دیگ کے کھولتے پانی یا دہکتی ہوئی آگ میں گر پڑے اور شہادت پائی ۔ یہ سنہ ۸۹۲ھ کا واقعہ ہے ۔ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میراں سید اجملؒ کو دفن کرنے کے بعد ان کے حق میں بار بار فرمایا تھا کہ فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ! اس مقبرے کے تمام اہلِ قبور کو سید اجمل کے واسطہ سے ہمیشہ کے لئے ہم نے بخش دیا ۔

(۶) چندیری (بروایتے مانڈو) سے چاپانیر تشریف لائے ۔ شاہِ نظامؒ، والیٔ جائیس (پیدائش سنہ ۸۷۳ھ) بعمر ۲۷ برس، امامناؑ سے چاپانیر میں سنہ ۹۰۰ھ میں ملاقات سے مشرف ہوئے اور تصدیقِ مہدیت کی ۔

(۷) چاپانیر سے مانڈو ہوتے ہوئے آپ دولت آباد تشریف لائے ۔ دولت آباد میں اولیاء اللہ کے بہت سے مزارات پر تشریف لے گئے ۔ ان کی نسبت آپ نے بشارات بھی دیں ۔

(۸) جب امامناؑ دولت آباد تشریف لائے سنہ ۹۰۰ھ تھا ۔ وہاں سے احمد نگر ہوتے ہوئے بیدر تشریف لائے ۔ غالباً وہ سنہ ۹۰۱ھ تھا ۔

(۹) بیدر سے گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، براہِ ڈابھول بندر ۳۶۰ مہاجرین یار واصحاب کے ساتھ جدّہ پہنچے اور جدّہ سے مکّہ پہنچے ۔ مکّہ معظمہ میں رکن ومقام کے درمیان پہلا دعویٰ مہدیت من اتبعنی فھو مومن (جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے) فرمایا ۔ پھر حج کیا ۔ یہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۹۰۱ھ تھا جبکہ آپ کی عمر مبارک ۵۴ سال تھی ۔

(۱۰) حج سے واپسی میں دیوبندر، کھنبایت سے احمد آباد تشریف لائے ۔ احمد آباد میں دوسری بار دعویٰ مہدیت فرمایا، یہ سنہ ۹۰۳ھ تھا ۔

(۱۱) احمد آباد سے اخراج سنہ ۹۰۳ھ میں ہونے پر آپ سولہ سانیتج تشریف لائے جہاں حضرت شاہ نعمتؓ کی ملاقات حضرت مہدیؑ سے ہوئی، مرید ہو کر اور ترکِ دُنیا کر کے امامنا مہدیؑ کے ہمراہ ہوگئے ۔ یہ سنہ ۹۰۳ھ کا واقعہ ہے ۔

(۱۲) سانیتج سے پیراں پٹن (نہروالہ) تشریف لائے جہاں حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ۔ پہلی ہی نظر میں مہدی کے واسطہ سے حق کی تجلّیِ ذات سے مشرف ہوئے ۔ یہ سنہ ۹۰۴ھ کا واقعہ ہے ۔

(۱۳) حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ، حضرت امام علیہ السلام کی اجازت سے پیراں پٹن سے کسبِ معاش کے لئے روانہ ہوئے اور چاپانیر پہنچے ۔ یہ سنہ ۹۰۴ھ کا واقعہ ہے ۔

Goto Main List

فصل (۲)

سیرت کے اہم سنین[1]

امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ حضرات سیدین رضی اللہ عنہما نیز دیگر خلفاءِ عظام مہدی موعودؑ وغیرہم کی سیرت کے چند اہم مختصر واقعات، مقامات اور ہجری سنین۔

واقعہ	تاریخ و سنہ ہجری	مقام	مختصر تذکرہ (روایات کا مختصر مفہوم)
ولادتِ امامنا سید محمد جونپوریؑ	دوشنبہ ۱۴/جمادی الاول ۸۴۷ھ	جونپور	نام: سید محمدؑ والد: سید عبداللہؓ والدہ بی بی آمنہؓ
تسمیہ خوانی "	دوشنبہ ۱۸/رمضان ۸۵۱ھ	"	حضرت مخدوم شیخ دانیالؒ نے بسم اللہ پڑھائی۔ حضرت خواجہ خضرؑ نے بحکمِ خدا آمین کہا۔ علم ظاہری (علوم عربی) کے درس کا آغاز کیا۔
حفظِ قرآن مجید "	بعمر ۷ سال۔ ۸۵۴ھ	"	حضرت شیخ دانیالؒ سے ایک رکوع پڑھتے، خود ایک پارہ حفظ فرما لیتے۔
تکمیل علم ظاہری (علوم عربی)	بعمر ۱۲ سال۔ ۸۵۹ھ	"	حضرت شیخ دانیالؒ تھوڑا پڑھاتے، آپ پوری کتاب کی مراد بیان فرما دیتے۔ علماء جونپور نے اسد العلماء کا لقب دیا۔
امانتِ خداوندیؑ کی حوالگی	بعمر ۱۲ سال۔ جمادی الاول ۸۵۹ھ	"	حضرت خضرؑ کے ذریعہ کھوکھری مسجد میں حاصل ہوئی حضرت خضرؑ مخدوم شیخ دانیالؒ اور میراں سید احمدؒ (برادر کلاں) نے تصدیقِ مہدیؑ کی۔
عقدِ نکاح از بی بی الہدادیؓ	بعمر ۱۹ سال۔ ۸۶۶ھ	"	چچا کی صاحبزادی بی بی الہدادیؓ سے بعمر ۱۹ سال ہی عقد ہوا۔

[1] شامل کردہ فقیر سید محمد عفی عنہٗ

Goto Main List

ولادت بی بی بڑن جیؓ	بعمر ۲۰ سال ۔	۸۶۸ھ	جونپور	
ولادت حضرت ثانی مہدیؓ	بعمر ۲۲ سال ۔	۸۶۹ھ	"	بفرمانِ حق تعالیٰ، رسول اللہ کے ایک نام "محمود" سے موسوم فرمایا ۔
ولادت بی بی خوندا فاطمہؓ	بعمر ۲۸ سال ۔	۸۷۵ھ	"	آپ "فاطمہؓ ولایت" سے مشہور ہیں ۔
راجہ دلپت سے جنگ	بعمر ۲۸ سال ۔	۸۷۵ھ	"	راجہ دلپت کے مقابلہ جنگ میں مسلم سلطان حسین شرقی کی مدد فرمائی تھی ۔
جذب واستغراق حق	۲۸ تا ۴۰ سال عمر تک از ۸۷۵ھ تا ۸۸۷ھ		"	جذبۂ الوہیت میں ۱۲ سال مستغرق رہے ۔
وظیفہ کے کاغذ کو پھاڑ دیا	بعمر ۴۰ سال ۔	۸۸۷ھ		سلطان شرقی نے امام کے حضور میں آپ کے اخراجات کے لئے سات گاؤں کی سند وظیفہ کے طور پر گزرانی جس کے کاغذ کو امام نے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا ۔
ولادت حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ	بعمر ۴۰ سال ۔	۸۸۶ھ	پیران پٹن	والد میاں سید موسیٰ، والدہ بی بی خوندا بوا تاجؓ
آغاز ہجرت اماماؑ	بعمر اوائل ۴۱ سال ۔	۸۸۷ھ	جونپور	بفرمانِ خدا تعالیٰ ہجرت کا آغاز ہوا ۔
تجلیٔ ذاتِ حق	بعمر ۴۱ سال ۔	۸۸۷ھ	داناپور	حضور نے فرمایا "پہلی مرتبہ ذاتِ باریؔ کی تجلی ہوئی، فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو اپنی کتاب کا علم بخشا اور مراد اللہ کا علم تجھ کو عطا کیا ۔ اور ایمان پر تجھ کو حاکم گردانا ۔ ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ میں دے دی، ہم نے تجھے دینِ محمدی کا ناصر بنایا، تیرا انکار ہمارا انکار اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے ۔ اس موقع پر امامنا علیہ السلام کے فرمودات اور بھی بہت منقول ہیں ۔
بی بی الہدادیؓ کا کشف	بعمر ۴۱ سال	۸۸۷ھ	داناپور	خدا تعالیٰ کی طرف سے ام المومنین بی بی الہدادیؓ کو معلوم کیا گیا کہ ہم نے تیرے شوہر کو خاتم ولایت محمدیؐ کیا ہے تو اس کی تصدیق کر ۔ اس کے بعد بی بیؓ نے قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ میراجی قبل ازیں مجھ سے کوئی تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرمایئے اور گواہ رہیئے کہ

Goto Main List

ارادت حضرت ثانی مہدیؓ	بعمر ۴۱ سال ۸۸۷ھ		میں میراں کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں خیمہ کے باہر سے میراں سید محمودؓ سن کر مستغرق بہ جذبۂ حق ہوگئے، مہدیؑ نے بشارت
ارادت حضرت شاہ دلاورؓ	″ ″ ″ ۸۸۷ھ		دی بعدہٗ میراں سید محمودؓ اور شاہ دلاورؓ نے بھی تصدیق کی۔
عقدِ نکاح از بی بی بھیکاؓ	بعمر ۴۲ سال تقریباً ۸۸۸ھ	چندیری	راجہ چندیری کی خوبصورت لڑکی، آپ کے لیے خوردہ سے سخت مرض سے نجات پانے پر راجہ نے لڑکی کو آپ کے نذر کردیا۔ بی بی الہداویؓ کے نہایت اصرار سے آپ نے ان کا نام بی بی بھیکاؓ رکھا اور عقد کیا۔
ارادت حضرت شاہ نظامؓ	بعمر ۴۳ سال ۸۸۹ھ	چاپانیر	وزراء حکومت سلیم خاں وغیرہ کے علاوہ چاپانیر کے حکمران شاہ نظامؒ نے بیعت کی۔
ولادت میاں سید اجملؒ	بعمر ۴۴ سال ۸۹۰ھ	″	دوسرے فرزند میاں سید اجملؒ ماہِ رمضان میں تولد ہوئے۔
رحلت ام المومنین بی بی الہداویؓ	بعمر ۴۴ سال ۸۹۰ھ	″	۳؍ ذی الحجہ ۸۹۰ھ کو بعمر ۲۵ سال انتقال کیا، ڈونگری کے دامن میں دفن ہیں۔
عرس حضرت رسولِ اکرم صلعم	دوشنبہ ۲؍ ربیع الاول ۸۹۲ھ	مانڈو	سلطان غیاث الدین خلجی نے معتقد ہوکر ساٹھ قنطار زر و جواہر نذر کئے تھے۔ آپ نے سب کا سب فی سبیل اللہ تقسیم کرادیا۔ کچھ زر میاں سید سلام اللہؓ نے بچا رکھا تھا، اس کا نصف اہلِ دائرہ میں اور بقیہ نصف سے کھانا پکا کر رسول اللہ صلعم کا عرس کیا۔
شہادت میاں سید اجملؒ	۸۹۲ھ	″	اسی پکوان کی دیگ میں اتفاقاً میاں سید اجملؒ گر پڑے اور شہید ہوئے۔
دولت آباد میں ورود	۸۹۸ھ	دولت آباد	آپ نے وہاں اولیاء اللہ کے بہت سے مزارات پر تشریف لے جانے کے بعد بشارات دی ہیں۔ دولت آباد میں میاں سید محمد عارف عرف شیخ مومنؒ کے روضہ تک انگلیوں کے بل چل کر گئے، کنویں سے وضو کیا، غرارہ کے پانی سے کنویں کا کھارا پانی میٹھا ہوگیا، جواب بھی موجود ہے۔
احمد نگر کے بادشاہ کی ارادت	۸۹۹ھ	احمد نگر	سلطان احمد شاہ نظام بحری کی اولاد کے لئے طلب دعا پر پسخوردہ سے اللہ نے لڑکا عنایت فرمایا۔
ارادت علماء بیدر	۹۰۰ھ		یہاں کے علماء، قاضی علاء الدین شیخ مومن توکلیؒ قاضی منتجب الدین

Goto Main List

			جونپوری کے علاوہ اور لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے ۔
حضرت گیسو درازؒ سے ملاقاتِ روحانی	سنہ ۹۰۱ھ	گلبرگہ	
مکہ معظمہ، دعویٰ مہدیت	دوشنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۹۰۱ھ بعمر ۵۵ سال	مکہ معظمہ	رکن اور مقام کے درمیان پہلی مرتبہ دعویٰ مہدیت کیا۔ فرمایا، من اتبعنی فھو مومن کہ جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے ۔
حج سے واپسی پر دوسری بار دعویٰ مہدیت کا اظہار	سنہ ۹۰۳ھ	احمد آباد	تاج خاں سالار کی مسجد میں ڈیڑھ سال قیام فرمایا۔ دوسری بار دعویٰ مہدیت کا اظہار کیا۔
بی بی فاطمہؓ کا پہلا کارِ خیر	سنہ ۹۰۳ھ	"	ملک برہان الدینؓ یکے از اثنا عشر مبشرین سے بی بی فاطمہ کا عقد ہوا۔
حضرت شاہ دلاورؓ کی آمد	بعمر ۵۶ سال سنہ ۹۰۳ھ	"	شاہ دلاورؓ کو آپ کی خوشخبری پہنچی، داناپور سے پیدل آکر مشرف بدیدار ہوئے۔
احمد آباد سے اخراج	"	"	سلطان محمود بیگڑہ کی جانب سے خبرِ اخراج ملنے پر بحکمِ خدا ہجرت فرمائی۔
حضرت شاہ نعمتؓ کی ارادت	"	سانتیج	حضرت شاہ نعمتؓ نے امامناؑ سے بیعت کی ۔
پیراں پٹن میں تشریف آوری اور حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایت کی ملاقات	بعمر ۵۷ سال اوائل سنہ ۹۰۴ھ	پٹن (نہروالہ)	بندگی میاں بعمر ۱۸ سال، ملاقات، مریدی اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔ مولانا یوسف سہیتؓ، مولانا محمد تاجؓ، ملک برہان الدینؓ، ملک معروفؓ مرید ہوئے ۔
آپ کا عقد مبارک	بعمر ۵۷ سال سنہ ۹۰۴ھ	"	میاں لاڑ شاہ گجراتی مہاجرؓ کی صاحبزادی بی بی ملکانؓ سے عقد فرمایا جن کے بطن سے میاں سید حمیدؓ اور بی بی ہدیۃ اللہؓ تولد ہوئے ۔
حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کا ارادہ	"	"	بندگی میراں سید محمودؓ بعمر ۱۴ یا ۱۵ سال کسب کے ارادہ سے بعد حصول اجازتِ امامناؑ چاپانیر روانہ ہوئے۔ آپ کے کسب کی مدت تقریباً چھ، ساڑھے چھ سال رہی۔ پھر آپ چاپانیر ہی سے اپنی اہلیہ محترمہ کدبانوؓ کے ساتھ براہ پیراں پٹن ورادھن پور حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ وغیرھم کے ہمراہ وسط سنہ ۹۱۰ھ ماہِ جمادی الاول یا جمادی الآخر میں امامناؑ کے وصال سے چھ ماہ قبل ٹھٹھہ فرہ میں امامناؑ سے ملے اور آخر تک خدمتِ اقدس میں حاضر رہے ۔

Goto Main List

پٹن سے اخراج، بڑلی میں آمد دعویٰ موکدہ کا اظہار	بعمر ۵۸ سال دوشنبہ سنہ ۹۰۵ھ	بڑلی	پٹن سے بڑلی میں تشریف آوری، دعویٰ موکد کا اعلان کیا۔ فرمایا "من اتبعنی فھو مومن ومن انکر بذاتی فقد کفر" جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے اور جس نے میری (اس) ذات کا انکار کیا پس وہ کافر ہوگیا۔ دعویٰ موکدہ کی سب سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے تصدیق کی اور آپ کے ساتھ (۳۶۰) صحابہؓ مہاجرینؓ اور دوسرے حاضرین نے بھی آمنا وصدقنا کہا۔ اس یادگار موقع پر صدیق ولایتؓ کے آجانے پر امامناؑ نے آپ کا بڑھ کر استقبال کیا، بہت مسرور ہوئے، بشارتیں عطا فرمائیں۔ صدیق ولایتؓ کی عمر اس وقت ۱۹ سال تھی۔
امامناؑ علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو گجرات جانے کا حکم دیا	بعمر ۶۰ سال سنہ ۹۰۷ھ	ٹھٹھہ	
امامنا علیہ السلام کا وصال مبارک	بعمر ۶۳ سال سنہ ۹۱۰ھ	فرہ	
حضرت صدیق ولایتؓ کا پہلا عقد نکاح بی بی عائشہؓ سے۔	بعمر ۲۶ سال سنہ ۹۱۲ھ	کامل پور	
ملک برہان الدینؓ کا انتقال اور بی بی فاطمہؓ کی بیوگی۔	سنہ ۹۱۵ھ	احمد آباد	
حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی شہادت	سنہ ۹۱۹ھ	بھیلوٹ	
بی بی فاطمہؓ ولایت کا نکاح ثانی حضرت صدیق ولایتؓ سے	سنہ ۹۲۰ھ		
بی بی عائشہؓ کا انتقال	۱۲ صفر سنہ	کھانبیل	
بی بی فاطمہؓ کا انتقال	سنہ ۹۲۷ھ	کھانبیل	
حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت	سنہ ۹۳۰ھ	سندراسن	

Goto Main List

فصل (۳)

احمد آباد سے پیراں پٹن میں حضرت مہدیٔ موعودؑ کی تشریف آوری اور امامنا حضرت مہدیٔ موعودؑ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ملاقات سے مشرف ہونے کے بیان میں۔

واضح ہو کہ جب امام الکائنات حضرت مہدیٔ موعودؑ پہلی مرتبہ جونپور سے ہجرت فرما کر گجرات کے علاقہ میں تشریف لائے اور چندیری، مانڈو سے ہوتے ہوئے چاپانیر پہنچے تو اس وقت بندگی میاںؓ کی ملاقات، مہدی علیہ السلام سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس پہلے سفر میں حضرت مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا چاپانیر کو ہوا تھا۔ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ جن کی عمر اس وقت صرف پانچ سال کی تھی، شہر پیراں پٹن میں رہا کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مہدی موعودؑ چاپانیر سے دکن کی طرف ہجرت کر کے برہان پور، دولت آباد، گلبرگہ، بیجاپور سے ہوتے ہوئے ڈابھول بندرگاہ سے حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج سے واپس تشریف لاتے ہوئے آپ بندرگاہ دیو (گجرات) سے شہر احمد آباد تشریف لائے اور اٹھارہ مہینے قیام فرمایا۔ احمد آباد سے ہجرت پر اور شہر پیراں پٹن میں تشریف لا کر خان سرور کے حوض کے کنارے جہاں قاضی قادنؒ کا روضہ ہے نزول اجلال فرمایا۔

گجرات اور پیراں پٹن کی نسبت، مہدیٔ موعودؑ کے ارشاداتِ عالیہ

حضرت مہدی علیہ السلام بحکم الٰہی احمد آباد سے ہجرت کر کے طالب صادق بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اپنی دید اور ملاقات کا شرف عطا کرنے کی خاطر، طالبانِ خدا اور فقرا کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ پیراں پٹن تشریف لائے۔ جب شہر کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا" یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا گیا یہ پیراں پٹن ہے۔ آپ نے وہاں تشریف فرما ہوتے ہی پیراں پٹن کی طرف اپنا رُخ کر کے فرمایا" ادھر سے ایمان کی بُو آرہی ہے"۔ پھر فرمایا کہ "عشق جونپور سے اُٹھا، گجرات نے اس کو جھیل لیا" اور" تمام ملکوں میں گجرات، انگشتری (انگوٹھی) میں نگینہ کے مانند ہے"۔ کبھی ارشاد مبارک ہوا کہ " نہروالہ (پٹن) مومنوں کا معدن دکان) ہے"۔ نیز فرمایا کہ" ملکِ گجرات عشق کی کان ہے"۔

Goto Main List

واضح ہو کہ امامِ آخر الزّماں حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ فیض درجات کی جانب سے گجرات اور پٹن (نہر والہ) کے مقامات کو "اللہ تبارک وتعالیٰ سے عشق" کے باعث ہی ایسی بشارتیں حاصل ہوئی ہیں عشق کی نسبت حضرت میراں علیہ السلام نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

روایت ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طلب لے کر آپ سے ملنے کے لئے جب کوئی حاضر ہوتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے کس قدر عشق رکھتے ہو؟ آنے والے عرض کرتے تھے کہ میراں جی! ہماری جان، تن اور بیوی بچے سب اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر اور بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ سے عشق اور محبت ہے۔" امام آخر الزماں حضرت مہدی علیہ السلام انھیں مثال دے کر فرماتے تھے کہ ایک شخص ایسا ہے جو ایک ہی لڑکا رکھتا ہے، کبھی ایسا ہوا کہ ماں باپ کا یہ جگر گوشہ جو اُن دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث تھا، ان کی نظروں سے اچانک گم ہوا اور لاپتہ ہو گیا، ماں باپ کو یہ گمان ہوا کہ یا تو اس کو کسی نے اُٹھالے گیا یا یہ کہ وہ کسی کنوئیں میں جاگرا ہے تو سوچو کہ ایسے وقت ان ماں باپ کا کیا حال ہوتا ہوگا؟ صحابہؓ نے عرض کیا، میراں جی! اپنے لڑکے سے انھیں جو محبت اور عشق تھا اس کی وجہ ماں باپ کھانے پانی سے اُٹھ جاتے ہیں، دن کا چین، رات کی نیند حرام ہو جاتی ہے وہ حیران و پریشان اپنے اس محبوب لڑکے کے لئے سرگرداں تلاش میں لگ جاتے ہیں جب تک کہ وہ لڑکا ان کو مل جائے۔ اس موقعہ پر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی ذات کی طلب میں اور اس کے عشق میں ہر ایک کو ایسا ہی ہو جانا چاہیے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ ماں باپ کو اپنے بیٹے کا عشق تو بہت ہی ہوتا ہے، کسی گم شدہ سوئی کی تلاش میں جس قدر محبت اور قلبی تعلق کے تحت کوئی بندہ جس حد تک سرگرداں ہوتا ہے بس اُسی حد تک اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے عشق محبت اور اسکی طلب میں سرگرداں ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو پہنچ جاتا ہے۔
(شواہد الولایت ۳۳ دواں باب)

گروہِ امام ہمامؑ کے سبھی سیرت نگار یہی کہتے ہیں کہ "گجرات اور پٹن (نہر والہ) کے حق میں حضرت مہدیٔ موعودؑ کی یہ بشارتیں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے وجودِ مسعود کے پیشِ نظر عطا ہوئی ہیں کیونکہ آپؑ نے صدیقِ ولایتؓ کا ذکر کرتے ہوئے بعض فرمودات میں" یہ گجراتی مرد" جیسے ممتاز اور مفتخرانہ کلمات سے سرفراز فرمایا ہے۔

Goto Main List

شاہ رکن الدین مجذوبؒ کا مہدی موعودؑ سے ملاقات کرنا اور آپؑ کی ضیافت کرنا۔

امام آخر الزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس اصحاب کی جماعت، شہر پیراں پٹن میں خان سرور کے حوض کے کنارے، قاضی قادن کے روضہ میں اپنے قیام کے لئے جگہ کے انتخاب میں مصروف تھی اور خیمے و قیام گاہیں ابھی کھڑی نہیں کی گئیں تھیں کہ حضرت شاہ رکن الدین مجذوبؒ جو اسی شہر میں مقیم تھے ان کے چند خادم حضرت امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب و فقراء کی ضیافت و مہمانی کے لئے خان سرور کے تالاب کی طرف موز اور نان سے بھرے ہوئے ٹوکرے اٹھا کرے جاتے دیکھے گئے کیونکہ شاہ رکن الدین مجذوب علیہ الرحمۃ کو کشفِ باطنی سے جب حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے سے عین قبل اپنے کپڑے منگوائے اور پہن لئے۔ وہ ہمیشہ بے ستر رہا کرتے تھے۔ جس وقت مہدی علیہ السلام کی پالکی ان کے قریب پہنچی تو شاہ رکن الدین مجذوبؒ استقبال کے لئے آگے بڑھے، بہت عاجزی وانکساری کا اظہار کیا، معذرت چاہی اور فرمایا کہ اے مردِ دین! آپ کی آمد بہت خوب ہوئی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے گوشۂ چشم سے ان پر نوازش کی نظر ڈالی۔ ان کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "شاہ مجذوبؒ لوحِ محفوظ کو دیکھتے اور کہتے ہیں"۔ ان کے بھیجے ہوئے موز اور نان فی کس ایک نان، دو موز کے حساب سے تقسیم ہوئے اور جماعت کے افراد کی تعداد کے بالکل برابر برابر ہوئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے ضیافت کی یہ چیزیں لے جاتے ہوئے خادموں کو ملک بخنؓ نے بھی دیکھ لیا تھا۔ اس لئے انھوں نے شاہ مجذوبؒ کے خادموں سے بہ اصرار حقیقت جاننے کی کوشش کی۔ چنانچہ خادموں نے بتایا کہ حضرت امام العارفین کی ایک مقدس ہستی (مہدی موعودؑ) خان سرور کے تالاب کے کنارے اپنے فقراء کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ رونق افروز ہوئی ہے۔ انہی کی ضیافت اور مہمانی کی خاطر شاہ رکن الدینؒ نے یہ چیزیں بھجوائی ہیں۔ اس وقت ملک بخنؓ اپنی بیوی راجے فتح دخترِ ملک برجہ کی قبر بنوانے میں مصروف تھے جن کا انتقال کچھ عرصہ قبل ہوگیا تھا۔ ملک بخنؓ رک نہ سکے اور یہ سنتے ہی اپنا سب کام چھوڑ کر میراں علیہ السلام کے مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔ پہلی نظر میں اصحاب کی کیفیت دیکھ کر دل میں کہا کہ بے شک یہ ذات "صاحب زماں" ہے اور خود شاہ رکن الدینؒ کا معتقد و منقاد ہو جانا اور ان کا گواہی دینا یقیناً "آنحضرت کی سچائی کی دلیل ہے۔ ملک بخنؓ کو یقینِ واثق ہوگیا کہ ایسے اخلاق اور صفات صرف مہدی موعودؑ اور

Goto Main List

اصحابِ مہدیؓ کے سوائے اس وقت کسی اور کے نہیں ہو سکتے۔

مہدی موعودؑ کی ہمراہی جماعتِ اہل اللہ کا استغراقِ حق

ملک بخنؓ بن ملک احمد کا اصلی نام ملک برخوردار تھا مگر عرفیت کے مشہور ہو جانے کی وجہ سے یہ نام کسی کو معلوم نہیں تھا۔

ملک بخن جب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت تھا۔ ہر شخص عشقِ الٰہی اور اس کی طلب میں مستغرق سر جھکائے ہوئے بیٹھا دکھائی دیا۔ معلوم ایسا ہو رہا تھا کہ ایک کی خبر دوسرے کو نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ملک بخنؓ کو بھلا کوئی کیوں دیکھتا؟ ملک بخنؓ ہر ایک کے چہرے کی طرف اس خیال سے دیکھتے رہے کہ اگر کوئی میری طرف دیکھے تو میں اس سے امامِ آخر الزماں کے بارے میں دریافت کروں کہ وہ کہاں ہیں؟ اور کونسی ذات اقدس ہے؟ ان کو ہر ایک کے نورانی چہرے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سب کے سب خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح، تحمید اور اپنے معشوقِ حقیقی کے ذکر میں مستغرق ہیں۔ دل ہی دل میں وہ کہتے جا رہے تھے کہ طالبوں کی جب یہ کیفیت ہے تو ان سب کے پیر اور پیشوا کی کیفیت کیسی نہ ہوگی؟ اسی حیرت و استعجاب میں تھے کہ ایک طالب خدا نے جو ملک بخنؓ کو آئے ہوئے دیکھا تو حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں اطلاع گزرانی کہ ایک اہلِ فراغ شخص آیا ہوا ہے اور ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اطلاع گزرانے پر حضرت امام ہمام مہدی علیہ السلام باہر تشریف لائے اور نگاہ ڈالی مگر دریافت کئے بغیر ان کا نام اس طرح لیا اور اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار! (ملک بخن کو ان کے بچپن میں صرف ان کے گھر والے ہی ملک برخوردار کے نام سے پکارتے تھے) پھر ہادیٔ برحق نے اپنی روش کے مطابق تھوڑی دیر تک قرآن مجید کا بیان فرمایا۔ ملک بخنؓ کی حالت ہی بدل گئی۔ ایک تو امامِ آخر الزماںؑ کے بلند اخلاق، دوسرا امامناؑ کے روئے انور کا مشاہدہ کرنا، تیسرا اپنا اصلی نام لے کر پکارنا، چوتھا قرآن مجید کا معجز نما بیان سننا، پانچواں تاثیر بیانِ قرآن ایسی ہوئی کہ دل سے دنیا کی محبت زائل ہو کر اللہ کی محبت پیدا ہو گئی۔ ملک بخن حضرت مہدی موعودؑ کو دیکھتے ہی دل میں تصدیق تو کر ہی چکے تھے۔ ان باتوں کے بعد مرید بھی ہو گئے۔ ملک بخن کو امامِ آخر الزماںؑ کی حضوری سے اب جدا ہونا اور کہیں جانا گوارا نہیں تھا لیکن میاں سید خوندمیرؓ کو اس ذاتِ پیغمبر صفات کے تشریف لانے کی خبر اور مبارکبادی دینے کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی مرشد کامل اور پیر اکمل، جیسا کہ تم چاہتے تھے یہاں بھیج دیا ہے۔ ملک بخنؓ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے اجازت حاصل کر کے روانہ

Goto Main List

ہونا چاہتے تھے ۔

ملک بخنؓ کی اطلاع پر میاں سید خوندمیرؓ کا حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لانا ۔

مگر اس سے قبل کہ وہ وہاں سے روانہ ہوں ملک بخنؓ نے حضرت میرانؑ کی جنابِ پاک میں مبہم طریقے پر اور نام کا اظہار کئے بغیر میاں سید خوندمیر کی قابلیت وصلاحیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہا کہ میراں جی ! یہاں ایک ذات ایسی اور ایسی صفات والی ہے کہ وہ دنیا سے بیزار اور حق تعالیٰ سے حد درجہ عشق رکھنے والی ہے ۔ اس کے اخلاق واوصاف ایسے ہیں اور خدا طلبی ایسی ہے ۔ حضرت مہدی موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ "ملک برخوردار ! خدائے تعالیٰ بندہ کو اُنہی کے لئے لایا ہے ۔" اب تو ملک بخن سے رہا نہ گیا ۔ وہ حضرت مہدی موعودؑ سے اجازت حاصل کر کے روانہ ہوئے اور سیدھے میاں سید خوندمیرؓ کے گھر پہنچے جو پیراں پٹن کے پرانے قلعہ میں ملک بخنؓ کے گھر کے بازو ہی تھا ۔ میاں سید خوندمیر سے ملتے ہی انھیں مبارک بادی پیش کی اور کہا کہ جیسا پیرِ کامل تم چاہتے تھے خدائے تعالیٰ نے ویسا ہی پیر کامل واکمل اور پیغمبر صفات تمہارے لئے بھیج دیا ہے اور خان سرور کے حوض کے کنارے قاضی قادن کے روضہ میں نزولِ اجلال فرمایا ہے مگر پردیسی اور غریب الوطن ہے ۔ میاں سید خوندمیرؓ نے ملک بخن سے آپ کے حالات سن کر فرمایا ، ایسا نہ سمجھو ۔ ملک بخن آگاہ رہو کہ خدا کے لئے نہ کوئی پردیس ہے نہ خدا کے بندوں کے لئے پردیس بلکہ تمام جہاں ، خدا اور اس کے بندوں کا ہے ۔ میاں سید خوندمیر جو خدا کی ذات کی بے انتہا طلب اور خدائے بزرگ وبرتر سے کامل عشق رکھتے تھے ۔ اس خوشخبری کو سنتے ہی خدا کے اس فضل پر فرحت ومسرت کے ساتھ اُسی وقت عصر کی نماز سے پہلے اپنے مکان سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف روانہ ہو گئے ۔

بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلی ملاقات اور " صدیق " کا لقب پانا

ملک بخنؓ کے ساتھ جب حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ خان سرور کے حوض پر پہنچے تو اس وقت حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے ۔ خلیفۃ اللہ ، امر اللہ ، مراد اللہ حضرت امام ہمام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازراہ نوازش ولطف وکرم ملاقات کا شرف عطا کرنے باہر تشریف لے آئے کیونکہ منجانب اللہ آپ کو یہ علم ہو چکا کہ ملک بخن کے ساتھ آنے والی ذات ، طالب صادق میاں سید خوندمیرؓ کی ہے ۔ جوں ہی امام البر والبحور حضرت مہدی موعودؑ نے

بندگی میاں سید خوندمیرؓ پر نظر ڈالی اور بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کو دیکھا ۔ اماماؑ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا " آؤ برادرم سید خوندمیر"۔ پھر فرمایا کہ " ہم اور تم یک جدّی حسینی سید ہیں ۔" اُسی لمحہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ مستغرق بحق ہوگئے ۔ پھر امام علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور ذکرِ خفی سے تلقین فرمائی ۔ اس وقت جبکہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا تھا : " آؤ میرے بھائی سید خوندمیر" تو کسی نے عرض کیا کہ میراں جی ! ان کا نام تو میاں خوندمیر ہے ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا " خیر جیؒ ہمارے بھائی میاں سید خوندمیر صدیق ہیں "۔ بندگی میاںؓ کا سلسلۂ نسب دسویں کرسی پر اماماؑ کے نسب سے ملتا ہے ۔

بیان کیا گیا ہے کہ اُس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے دیئے ہوئے اس لقب کی بناء پر میاں سید خوندمیرؓ " صدیق ولایت " سے مشہور ہوئے ۔

صدیق ولایتؓ کا جنابِ باری تعالیٰ میں اپنے سَر کو بطور نذر پیش کرنا ۔

تواتُر کے ساتھ روایت بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام عصر کی نماز کے ارادہ سے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو بھی استغراق ہی کی حالت میں نماز کے لئے اپنے ساتھ لائے ۔ صدیق ولایتؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کے پیچھے عصر کی نماز ادا فرمائی ۔ نماز ہی میں یہ معاملہ پیش آیا کہ آپ نے دیکھا خدائے تعالیٰ کی طرف سے چار فرشتے آئے اور آرہ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے جسم کے دو حصے کر دیئے ۔ سیدھی جانب کے حصہ کو بہت عمدہ اور نورانی بنا کر اور بائیں جانب کے حصہ کو بدنما اور نازیبا ہی رکھ کر بندگی میاں کے سامنے کر دیا ۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ " اے سید خوندمیر تو نے دیکھ لیا ، تیری ذات سے بشری کثافت کو ہم نے کس حد تک دُور کر دیا ہے ۔ یہ تجھ پر ہمارا احسان ہے ، پس اس احسان کی شکر گزاری میں تو ہمارے پاس کیا تحفہ لایا ہے ؟" بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے عرض کیا " اے میرے پروردگار ! مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ میں انھیں تجھ پر قربان کر دوں ۔ البتہ سر کا یہ تحفہ حاضر ہے "

۱ؔ شواہد الولایت مطبوعہ ۱۳۷۹ھ " فقیر سید محمد عفی عنہ "

Goto Main List

حکمِ خداوندی ہوا " اے سید خوندمیر ! ہم تیرے سر کے ہی خواہشمند ہیں ۔ جو کوئی ہماری ذات کا طلب گار ہو اسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے " ۔ بندگی میاں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض گزرانی کہ اے پاک پروردگار ! یہ ایک سر کیا ہے ، اگر سو سر بھی ہوں تو تجھ پر قربان کردوں " ۔ چنانچہ صدیق ولایت کی یہ نذر ، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول فرمالی اور آپ کی شہادت ایک سو ساتھیوں کے

حکمِ الٰہی سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا سر قبضۂ قدرت میں لے لیا جانا ، آپ کا تین وقت کی نمازیں اسی حالت میں ادا کرنا

ساتھ ہوئی جس کی تفصیل انشاءاللہ آگے بیان کی جائے گی ۔ البتہ پروردگارِ عالم نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے مبارک سر کو اپنے قبضۂ قدرت میں قبول فرمالیا اور بندگی میاں نے تین وقت[1] یعنی عصر ، مغرب اور عشاء کی نمازیں بغیر سر کے ادا فرمائیں ۔ اس کے بعد بارگاہ الٰہی سے بندگی میاں کا سر مبارک آپ کے جسم پر رکھا جاکر حکم ہوا کہ یہ تمہارا سر ، ہماری امانت ہے ، جس وقت بھی ہم طلب کریں بلا عذر ادا کرنا چاہیئے ۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ کا سر آپ کے جسم پر رکھا جاکر حکم ہوا " اے سید خوندمیر ! ہم تجھ سے راضی ہوئے ۔ تو جو چاہتا ہے مانگ ، ہم دیں گے " ۔ تین مرتبہ خدائے تعالیٰ کا حکم یہی ہوا اور تین بار بھی صدیق ولایت نے یہی جواب عرض کیا کہ اے خدا میں تجھ سے تیری ذات مانگتا ہوں ۔ چوتھی مرتبہ فرمانِ الٰہی ہوا ، ہم نے اپنی ذات تجھے عنایت کردی اور بھی کچھ چاہتا ہو تو مانگ ہم دیں گے ۔ آپ نے پھر وہی عرض کیا کہ پروردگار میں تجھ سے تیری ذات کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا " ۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ بشارت عطا کرنا کہ " خدائے را خدا بیند " اس سے صرف فانی فی اللہ باقی باللہ ہونا مراد ہے ۔

امامنا حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ ایک روشِ مبارک تھی کہ ہر روز عشاء کی نماز کے بعد ، مہاجرینؓ وصحابہؓ کو سلام رخصت کرتے ہوئے اپنے حجرہ میں خود تشریف لے جاتے تھے چنانچہ اس شام بھی حسب روش اصحابؓ و مہاجرینؓ کو رخصت کرنے کے لئے آپ دروازہ کے پاس کھڑے

---

[1] بندگی میاں سید یوسفؒ بن بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ کی تصنیف " مطلع الولایت " میں یہ روایت قدرے اختلاف کے ساتھ یوں مرقوم ہے " تمام نماز عصر کہ بدنبالِ آنحضرتؑ ادا کردیم بغیر سر بودیم " ۔ یعنی ہم نے عصر کی پوری نماز جو آنحضرتؑ کے پیچھے ادا کی ہم بغیر سر کے تھے ۔ (مطلع الولایت مطبوعہ صہ ۴۸) " فقیر سید محمد غفرلہٗ " ۔

Goto Main List

تھے اور مہاجرین بھی آنحضرتؑ کے اطراف حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت حضرت خاتم ولایتؑ بکمال شفقت و مہربانی میاں سید خوندمیرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور انھیں نزدیک بلاکر فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیر! تم کو حالتِ استغراق میں جو کچھ احوال (مکاشفات) پیش آئے ہیں ہم سے بیان کرو۔" بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میراں جی پر سب کچھ روشن ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں درست ہے لیکن اپنی زبان سے بیان کرو تاکہ برادران بھی سُن لیں"۔ بندگی میاں نے عرض کیا کہ "میراں جی وہ آنکھیں پھوٹ پڑیں جو مہدیؑ کو درمیان میں دیکھی ہوں، بندہ نے اپنے خدا کو دیکھا ہے"۔ اس کے بعد صدیق ولایتؓ نے وہ تمام احوال و مکاشفات جو حالتِ جذب و استغراق میں پیش آئے تھے من وعن عرض کر دیئے جس کو حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنتے ہی فرمایا "ہاں میرےؑ بھائی سید خوندمیر تم نے جو کچھ دیکھا، سچ ہے، خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے"۔

یہاں حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کو دیکھنے والے کے حق میں بھی جو "خدا" فرمایا ہے اس سے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا ہوا، برگزیدۂ ربِ ودود، وہ بندہ مراد ہے جو بہ مصداق تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ (یعنی اخلاقِ خدائے بزرگ و برتر کو تم پوری طرح اپنالو)۔ اخلاقِ الٰہی سے بدرجۂ کمال مزیّن ہونے پر، اللہ کی ذات میں فنائیت پاکر، اللہ میں بقا حاصل کرلی ہو اور یہی وہ مقام ہے جہاں فائز ہو کر بندہ "فانی فی اللہ، باقی باللہ" ہو جاتا ہے۔

اس موقع پر امامنا حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو بہت سی بشارتیں بھی عنایت فرمائی ہیں جن کا تفصیلی ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر کیا جائے گا مگر اختصار کے ساتھ چند بشارتیں یہاں درج کی جاتی ہیں:۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی جانب سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں اس موقع پر دی گئی چند بشارتیں

چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:۔
(۱) برادرم سید خوندمیر چراغ دان، بتی اور تیل

لہ دفتر شاہ برہان رکن دوم باب سوم، مطلع الولایت مطبوعہ صفحہ ۴۸، شواہد الولایت مطبوعہ صفحہ ۱۳۸، سیر مسعود مطبوعہ صفحہ ۵۸، سوانح مہدی موعود مطبوعہ صفحہ ۱۵۷۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہ

(سب کچھ) تیار کر کے لائے تھے، بس ولایت کے چراغ سے ان سب کو روشن کرنا باقی تھا۔ اب ولایت کے چراغ سے روشن کر دیا گیا ہے۔"

(۲) اس کے بعد یہ آیت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں بیان فرمائی کہ بھائی سید خوندمیر حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں تمہاری خبر دی ہے کہ:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال طاق کے جیسی ہے جس میں ایک چراغ (رکھا ہوا) ہے وہ چراغ شیشے کی قندیل میں دھرا ہوا ہے)۔ اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مشکوٰۃ (یعنی طاق) تمہارا سینہ ہے اور مصباح (یعنی چراغ) ذاتِ حق تعالیٰ کی تجلیات اور معبودِ مطلق عزوجل کا نور ہے، اور زجاجہ (شیشے کی قندیل) سے مراد تمہارا دل ہے۔ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ (شیشے کی قندیل) گویا چمکتا ہوا تارہ ہے وہ (چراغ) روشن کیا جاتا ہے درختِ مبارک سے (زیتون کے تیل سے) اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ درختِ مبارک سے مراد بندے کی ذات ہے کیونکہ جو تھے آسمان پر اس بندے کا نام سید مبارک ہے۔ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔ یعنی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (سورۃ النور آیت ۳۵ / ۲۴)۔ وہ درخت زیتون کا ہے جو مشرق کی طرف ہے، اور نہ مغرب کی طرف یعنے اللہ کے دوسرے فرمان کے مطابق کہ تم جدھر اپنا رخ کرو اُدھر اللہ کا رخ ہی ہے۔ نزدیک ہے کہ چراغ کا تیل روشن ہو اُٹھے خواہ آگ اس کو نہ چھووے (اور جبکہ اس چمکتے ہوئے تارہ جیسے چراغ کو درخت مبارک کی آگ کے چھونے کی وجہ روشنی مل چکی ہے تو پھر یہ امر) روشنی پر روشنی ہوا۔ اس موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر! تمہاری ذات نے جو اللہ تعالیٰ کے فیض کو کسی دوسرے کے واسطے کے بغیر حاصل کرنے کی کامل طور پر قابل ہے چاہا کہ خود بخود وہ روشن ہو چلے، لیکن مہدی کے واسطہ سے اب روشنی پر روشنی جیسی کیفیت والی بن چکی ہے یعنی تم نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو گئے ہو اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف بس اُسی کی رہبری کرتا ہے۔

(۳) اسی موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن چند آیتوں کی طرح جن میں عمومیت پر

دلالت کرنے والے لفظ مَن (بمعنیٰ جو) کا دعویٰ، خاص اپنی ذات پر بحکم خدا فرمایا ہے جیسے آیت انا ومن اتبعنی (۱۲-۱۰۸) اور آیت فقل اسلمت وجھی للہ ومن اتبعن (۳-۲۰) اور آیت ومن بلغ (۱-۳۲۹) میں مَن عام[۱] سے "مراد" خاص ذاتِ مہدیؑ لی ہے۔ اسی طرح

۱؎ لفظ مَن کا اردو ترجمہ "جو" ہے اور بالعموم وہ "عام" پر ہی منطبق ہوتا ہے مگر بعض صورتوں میں "عام خص منہ البعض" کے عربی قاعدہ کے تحت "خاص" پر بھی اس کا انطباق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مہدی علیہ السلام مبیّنِ کلام اللہ نے بعض آیتوں میں موجود مَن کے تعلق سے جب یہ امر "مراد الٰہی" کے طور پر بیان فرمادیا ہو کہ ان مقامات میں من سے مراد حضرت مہدیؑ کی ذات یا قوم مہدیؑ یا ذاتِ صدیق ولایتؓ ہے تو تخصیص کا یہ بیان مہدویوں کے لئے تردّد کے لائق ہرگز نہیں ہے کیونکہ اس پر "عموم خصوص من وجہٍ" کے قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ ترجمہ (یعنی ایک زبان کے مطلب کو دوسری زبان میں بدلنا اور اس کے معنی بیان کرنا) اور مراد (یعنی جس بات کا ارادہ کیا گیا ہو یا جس کا قصد کیا گیا ہو) کے فرق کو سمجھنا بالکل آسان ہے۔ پس کہنے والے نے ایسا لفظ استعمال کیا جس سے عمومیت ظاہر ہوتی ہو مگر اس نے تخصیص کا ہی ارادہ کیا ہو اور اس سے اپنے خلیفہ کو واقف کرادیا ہو اور اپنے حاصلہ علم الٰہی کی بنیاد پر خلیفۂ خدا، اس لفظ کی مراد (جو تخصیص کو ظاہر کرتی ہو) اگر بیان کرے تو یقیناً اور بہر لحاظ اس کی صحت لائقِ یقین و واجب الاذعان ہوتی ہے۔ عربی زبان و بیان کے قواعدِ علمیہ سے واقف کار کسی بھی "ذی علم" آدمی کے لئے اس امر سے اختلاف کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

واضح ہو کہ بعض قرآنی آیات کے ظاہری معنوں میں (اہلِ زبان) مسلمانوں کے حق میں پیدا شدہ الجھن کو جب رسالتمآب صلعم نے محسوس فرمایا تو آپؐ نے بھی "ترجمہ" کی تفہیم "مراد" بیان کرکے کردی۔ مراد کا بیان کرنا خود رسول اکرم صلعم سے ثابت ہے جس پر کوئی ذی علم مسلمان اعتراض ہی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مروی ہے کہ عدیؓ بن حاتم نے رسول اللہ صلعم سے روزہ کے وقت کے تعلق سے استفسار کیا۔ آپ نے فرمایا رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے تم پر سفید تاگا سیاہ تاگے سے جیسا کہ سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷ شریفہ میں یہ حکم ان الفاظ میں بیان ہوا ہے "... حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود الخ

راوی کہتے ہیں میں نے دو رسیاں لیں۔ ان میں کی ایک سفید تھی اور دوسری کالی۔ پس میں انھیں دیکھ لیا کرتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "اس سے "مراد" رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نور"۔ چنانچہ مروی ہے، آپ نے فرمایا قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ذالک بیاض النہار من سواد اللیل (ترمذی، مترجم جلد ۲ باب تفسیر القرآن ص ۳۴۶)۔ پس ثابت ہوا کہ

(مسلسل)

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام، مُبیّنِ کلام اللہ، مراد اللہ، معصوم عن الخطا نے اس جگہ مقیّد کر کے فرمایا کہ آیت یھدی اللّٰہ لنورہٖ من یشاء میں لفظ مَن عام ہونے کے باوجود اس سے "مراد" برادرم سید خوندمیر کی خاص ذات ہے۔

(۴) اس موقع پر بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیق ولایتؓ نے امامنا حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ عصر اور مغرب کے درمیان، قرآن کا بیان سننے کے وقت آج میں نے دیکھا کہ انڈے کے برابر نور کا ایک قطعہ آسمان سے نیچے آکر میرا لباس بنا اور پہلو میں غائب ہوگیا۔ پس حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو خلافت کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ یہ خلعت کا جامہ حق تعالیٰ کی درگاہ سے پائے ہو۔ (مطلع الولایت)۔

فصل (۴)

اپنی دیرینہ آرزو دیدارِ الٰہی کے مقصود حاصل ہو جانے پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا اپنے مرشد حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں ہی رہ جانے کا ارادہ۔ اجازت مل جانے پر ملک برخوردارؓ کا ان کو واپس لے جانے کے واقعہ کا بیان۔

حضرت مہدی موعودؑ سے پہلی ملاقات اور دیدارِ الٰہی کا حصول

حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ابی وامی فداہ) سے پہلی ملاقات میں آپ کی نظر پڑتے ہی حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو جب دیدارِ الٰہی ہوا اور کئی مکاشفات رونما ہوئے اور حضرت مہدیٔ موعودؑ کی زبان مبارک سے اپنے حق میں کئی بشارتیں سُن لیں تو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اسی وقت سے اپنے مرشدِ حضرت

(بقیہ حاشیہ) مراد کا بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اطلاع، خبر اور علم پر مبنی ہوتا ہے۔ خلیفۃ اللہ اور معصوم عن الخطا جب ایسی مراد بیان کرتے ہیں تو ہر مسلم و مصدق کے لئے لائق اذعان ہوتی ہے۔ در آں حالیکہ قاعدۂ علمیہ بھی اس کی تائید کرتا ہو۔ فَہِمَ من فہِم و من لم یفہم فھُو فی الخسارۃ ۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

مہدئ موعود علیہ السلام کی صحبتِ اقدس میں دوسرے مہاجرین وصحابہ کے ساتھ رہ جانے کا ارادہ کرلیا لیکن حضرت امام علیہ السلام نے اجازت دے کر ارشاد فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیر اب جاؤ تم جہاں کہیں ہو بندہ ہی کے نزدیک ہو۔ تم کو خدائے تعالیٰ اپنے مقصود کے لئے خود لائے گا اور اپنے دین کو خود روشن کرے گا"۔ ملک برخوردارؓ، حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم سے گھر واپس لائے۔ مگر بندگی میاںؓ پر اس وقت بھی جذب کی حالت طاری تھی۔ آپ کو اس عالم کی کوئی خبر نہیں تھی، گھر کو واپسی کے بعد بھی آپ مستغرق بحق تھے۔ پہلے کی طرح نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے۔ نہ کسی سے کوئی بات کرتے تھے۔ جب آپ کو ہوش آتا اور خود کو اپنے گھر میں پاتے تو اسی حال میں حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس چلے جاتے تھے۔ لوگ آپ کو پھر گھر پہنچایا کرتے۔ ملک برخوردارؓ کو حیرت اس بات پر تھی کہ اس وقت سینکڑوں مہاجرین اور صحابہ حضرت مہدئ موعود علیہ السلام کے حضورِ اقدس میں موجود ہیں لیکن کسی کی بھی ایسی حالت وکیفیت نہیں ہے جیسی کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ہوچلی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر خاندان باڑی وال کے تمام امراء، بندگی میاںؓ کی صفاتِ حمیدہ کے معتقد ہوگئے۔ قبیلہ باڑی وال کے لوگ جو اپنے زمانہ کے عُقلا اور صائب الرائے تھے اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق میاں سید خوندمیرؓ کی نسبت نیک رائے رکھنے لگے اور جب انھوں نے میاں سید خوندمیرؓ کا نہایت شوق کے ساتھ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کے مرید ہونے کا واقعہ سنا تو باڑی وال قبیلہ کے چھوٹے اور بڑے تمام افراد حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوگئے۔ ان کے حق میں امام آخر الزماں حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں بہت ہیں۔ اختصار کے ساتھ یہاں صرف اتنا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امامناؑ نے تمام باڑی والوں کے حق میں فرمایا کہ "یہ لوگ انبرت بیل ہیں" یعنے آب حیات والا درخت ہیں۔ اس سے مراد ایمان والا ایک بڑا قبیلہ مراد ہے۔ اس قبیلہ کے بزرگ شخص ملک یعقوب کے ساتے فرزندوں میں سے اس وقت ملک نصیر الدین مبارز الملک ہی ایک فرزند زندہ اور موجود تھے جو نہروالہ میں دو ہزار گھوڑوں کی منصب وزارت پر فائز تھے۔ پیراں پٹن المعروف بہ نہروالہ ان کی خاص جاگیر تھی۔

ملک مبارز الملک کو جب یہ معلوم ہوگیا کہ میاں سید خوندمیرؓ حضرت مہدی موعودؑ کے

Goto Main List

مرید ہوگئے ہیں اور وہ حضرت مہدی موعودؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد سے عام طور پر جذبۂ حق میں مستغرق رہنے لگے ہیں اور بار بار حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت اقدس میں چلے جایا کرتے ہیں تو امامنا علیہ السلام کے لئے پٹن سے اخراج کا شاہی فرمان خود مبارز الملک لئے ہوئے اور اپنی آستین میں چھپائے ہوئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش ہوئے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے شاہی فرمان دکھانے سے پہلے ہی مبارز الملک سے مخاطب ہوکر فرمایا مبارز الملک! تم نے کیوں جلدی کی، کہ ہمارے اخراج کی بدنامی اپنے سر لے لی۔ ہمارے مالک کا حکم خود ہمیں مل چکا تھا کہ "ائے سید محمد! اب تم اس جگہ سے آگے روانہ ہوجاؤ"۔

چنانچہ امامنا علیہ السلام نے پیراں پٹن سے بڑلی کی طرف ہجرت فرمائی۔

تیسرا باب

بحکمِ خدا تعالیٰ حضرت مہدی موعودؑ کی پٹن سے بڑلی کو روانگی۔ دعوئ موکّدہ کے اظہار کے عین موقعہ پر صدیقِ ولایتؓ کے بڑلی پہنچ جانے، بڑلی سے خراسان کے سفر اور فرہ میں نزولِ اجلال فرمانے تک کے واقعات کے بیان میں۔

فصل (۱)

حضرت مہدی موعودؑ کا "دعوئ موکّدہ" کو ظاہر کرنا اور حاضرین میں سب سے پہلے حضرت صدیقِ ولایتؓ کا آمنّا وصدّقنا کہنا۔

بڑلی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری، کثیر اجتماع میں بحکمِ الٰہی "دعوئ موکّدہ" کا اظہار، پٹن سے صدیقِ ولایتؓ کا اچانک بڑلی پہنچ جانا اور سب سے پہلے آمنّا وصدّقنا کہنا۔

پٹن سے ملک مبارز الملک کے ذریعہ بادشاہ کی جانب سے جاری کردہ فرمانِ اخراج کے وصول ہونے سے پہلے ہی حضرت مہدی موعودؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم مل چکا تھا۔ چنانچہ مبارز الملک سے اپنے منشاء ہجرت کو ظاہر کرنے کے دو تین دن کے بعد آپؑ نے پٹن سے روانہ ہوکر تین کوس یعنی چھ میل (یا بقولے

ساڑھے چار میل) کا فاصلہ طے کرنے کے بعد، پیر کا دن تھا کہ بڑلی تشریف لاکر نزولِ اجلال فرمایا اس وقت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی عمرِ مبارک اٹھاونؐ سال اور ۹۰۵ھ ہجری تھا۔ بڑلی تشریف لائے ہوئے پندرہ روز گزرے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام "سفر کی حالت" میں فرض کی دو رکعتیں جو قصر کے طور پر ادا فرماتے رہے تھے اب مقیم ہونے کی نیت کر لینے کے سبب چہارگانی نماز ادا فرمانے لگے۔

امامنا علیہ السلام اور سفر میں نمازِ قصر کی ادائی

پندرہ روز کے بعد جبکہ پیر کا روز اور ضحیٰ (صبح تقریباً ۱۰ بجے) کا وقت تھا، اپنی قیام گاہ کے قریب کھرنی کے جھاڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت تمام اصحاب جن میں علماء فضلاء، صالحین اور صاحبانِ دانش جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی آپ کے اطراف بیٹھے ہوئے تھے امامنا علیہ السلام نے حاضرین سے تخاطب فرمایا جس کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے:

اِدھر پیراں پٹن میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ بھی جو مبارز الملک کی طرف سے چھ مہینے سے اُن کے اپنے مکان کے بالاخانہ پر محض ان کے اس ناروا خوف سے نظربند کر دیئے گئے تھے کہ کہیں میاں سید خوندمیرؓ ترکِ علائق کر کے اپنے گھر، عزیز و اقرباء کو چھوڑ کر حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے مہاجرین و فقراء میں شریک ہو کر انہی کے ساتھ رہنے نہ لگ جائیں۔ مگر اس عرصہ میں بڑھتے ہوئے اشتیاق پر قابو کھو دینے کے باعث بندگی میاں سید خوندمیر رسیّوں کی مدد سے بالآخر بالاخانہ سے اُترنے میں کامیاب ہوئے اور لوگوں سے دریافت کر کے بڑلی کی راہ لی اور تیز تیز روانہ ہوگئے۔

حضرت امام البرّ والبحور خلیفۃ اللہ، مہدی مراد اللہ خاتمِ ولایتِ مقیدۂ محمدیہ صلعم بڑلی میں کھرنی کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ حاضرین کا ایک کثیر مجمع تھا کہ اتنے میں وہاں موجود اصحاب کرام میں سے کسی ایک صحابیؓ نے عرض کیا، میراں جی، وہ دیکھئے میاں سید خوندمیر آرہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام یہ سنتے ہی اُدھر متوجہ ہوگئے۔ بہت خوش ہوئے۔ قریب آنے پر چند قدم آگے بڑھ کر آپؓ کو اپنے گلے لگا لیا۔ پھر فرمایا "برادرم سید خوندمیر آؤ آؤ تمہارے آنے سے بڑی خوشی ہوئی، بہت ہی اچھے وقت آنا ہوا، خدائے تعالیٰ یوں اپنا مقصود پورا کراتا ہے"۔ اپنے قریب لے کر فرمایا "برادرم سید خوندمیر! تمہاری ذات "سلطانِ نصیر" ہے۔ تم ولایتِ مصطفےٰؐ صلعم کے ناصر ہو۔ حضرت محمد مصطفےٰ ؐ

Goto Main List

نے خدائے تعالیٰ سے اپنی ولایت کی نصرت (اور مدد) کے لئے ناصر مانگا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا[1] (میرے لئے اپنی طرف سے سلطانِ نصیر مقرر کر دیجئے)۔ اس سے مراد تمہاری ذات ہے۔ پھر تمام حاضرین کو مخاطب کر کے امامِ آخر الزّماں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمانے لگے: "جذبہ کے دن سے، کہ اب تک اٹھارہ سال کی مدت گزری ہے کسی واسطہ کے بغیر حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا رہا ہے کہ اے سید محمد! تو مہدی موعود ہے[2]، مہدیت کا دعویٰ ظاہر کر۔ بندہ نے کئی عذر پیش کئے اور ضبط سے کام لے کر باری تعالیٰ کی جناب میں نہایت انکساری سے عرض کیا کہ "اے بار خدا تو جس کسی اور کو چاہے اس بارِ گراں سے سرفراز فرمادے"۔ پھر حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "میں یہ بات الہام یا خواب یا خواب اور بیداری کے درمیان پیش آنے والی کسی کیفیت کی بنا پر نہیں کہتا ہوں بلکہ محض خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں مجھ کو کئی سال[3] سے یہ فرمان ہو رہا ہے کہ "تو مہدی موعود ہے، اس امر کا اظہار کر"۔ پھر حضورؑ نے فرمایا اب تو حق تعالیٰ کی طرف سے ازروئے عِتاب، خطاب ہوا ہے کہ اے سید محمد! جا خلق میں اظہار کر اور خلق کو میری طرف بُلا۔ کیا تو خلق سے ڈرتا ہے اور مجھ سے نہیں ڈرتا"۔ پھر حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے لئے سوائے بندگی کے کوئی چارہ نہیں اور سوائے گردن جھکانے کے کوئی تدبیر نہیں۔ پھر فرمایا، بندہ کو اس وقت صحت حاصل ہے، کوئی مرض نہیں ہے، عقل ہے دیوانگی نہیں ہے، استغنا حاصل ہے محتاجی نہیں ہے، ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے ۔۔۔ پھر آپؑ نے قرآن مجید کی بعض آیات تلاوت فرمائیں۔ اور ان کا "بیان" فرمایا اور اٹھارہ آیتوں (یا اس سے زیادہ) کے تعلق سے ارشاد فرمایا کہ بعضے ذاتِ مہدی کے حق میں اور بعضے گروہ حمیدہ صفاتِ مہدی کے حق میں ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا جو کچھ معانیِ قرآن میری زبان سے نکلتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی تعلیم سے ہیں۔ اگر بندہ خلوت میں بیٹھ کر قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا ہوگا۔ نیز فرمایا کہ حکمِ خدا ہے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" تیرے حق میں ہے۔ تجھے ولایتِ خاص

---

[1] الاسراء ۸۰۔ [2] شواہد الولایت بابؒ، دفتر اول رکن دوم باب۲۔ [3] فقیر سید محمد عفی عنہ۔

Goto Main List

محمدی کا ہم نے وارث کیا ہے اور محمدؐ کی اتباعِ تام تجھے ہم نے عطا کردی ہے اور پھر فرمان ہو رہا ہے کہ اولین و آخرین کا علم اور معانیٔ قرآن کا علم، تجھے میں نے دے دیا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے حوالے کی ہے اور دینِ محمدی کا میں نے تجھے ناصر بنایا ہے ۔ جا اور دعوت کر۔ جو شخص تجھے قبول کرے مومن ہوگا اور جو تیرا انکار کرے کافر ہوگا"۔ ان باتوں کو بیان کرنے کے بعد حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام نے "دعویٰ موکدہ" کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا" سید محمد ابنِ سید عبداللہ کی مہدیت کا انکار کفر ہے۔ پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اپنا پوستِ مبارک پکڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے۔ آپ نے فرمایا انا المھدی الموعود خلیفۃ اللہ فانا تابع محمد رسول اللہ من اتبعنی فھو مومن و من انکر بذاتی فقد کفر (یعنی میں ہی مہدیٔ موعودؑ ہوں (یعنے جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا) اللہ کا خلیفہ ہوں۔ میں محمد رسول اللہ صلعم کا تابعِ تام ہوں۔ جس شخص نے میری اتباع کی پس وہی مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا پس وہ کافر ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا مہدی کا انکار محمدؐ رسول اللہ کا انکار ہے اور محمدؐ رسول اللہ کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خداؑ کا انکار ہے"۔ اس طرح جب حضرت امام آخرالزماں خلیفۃ الرحماں، میراں سید محمد جونپوری علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمانِ الٰہی کے تحت اپنے مہدیٔ موعود ہونے کا دعویٰ خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے مجمعِ کثیر میں ظاہر فرمادیا تو پہلے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور پھر آپ کے ساتھ ہی دوسرے تمام مہاجرین کرام، صحابۂ عظامؓ و صاحبانِ دانش نے کسی تامل کے بغیر بلند آواز سے آمنّا و صدّقنا کہا"۔ حاضرین کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔

> حضرت مہدی موعودؑ کے اس دعویٰ مہدیت میں انکار کرنے والے کے حق میں کفر کی تہدید کا شامل ہونا، حضرت محمدؐ رسول اللہ کے دعویٰ رسالت کے عین مطابقت میں ہے

یاد رکھنے کے قابل بات یہاں یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بڑلی کے اس دعویٰ موکدہ میں جس میں آپ نے اپنی اتباع کرنے والے ہی کے لئے ایمان کا حکم اور انکار کرنے والے کے لئے کافر کا حکم بیان فرمایا ہے۔ یہ کوئی نیا طریقہ دعوت اور باعثِ حیرت امرِ قبولیت نہیں ہے۔ دعوی کی "قبولیت کی دعوت" دینے کے

Goto Main List

باوجود اگر کوئی قبول نہ کرے اور اس کا انکار کرے تو اس کے حق میں "تہدید" کا اظہار خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کے سلسلہ میں دی گئی" "تہدید" کے عین مطابق ہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے اپنی رسالت کی شہادت نہ دینے والے کے بارے میں بھی اسی طرح پوری پوری وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ رسالت کی شہادت اور گواہی نہ دینے والا "جہنمی" بن جائے گا یا دوزخ کی آگ اس کو کھالے گی۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

من لا یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانّی رسول اللہ

فیدخل النّار او تطعمہ۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ثانی)

یعنی جو شخص اس بات کی گواہی نہ دے گا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا یا دوزخ کی آگ اس کو کھا جائے گی۔

حضرت رسول اکرم صلعم کی بیان کردہ "تہدید" بالا عام کفّار کے تعلق سے تھی۔ پھر خصوصاً یہودی اور عیسائی اقوام کے تعلق سے بھی حضرت رسول اللہ صلعم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی یہودی اور عیسائی بھی اگر میری (رسول اللہ صلعم کی) رسالت پر ایمان نہ لائے اور ویسا ہی مر جائے تو وہ دوزخی ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والّذی

نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھٰذہ الامّۃ

یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی

ارسلت بہ الّا کان من اصحاب النّار۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ ۔۔۔ کتاب الایمان جلد اول ۔)

یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میرے مبعوث ہونے کو اس اُمت سے جو سنا خواہ وہ یہودی ہو کہ عیسائی پھر اس حالت میں مرے کہ ایمان نہیں لایا اس چیز پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں تو پھر وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ یعنی اس کا اہلِ کتاب ہونا اس کو دوزخ سے بچا نہیں سکے گا۔

Goto Main List

واضح ہو کہ "مہدیت" کے منکر کے حق میں تعمیماً و اجمالاً بطورِ تہدید "کفر" کا یہ حکم خود خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (ابی و امی فداہ) نے دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے مَنْ انکر المھدی فقد کفر[1] یعنے جس نے مہدی کا انکار کیا پس وہ کافر ہے۔

خدائے تعالیٰ کے انبیاء، اور رُسُل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی یہ سنّت رہی ہے کہ بندگانِ خدا کے پاس جب وہ خدائے تعالیٰ کے احکام اور اپنے خدائی منصب کی قبولیت کی دعوت دیتے تو وہ اپنے قبول کرنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جانے والے انعام واکرام کی بشارتیں سناتے اور انکار کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کا خوف دلاتے، ڈراتے، اُس کی بیان کردہ تہدید سے واقف کراتے۔ بہرحال ہر حکم وہ بلا کم و کاست سنا دیتے تاکہ حکمِ الٰہی کو قبول کرنے میں انھیں معمولی تأمّل بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ اور مہدی مراد اللہ علیہما السلام یعنی ہر دو خاتمین کی جانب سے "رسالت" و "مہدیت" کے دعوت کے انکار کرنے والوں کے تعلق سے "تہدید" ہر دو[2] کے دعوؤں کے ساتھ تقریباً یکساں انداز میں موجود ہے۔ یعنی صرف خاتم ولایتِ مقیدہ محمدیہ حضرت امام آخر الزماں مہدی موعود علیہ السلام کے مؤکّد دعویٰ مہدیت کے منکر کے لئے یہ تہدید اور حکمِ کفر نہیں سنایا گیا ہے بلکہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے شہادت نہ دینے والے اور منکرِ رسالت کے حق میں بھی ایسی ہی تہدید بصورتِ عذابِ دوزخ سنائی گئی ہے۔ پس حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا بڑلی کا یہ دعوئے مہدیت کہ "جس نے میری اتباع کی وہ مؤمن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا وہ کافر ہوا"۔ بدیں تفصیل "دعویٰ مؤکدہ" کہلایا۔ یعنے یہ ایسا "دعویٰ مہدیت" ہے جو "تاکیدی حکم" والا ہے

الحاصل امامِ آخر الزّماں حضرت سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ۹۰۵ھ میں اس تاکیدی اور تہدیدی دعویٰ مہدیتِ موعودہ کو سنتے ہی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رض سب سے پہلے اور آپ کے ساتھ تمام مہاجرین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک

---

[1] نور الدین احمد بن محمود بخاری نے "ہدایۃ الکلام" میں روایت کی ہے۔ المھدی الموعود ص ۲۲۴ - ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

زبان و بالاجماع آمنا وصدقنا کہا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے "دعویٰ موکدہ" کو قبول کر کے صدیقین اور صالحین کے زمرہ میں شمار کئے گئے۔ حضرت صدیق ولایتؓ کی عمر اس وقت اُنیس ۱۹ سال تھی۔

"دعویٰ موکدہ" کے اظہار کے بعد ہی بعض سلاطین، حکام، امراء اور علماء کے نام، تحقیق کرنے، اگر حق ہو تو قبول کرنے ورنہ خود کو قتل کر دینے کی ہدایت کے ساتھ حضور مہدی موعودؑ نے خطوط روانہ فرمائے

علماء، فضلاء، اور صاحبانِ عقل و دانش کے کثیر مجمع کے سامنے بڑلی میں دعویٰ موکدہ کے اظہار اور سب کے سب اس کو قبول کر لینے کے بعد ہی امام آخر الزماں خلیفۃ الرحمان حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات کے علاوہ دوسرے حاکموں کے نام "دعویٰ مہدیت" کے خطوط بھی لکھے (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی عبارت اور ایک ہی مضمون والا عمومی نوعیت کا دعوتی خط حکام، امراء، علماء اور سلطان سبھی افراد کے نام علٰحدہ علٰحدہ طریقہ پر روانہ فرمایا گیا ہے۔ ۱۲ طابع) اس دعوتی خط اور واجب الاذعان فرمان کا مضمون حضرت میاں شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے "مولودِ امامنا" میں یوں درج کیا ہے:-

"واضح باد مرا تمام صحواست، سکر نیست، بندہ را صحت است زحمت نیست، بندہ را عقل تمام است ہیچ فوت نہ شدہ وخدائے تعالیٰ روزی میرساند تمام فقر ہم نیست وبندہ اہل وعیال می دارد مفرو ہم نیست مع ذالک بفرمانِ خدائے تعالیٰ دعویٰ مہدیت اظہار کردیم وبرآں شاہد کلام اللہ واتباعِ محمد رسول اللہ آوردیم تا شمارا باید کہ تفحص کنید وگرنہ بہ ہر دو جہاں حاکماں سیاہ روئے گردند چراکہ بندہ برحق باشد روئے بہ اطاعت آرید اگرچہ برحق نباشد تفہیم کنید واگر تفہیم نہ شوم بقتل رسانید تا معلوم باد

"واضح ہو کہ مجھ کو تمام تر ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے بندہ کو صحت ہے کوئی تکلیف نہیں ہے بندہ کو کامل عقل ہے کچھ کمی نہیں ہوئی ہے اور خدائے تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے بہت فقر بھی نہیں بندہ بیوی بچے رکھتا ہے، تنہا نہیں ایسے حال میں ہم نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اور اس دعویٰ پر گواہ کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ لائے ہیں تم کو چاہیئے کہ تحقیق کرو ورنہ دونوں جہاں میں حاکموں کا منہ سیاہ ہوگا کیونکہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو اگر حق پر نہیں ہے تو تفہیم کرو، اگر میں تفہیم کو نہ مانوں تو قتل کرو معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤنگا اپنی حقیقت پر دعوت کرونگا اور اللہ کی مخلوق کی

ہر جاکہ خواہم رفت بر حقیقتِ خود دعوت خواہم کرد و خلق را راہ نمایم و یا بہ مدعائے علمائے ظاہری گمراہ خواہم ساخت۔" ——— رہبری و رہنمائی کروں گا اور یا علمائے ظاہری کے مدعا کے مطابق گمراہ کروں گا۔"

("مولود امامنا" قلمی ص ۸۳)

اور حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ نے "مطلع الولایت"[1] میں اس طرح نقل فرمایا ہے:

" بندہ سید محمد بفرمان خدائے تعالیٰ دعویٰ مہدیت کردہ ام درحالتے کہ تمام عقل برجا و صحواست نہ غلبۂ سکر وسہو ومن کل الوجوہ صحت داریم نہ اثر زحمت وانچہ روزی ما است خدائے تعالیٰ با اہل وعیال ما می رساند چیزی اضطرار فقر واضطرابِ زوجیت ہم نیست مع ذالک بامر اللہ تعالیٰ می گویم کہ ایں ذات مہدی موعود آخر الزمان است و بریں مدعا اتباع کلام اللہ و پیروی محمد رسول اللہ ہر دو شاہد اند پس بر ہر یکے یعنے از سلاطین و امرا، و خوانین و وزرا، و اغنیار، وفقرار، وعلمار، وصلحار، و بر ہر اجناس خلائق لازم است کہ آنرا تفحص و تحقیق کردہ روی بہ تصدیق آورند و اگر بندہ را دروغی و مفتری علی اللہ پنداشتہ انکار نمایند تاہم لازم است کہ کذب بر ما ثبوت کردہ ما را بالقتل رسانند وگرنہ ہر جاکہ بروم خلق را بر مدعاءِ خود دعوت خواہم کرد و گمراہ ساختن آں و ضرر و وبال آں ہم بر گردنِ ایشاں عاید است تا حاکمان زماں را ناچار است کہ یکے ازیں دو کار اختیار نمایند و اگرنہ بہر دو وجہ در ہر دو جہاں سیاہ روی خواہد شد۔"

("مطلع الولایت")

یعنی بندہ (سید محمدؑ) نے خداتعالےٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ کیا ہے ایسی حالت میں کہ عقل بالکل درست ہے اور ہشیاری ہے بے ہوشی اور سہو کا غلبہ نہیں ہے، ہر لحاظ سے صحت رکھتا ہوں کسی تکلیف کا اثر نہیں ہے، ہمارے اہل وعیال کے ساتھ ہمارا جو کچھ رزق ہے خدائے تعالیٰ

---

[1] مطلع الولایت مطبوعہ ص ۹۱

Goto Main List

پہنچاتا ہے۔ فاقہ کی حالت میں اضطرار نہیں ہے اور زوجیت کی بھی بے قراری نہیں۔ ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں کہ یہ ذات مہدی موعود آخر الزماں ہے اور اس مدّعا پر، کلام اللہ کی اتباع اور محمد رسول اللہ کی پیروی، ہر دو گواہ ہیں۔ پس ہر ایک پر یعنے بادشاہوں، امیروں، خان صاحبوں، وزیروں مالداروں، فقیروں، عالموں، صالحوں اور ہر ایک جنس کی مخلوق پر لازم ہے کہ تحقیق اور تفتیش کر کے تصدیق کرلیں۔ اگر بندہ کو جھوٹا اور خدا پر بہتان لینے والا سمجھ کر انکار کریں تب بھی ان پر لازم ہے کہ ہمارا جھوٹ ثابت کرکے ہم کو قتل کردیں۔ ورنہ ہم جہاں کہیں جائیں گے خلق کو اپنے مدعا کی طرف دعوت دیں گے۔ ایسی صورت میں ان کے گمراہ ہونے کا ضرر اور وبال بھی انہی کی گردن پر عاید ہوگا۔ پس حاکمانِ زمان پر ضروری ہے کہ ان دونوں کاموں میں سے ایک کو اختیار کریں ورنہ دونوں جہان میں روسیاہی ہوگی۔"

پس حضرت میراں علیہ السلام خطوط کے جوابات کا انتظار فرماتے رہے۔ ساڑھے چار مہینے بڑلی میں اور قیام رہا۔ دوسرے بادشاہ، حاکموں اور علماء نے تو سکوت اختیار کرلیا مگر سلطان محمود نے اس خط کو ملّا معین الدین کے پاس بھیج دیا۔ یوں بھی پیراں پٹن میں اس دعویٰ مہدیت کی پوری شہرت ہوگئی تھی کہ میراں سید محمدؑ نے بفرمانِ خدا دعویٰ مہدیت فرمایا ہے۔ علماءِ شہر جو آپ کے دعویٰ سے واقف ہوگئے تھے تصدیق کے بارے میں ان میں دو جماعتیں ہوگئی تھیں۔ ایک جماعت اطاعت کرنے والوں کی اور دوسری جماعت سرکشی اور عداوت کرنے والوں کی۔ حسبِ فرمانِ خدائے تعالیٰ هُوَ الَّذِی خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ (التغابن ع۱) یعنی اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے مگر تم میں کافر ہیں اور تم میں مومن بھی ہیں۔" دعویٰ مؤکدہ کے بعد کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ لوگ کفر پر اڑے رہے۔

امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ابی وامی فداہٗ) نے امراء، بادشاہوں اور مشائخین کے پاس اپنے فرامین اور خطوط کے ذریعہ مہدیت کے "دعویٰ موکدہ" کو قبول کرنے کی تفہیم و تلقین جس مخلصانہ انداز میں فرمائی اُس کی بنیادی ضرورت اس لئے تھی کہ حضرت رسالتمآب صلعم (ابی وامی فداہٗ) کا یہ فرمان تھا کہ جب مہدی ظاہر ہو اور وہ اپنی مہدیت پیش کرے اور تم سُن لو تو اس کی صحبت میں جاؤ اور تمام مسلمان اس کی بیعت کرلیں۔ چنانچہ ثوبانؓ سے مروی ہے:

Goto Main List

ثُمَّ یَجِیْئُ خلیفۃ اللّٰہ المھدی فاذا سمعتم بہٖ فاتوہ فبایعوہُ ولو حبواً علی الثلج فانہ خلیفۃ اللّٰہ المھدی۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد)۔

یعنی پھر اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا۔ جب تم مہدی کے ظہور کی خبر سُن لو تو اُس کی صحبت میں پہنچ جاؤ اور اس سے بیعت کرو اگرچہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

یہی نہیں بلکہ حضرت رسالتمآب صلعم نے "مہدیؑ" کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور مہدی کی نافرمانی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا تھا۔ چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا:۔

فمن اطاعہ فقد اطاع اللّٰہ ومن عصاہ فقد عصی اللّٰہ۔

یعنی جس شخص نے اس (مہدی) کی اطاعت کی تو بس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس (مہدی) کی نافرمانی کی تو بس اس نے خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

اس کے علاوہ حضرت رسالتمآب صلعم نے کسی بھی شخص کے لئے اُس کے ایمان کا انحصار مہدی پر اُس کے ایمان لانے پر رکھا اور اس (مہدی) کے ساتھ کفر کرنے کو خود اپنے ساتھ کفر کرنا قرار دیا تھا۔ چنانچہ مروی ہے:

من اٰمن بہ فقد اٰمن بی ومن کفر بہٖ فقد کفر بی۔[1]

یعنے جو شخص مہدی پر ایمان لایا بتحقیق وہ مجھ پر ایمان لایا اور جس نے اس (مہدی) کے ساتھ کفر کیا بالتحقیق میرے ساتھ کفر کیا۔

ان سب احکام کی اہمیت بجائے خود مسلّم اس لئے ہوئی کہ "مہدی موعود" کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلعم نے امتِ مسلمہ کو مہدی کا اپنے سے "ہمسر" ہونا معلوم کرانے کے لئے یہ بات بتادی تھی کہ

المھدی منّی یقفوا اثری ولا یخطی۔

یعنے مہدی مجھ سے ہے، قدم بہ قدم میری پیروی کرے گا اور خطا نہیں کرے گا۔

---

[1] بحوالہ شرح مقاصد، مشارق الانوار، ملفوظات، فوائد الاخبار۔ ۱۲ فقیر سید محمد غوثؔ۔

Goto Main List

الحاصل مذکورہ بالا احکام ہی سے ثابت ہے کہ (۱) مہدی کی بعثت "ضروریاتِ دین" سے ہے۔ (۲) مہدیؑ پر ایمان لانا اور اس سے "بیعت" کرنا فرض ہے۔ (۳) مہدی کا انکار دراصل رسول اللہ صلعم کا اور خدا کا انکار ہے۔

بحکمِ الٰہی بڑلی سے خراسان کی طرف امامنا مہدی علیہ السلام کی ہجرت
آپ نے جالور و جیسلمیر کے بعد ناگور میں آیت "فالذین ھاجروا"
کی تلاوت کے بعد "قاتلوا وقتلوا" کی بشارت سنائی

بڑلی میں[1] "دعویٰ موکدہ" کے اظہار، حاکموں وغیرہ کے نام دعوتی خطوط کی روانگی اور چار مہینوں سے زیادہ عرصہ تک جوابات کے انتظار، نیز علمائِ پٹن کے مباحثہ کرنے کے بعد جن کی تفصیل امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی کتبِ سیرت میں درج ہے آپ صلعم نے بحکمِ الٰہی بڑلی سے خراسان کی طرف ہجرت فرمائی۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ بھی یہیں[2] سے آپ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ روایت ہے کہ جب امام آخرالزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑلی سے ہجرت فرما کر آگے روانہ ہوئے اور ملکِ سندھ کی جانب روانہ ہو کر جب جالور پہنچے تو جالور کے لوگ، حاکم جالور زبدۃ الملک ملک عثمان بخاری کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہوئے اور معتقد و فریفتہ ہو گئے۔

امامنا علیہ السلام نے شہر جالور سے ناگور اور ناگور[3] سے جیسلمیر ہجرت فرمائی۔

ناگور میں حضرت امام علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت شریفہ فالذین[4] ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا (یعنے جن لوگوں نے وطن سے ہجرت کی اور ان لوگوں کا اپنے گھروں سے اخراج کیا گیا اور میرے راستہ میں وہ اذیت پہنچائے گئے اور انھوں نے قتل کیا اور وہ (خود بھی) قتل کئے گئے) کی آیت شریفہ، اپنی ذات کی مہدیت کی دلیل کے طور پر اس طرح تلاوت فرمائی "فالذین ھاجروا شد (یعنے جن لوگوں نے وطن سے ہجرت کی، ہو چکا)۔ واخرجوا من دیارھم شد (یعنی ان لوگوں کا اپنے گھروں سے اخراج کیا گیا ہو چکا) واوذوا فی سبیلی

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ رکن دوم باب پنجم مطبوعہ جلد دوم ص۹۵ [2] شواہد الولایت۔

[3] ایک دوسری روایت میں جالور سے جیسلمیر اور جیسلمیر سے ناگور تشریف لے جانا بیان ہوا ہے۔

[4] آل عمران آیت ۱۹۵ - شواہد الولایت مطبوعہ ص۱۹۲ - ۱۲ فقیر سید محمد عفواللہ۔

Goto Main List

شد (اور میرے راستہ میں وہ اذیت پہنچائے گئے، ہوچکا) و قاتلوا و قتلوا ماندہ است ماشاء اللہ خواہد شد (یعنی انھوں نے قتل کیا اور (خود) قتل کئے گئے، باقی رہ گیا ہے، جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہوگا")۔

امامنا علیہ السلام نے اس طرح اپنی ذات کی باقی رہی ہوئی چوتھی صفتِ قاتلوا و قتلوا کے متعلق "جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہوگا" کی "بشارت" مہاجرینؓ اور صحابہؓ کو سنائی مگر اس اجمال کی آپ نے اس موقعہ پر صراحت نہیں فرمائی کہ آپ کی ذات کی یہ صفت آئندہ کس کی ذات سے پوری ہوگی؟ امامنا علیہ السلام کے اس فرمان اور بشارت کو تمام صحابہؓ نے سنا مگر ابہام کی وجہ ہر ایک کو اس بات کی جستجو رہی کہ اس کی تکمیل کس سے ہونے والی ہے؟ (اس بات کی وضاحت کہ امام آخرالزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چوتھی صفت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ جیسے اللہ کے عاشق کا تعین فرماکر اپنی ذات کا بدل ہونا، بیان فرمایا آگے آرہی ہے۔)

امام آخرالزماں حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہجرت فرماتے ہوئے نصرپور پہنچے، کچھ دنوں کے بعد گجرات سے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ و میاں عبدالحمیدؓ و میاں شیخ کبیرؓ کی بی بیوں (ازواج) کے خطوط ملے کہ للہ ہم کو بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں لے جایئے اور قدم بوسی سے مشرف کرایئے ورنہ قیامت کے روز ہم آپ کے دامن گیر ہوجائیں گی۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو آپؑ نے ان اصحاب کو گجرات جانے کا حکم دیا۔ عرض کیا گیا کہ ہم نے عورتوں کا حق اُن کے اپنے ہاتھ دے دیا ہے۔ اب ہمیں جانے کی ضرورت نہیں مگر حضرت میراں علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور طالبانِ خدا کو لاؤ"۔ ایک دوسری روایت ایسی بیان کی گئی ہے کہ بندگی میاں شاہ نعمت مقراضِ بدعتؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گجرات جانے کی اجازت چاہی اور عرض کیا کہ "اس بندہ کی گردن پر بیوی اور بچوں کا حق ہے۔ میراں جی اگر اجازت عطا فرمائیں تو ان کو بھی خدمتِ والا میں لالیتا ہوں" امامنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا 'ہاں جاؤ اور لالو"۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہِ نعمتؓ کو گجرات جانے کی اجازت

مرحمت فرمائی، اسی وقت آپ نے میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سے فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیرؓ تم بھی گجرات جاؤ۔" صدیق ولایتؓ نے عرض کیا، بندہ کو زن و فرزند نہیں ہیں پھر کس لئے جائے؟ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "اس میں مقصود الٰہی ہے۔"

پس جب صدیق ولایتؓ، حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم کے تحت گجرات روانہ ہونے لگے تو صحابہؓ میں سے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میراں جی! میاں سید خوندمیر کو جانے نہ دیجئے کیونکہ ان کے قرابت دار صاحبانِ جاہ و حشم اور غنی لوگ ہیں ان کو واپس آنے نہیں دیں گے۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ خیر جی! بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیج رہا ہے۔ دوبارہ خدائے تعالیٰ ہی اپنے دین کو روشن کرنے کے لئے انھیں لائے گا۔ یہ واقعہ غالباً ۹۰۷ھ کا ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ کا نصر پور سے گجرات کے لئے روانہ ہونا۔

الغرض اماما حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے بموجب میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ کے ساتھ نصر پور سے گجرات کے لئے جس وقت روانہ ہو رہے تھے، حضرت میراں علیہ السلام نے صدیق ولایتؓ کے ذریعہ آپؓ کے بھائی میاں سید عطنؓ اور بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے لئے اپنی ردائے مبارک (چادریں) اور بندگی ملک حمادؓ کے لئے عمامہ مبارک اور میاں سید خانجیؓ کو جامۂ مبارک روانہ فرمایا۔ حضرت میاں سید خوندمیرؓ وغیرہ کی روانگی کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے نگر ٹھٹھہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ میاں سید خوندمیرؓ گجرات پہنچ کر پیراں پٹن میں اپنے خاندان کے ایک باغ میں اقامت گزیں ہوئے اور حضرت شاہ نعمتؓ احمد آباد کی طرف تشریف لے جاکر تاج پورہ نامی گاؤں میں احمد شہ قدن کے پاس سکونت پذیر ہوئے اور دونوں حضرات کی سکونت اپنے اپنے مقام پر تقریباً اٹھارہ اٹھارہ مہینوں تک رہی۔ منقول ہے کہ جب بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی تشریف آوری کی کیفیت آپ کے تمام خویش و اقارب کو پہنچی تو ان لوگوں نے آکر آپ کو مجبور کیا کہ اپنے مکان چلیں۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ آپ لوگوں کے لئے نہیں آیا ہے بلکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مقصودِ خدا کی تکمیل کے لئے بندہ کو یہاں بھیجا ہے۔ پس بندہ اسی لئے یہاں آیا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں

Goto Main List

آنے کی کوئی دوسری غرض نہیں ہے۔ تب سبھوں نے آپ کو مجبور کر دیا کہ مقصودِ خدا کے ظاہر ہونے اور حصولِ مقصود تک آپ مکان چلیں اور وہیں قیام رکھیں۔ صدیق ولایت رضؓ اپنے خویش واقارب کے اس اصرار کے بعد بہ مجبوریٔ تمام، خاندانی اصحاب کی خواہش کی تکمیل میں اپنے قدیم مکان کو تشریف لے گئے۔

صدیق ولایت رضؓ نے اپنے نانا مبارز الملک سے ملنا کیوں گوارا نہیں فرمایا؟ ناراضگی کے سبب کی وضاحت

اتنی طویل مدت کے قیام کے باوجود صدیق ولایت رضؓ نے اپنے نانا مبارز الملک سے ایک وقت بھی ملاقات نہیں فرمائی۔ مبارز الملک، صدیق ولایت رضؓ کو دیکھنے اور ملنے کے لئے بے چین رہا کرتے تھے۔ مگر حضرت صدیق ولایت رضؓ کو اپنے (چچیرے) نانا مبارز الملک کے اس پچھلے رویّہ کی وجہ سے جو انھوں نے امامنا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ روا رکھا تھا، سخت ناراضگی تھی۔ اس کا بنیادی سبب صرف یہ تھا کہ مبارز الملک نے پٹن سے حضرت مہدی موعودؑ کے اخراج کا بادشاہی فرمان جب امامنا کو پہنچانا چاہا تو صدیق ولایت رضؓ نے مبارز الملک سے کہا تھا کہ نانا جان! حضرت میراں علیہ السلام خود تشریف لے جانے کے لئے تیار ہیں اس لئے حضرتؑ کو بادشاہ کا فرمان دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ نے بتلایا تو بندہ کبھی آپ کا منہ نہیں دیکھے گا۔" اس بات پر آپ رضؓ ایسے قائم رہے کہ جب کبھی مبارز الملک گھر میں آتے، آپ دوسرے دروازے یا دریچہ سے باہر نکل جاتے۔ جب مبارز الملک آپ کو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتے تھے تو انھوں نے ارادہ کیا کہ میاں سید عطن رضؓ کی شادی کا آغاز کر دیا جائے تا کہ میاں سید خوندمیر رضؓ کی صورت اس دوران اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ مل جائے۔ انھیں یقین تھا کہ میاں سید خوندمیرؓ شادی کے کاموں میں ضرور شریک رہا کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی مبارز الملک نے میاں سید عطن رضؓ کی شادی کی تیاری کا آغاز کر دیا۔ شادی کے سب کام، مبارز الملک ہی انجام دے رہے تھے۔ کیونکہ صدیق ولایت رضؓ اور میاں سید عطن کے والدین کے انتقال کر جانے کے بعد میاں سید عطن کی دیکھ بھال اور ان کی دوسری ذمہ داریاں بھی اب مبارز الملک ہی پوری کر رہے تھے۔ منقول ہے کہ ایک روز مکان میں تمام عزیز واقارب جمع تھے میاں رضؓ کے سامنے وہ سارے زیورات اور ملبوسات جو میاں سید عطن رضؓ اور ان کی ہونے والی دلہن کے

Goto Main List

لئے تیار کروائے گئے تھے، پیش کئے گئے۔ میاںؓ ان کو دیکھ ہی رہے تھے کہ مبارز الملک موقع غنیمت جان کر اچانک گھر میں آگئے۔ میاںؓ نے مبارز الملک کو مکان کے صحن میں جب آتے ہوئے دیکھا تو تیزی کے ساتھ اُٹھے اور قریبی دریچہ سے باہر نکل گئے۔ مبارز الملک کی ایسی خواہش پر بھی میاںؓ نے انھیں اپنی صورت دیکھنے کا موقع نہیں دیا۔ اور نہ ان سے ملاقات گوارا فرمائی۔

فصل (۲)

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو پیام کہلوانا کہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو لانے کے لئے ہی مجھے گجرات بھجوایا ہے پھر ان سب کے فرہ (خراسان) کی طرف روانگی کے واقعات کے بیان میں۔

حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو چاپانیر تشریف لائے ہوئے اب کافی عرصہ ہوگیا تھا۔ اسی لئے بادشاہ گجرات سلطان محمود کے والہانہ، عاشقانہ اور معتقدانہ فدائیت کے باوجود آپ ہر وقت اسی سوچ و فکر میں رہتے تھے کہ کسی طرح اب وہ یہ سب کچھ ترک کرکے اماماً حضرت مہدی موعودؑ علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں پہنچ جائیں۔

چاپانیر میں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کرنے کا مختصر تذکرہ

بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کرنے کے واقعہ کی مختصر کیفیت یوں بیان کی جاتی ہے کہ جب آپ ۲۴ یا ۲۵ سال کی عمر کو پہنچے، پیراپٹن کے قیام کے دوران کسی روز آپ نے حضرت اماماً علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ مفلس آدمی کے ترکِ دنیا کرنے اور مالدار آدمی کے ترکِ دنیا کرنے میں کچھ نہ کچھ فرق ہوگا؟ دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ آپؓ نے دریافت فرمایا بلغیر کسب کئے ترک دنیا کرنے اور کاسب کے ترک دنیا کرنے میں کچھ نہ کچھ فرق ہوگا؟ اماماً نے جواب دیا، کیوں نہیں؟ بہت فرق ہے۔ جتنا مال و متاع وہ چھوڑے گا اتنا ہی زیادہ ثواب اس کو ملے گا۔ پس اس جواب کے پانے کے بعد ہی بندگی میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسب کے لئے جانے کی اجازت چاہی۔ اماماً نے جو نماز کی تیاری میں وضو فرمار ہے تھے اجازت دیتے ہوئے ارشاد

Goto Main List

فرمایا کہ "ہر جا کہ باشید با یاد خدا باشید" یعنی جس جگہ بھی تم رہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد کے ساتھ رہو۔" اجازت حاصل کر کے بندگی میراں سید محمودؓ چاپانیر روانہ ہو گئے۔ روایت ہے کہ چاپانیر پہنچنے پر پٹن کے صوبہ دار ملک یعقوب کے پوترے، ملک عثمان باڑی وال نے جو تصدیق مہدی سے مشرف ہو چکے تھے، اور سلطان محمود کے نامور امراء سے تھے۔ بندگی میراں سید محمودؓ کا خیر مقدم بہت ہی عقیدت سے کیا، ملک عثمان نے سلطان محمود سے بندگی میراں سید محمودؓ کی تشریف آوری کا تذکرہ کیا۔ سلطان محمود خوش ہوا اور اعتماد الملک اور عظمت الملک امراء کو بھیج کر حضرت ثانی مہدیؓ کو اپنے پاس بلوالیا۔ عقیدت ومحبت کے اظہار کے ساتھ دو سو سواروں کی (بروایتے چالیس ہزاری) منصب آپ کے لئے مقرر کیا۔ علاوہ ازیں بیرم گاؤں اور سانچور کی جاگیریں بھی آپ کو پیش کر دیں۔ ایک عرصہ کے بعد جب بندگی میراں سید محمودؓ کی پہلی حرم محترم بانی خوب کلانؒ رحلت فرمائیں تو ملک عثمان کی ذی عزو احترام دختر نیک اختر بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا سے بندگی میراں سید محمودؓ کا عقدِ نکاح، چاپانیر کے اسی قیام کے دوران ہوا۔ الغرض بندگی میراں سید محمودؓ چاپانیر میں جاگیر، منصب، نوکر چاکر اور بی بی موصوفہ کی خدمت گزاری کے لئے لونڈیاں رکھتے تھے مگر جیسا کہ ہم پیچھے کہہ آئے ہیں یہ سب ظاہر بین نگاہوں کے لئے تھا۔ اصل میں آپ کے دن اور راتیں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت، بے پناہ عشق اور اس کی ہمہ وقتی یاد اور استغراق بحق میں گزرتی تھیں۔ اسی دوران جب بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے اپنے ایک قاصد کے ذریعہ اپنا پیام کہلوایا کہ "حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بندہ کو صرف آپ کو لانے کے لئے گجرات بھیجا ہے۔ اگر سلطان محمود اپنی عقیدت ومحبت کی وجہ آپ کو رخصت ہونے نہیں دے رہا ہے تو مطلع فرمائیے کہ بندہ خود آ کر کسی طرح آپ کو لے چلے۔" میاںؓ کے اس پیام کے پہنچنے کے بعد بندگی میراں سید محمودؓ بہت خوش ہوئے۔ آپ نے جواب کہلوایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ سے کہو کہ وہ کچھ توقف کریں۔" چنانچہ صدیق ولایتؓ اگلی اطلاع کی اُمید پر وہیں ٹھیرے رہے اور دیکھتے دیکھتے اٹھارہ مہینے (بروایتے پندرہ مہینے) گزر گئے۔ مگر سلطان محمود، بندگی میراں سید محمودؓ کو رخصت کرنے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔

اُنہی دنوں بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو یہ خبر ملی کہ حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ، فرہ جانے

Goto Main List

کے ارادہ سے، پیران پٹن میں قیام فرما ہیں۔ اُس وقت بندگی میراں سید محمودؓ نے سلطان محمود کے منشاء مرضی اور رخصت دینے یا نہ دینے کا خیال کئے بغیر، اپنے سارے مال و متاع، جاگیر، منصب وغیرہ کو ٹھکرا کر اور ترکِ دنیا کر کے اپنے پیر کامل آقائے ولی نعمت پدرِ بزرگوار، امام الکائنات، خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، داعی الی البصیرۃ کی صحبتِ اقدس میں روانہ ہوجانے کا بالآخر عزم مصمم فرمالیا۔ اس ارادہ کے بعد، رات میں جب آپؓ نے آرام کیا، خواب کے دوران معاملہ دیکھا۔

خواب میں بندگی میراں سید محمودؓ کو خاتم النبیینؐ اور خاتم الاولیاءؑ دونوں کا مشاہدہ ہونا۔ دونوںؑ نے آپ کو چاپانیر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام دونوں کو بندگی میراں سید محمودؓ نے عالمِ خواب میں دیکھا کہ آپ کے مکان میں رونق افروز ہیں۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے دیکھا کہ دونوں کی نورانی صورتیں بالکل ایک ہیں۔ دونوں میں قد و قامت، آنکھ، ناک، رنگ روپ کسی بھی لحاظ سے ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ ان دونوں خاتمینؑ میں امتیاز کرنا اور یہ سمجھنا کہ ان میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کون ہیں، اور حضرت مہدی موعودؑ کون ہیں بندگی میراں سید محمودؓ کے لئے ممکن نہیں تھا، جب آپ کی حیرت بڑھ گئی اور آپ اس کشمکش و پیچ میں مبتلا ہوگئے کہ شرف نیاز حاصل کروں اور ملوں تو پہلے کس سے ملوں؟ اسی پس و پیش کی حالت میں آپ کھڑے تھے کہ حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "بھائی سید محمود! آپ جدِّ مکرم ہیں، قدمبوسی کرو"۔ تب معلوم ہوسکا کہ یہ ذاتِ اقدس حضورِ اکرم صلعم کی ہے اور بندگی میراں سید محمودؓ نے فوراً دونوں خاتمینؑ کی قدمبوسی[1] کا شرف

---

[1] قدمبوسی کرنے کی ہدایت، عالمِ رؤیا میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی طرف سے بندگی میراں سید محمودؓ کو دی گئی ہے مطلع الولایت (مطبوعہ ص۹۷) تصنیف حضرت بندگی میراں سید یوسف بن حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ میں یہ ہدایت مذکور ہے۔ ۱۲ "مولف"۔

(مزید) یہ بات کہ "قدمبوسی" کا عمل اسلام میں کب سے رائج ہے؟ حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلعم کے وقت سے ہی یہ عمل رائج ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلعم کی قدمبوسی کی گئی اور آپؐ نے اسکو جائز رکھا جیسا کہ حدیث میں درج ہے۔

عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ

Goto Main List

(حاشیہ مسلسل) ——

صاحبہ لاتقل نبیٌّ انہ لو سمعک لکان لہ اربعُ اعینٍ فاتیا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع اٰیات بیّنٰتٍ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللّٰہ شیئاً ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الّا بالحق ولا تمشوا ببریٓ الٰی ذی سلطانٍ لیقتلہٗ ولا تسحروا ولا تاکلوا الرّبٰوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبّلا یدیہ ورجلیہ قال نشھد انّک نبیٌّ .... الخ (حدیث نمبر ۵۱ / ۸، مشکوٰۃ المصابیح جلد اول)

ھٰذا حدیث حسن صحیح ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) ۔

(ترجمہ) صفوان بن عسّال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا میرے ساتھ اس نبی صلعم کی طرف چلو ۔ اس کے دوست نے اس کو کہا، اسے نبی مت کہہ ۔ اگر اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی آنکھیں چار ہوں گی اور وہ دونوں رسول اللّٰہ صلعم کے پاس آئے ۔ اور آپ سے نو احکام ظاہرہ پوچھے ۔ رسول اللّٰہ صلعم نے فرمایا اللّٰہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اس جان کو نہ مارو جسے اللّٰہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ ۔ کسی بے گناہ کو بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کردے اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن عورت کو بہتان نہ لگاؤ، اور لڑائی کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ نہ پھیرو اور تم پر اے یہود خاص طور پر واجب ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو ۔ راوی نے کہا ان دونوں نے آپ کے (رسول اللّٰہ صلعم کے) دونوں ہاتھ چوم لئے اور دونوں پاؤں چوم لئے ۔ (یعنے قدمبوسی کی) ۔ اور کہا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللّٰہ کے نبی ہیں ۔ الخ

(وضاحت) پس حدیث مذکورہ بالا کی عربی عبارت فقبّلا یدیہ ورجلیہ یعنی ان دونوں نے رسول اللّٰہ صلعم کے دونوں ہاتھ چومے اور قدمبوسی کی" سے یہی بات ثابت ہے ۔

حدیث مذکورہ بالا جس کے راوی صفوان بن عسّال ہیں صحاح ستہ میں سے ترمذی، ابوداؤد اور نسائی میں مندرج ہے ترمذی شریف میں یہ حدیث "ابواب الاستیذان والادب" کے تحت باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجل کی سرخی کی ذیل میں درج ہے (ترمذی جلد دوم مطبوعہ مصر، حدیث نمبر ۲۸۷۷) ۔

حضرت ثانی مہدیؑ کو خواب میں حضرت مہدی علیہ السلام کی جانب سے اگر حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی قدمبوسی (مسلسل)

Goto Main List

حاصل کیا۔ پس دونوں محمدین خاتمین علیہما السلام حضرت ثانی مہدیؓ کا دایاں اور بایاں ہاتھ اپنے اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر انھیں مکان کے اندرونی حصہ سے جہاں آپ کا بستر تھا باہر مکان کے صحن میں لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ "بھائی سید محمود! اب یہ جگہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے، جلد چلے آؤ"۔ بس اتنے میں آپؓ خواب سے ہوشیار ہوئے اور خود کو مکان کے صحن میں اسی جگہ کھڑا پایا جہاں خواب کی حالت میں دونوں خاتمینؑ نے آپ کو لاکر چھوڑا تھا۔ پس وہیں کھڑے رہ کر آپ نے حرم محترم بی بی کد بانوؓ کو آواز دی اور بلایا۔ بی بی موصوفہؓ اٹھ کر جلدی جلدی تشریف لائیں۔ حضرتؓ نے ان سے خواب میں دیکھا ہوا معاملہ بیان کر کے فرمایا کہ "اب بندہ مکان کے اندر نہیں آئے گا کیونکہ حضرت رسول اکرمؐ اور مہدی مراد اللہ نے بندہ کو اس گھر سے علیحدہ کر کے چلے آنے کا حکم دیا ہے۔ اگر تم کو بندہ کا ساتھ منظور ہو تو بخوشی چلی چلو ورنہ اللہ تعالیٰ جو کچھ پہنچائے گا بندہ ضروریات اور نفقہ کے ضمن تمہیں بھجوا دے گا، تم یہیں رہ سکتی ہو"۔ حضرت بی بی کد بانوؓ نے فرمایا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلتی ہوں۔ جب آپ تشریف لے جا رہے ہوں تو میں یہاں کیوں رہوں؟" تب حضرت نے انھیں بھی تیار ہو جانے کے لئے فرمایا اور حضرت بندگی میراں سید محمودؓ نے وہیں ٹھیر کر بی بی موصوفہ سے کہہ کر باکی رتنی بائی کے ذریعہ قرآن اور شمشیر منگوائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بی بی موصوفہؓ کو اُن دنوں حضرت بندگی میراں سید عبدالحی روشن منورؓ کا حملِ مبارک تھا۔ بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا نے اپنا شخصی مال و اسباب جو آپ کے والد ملک عثمانؒ نے آپ کو دیا تھا حضرتؓ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر کے عرض کیا "یہ سب آپ کو اللہ نے دیا ہے۔" اگر کسی کی کچھ ادائی یعنی سپاہیوں کی تنخواہ وغیرہ آپ کے ذمہ رہ گئی ہو تو اس میں سے ادا

(حاشیۂ مسلسل) ـــــ کرنے کا حکم دیا گیا تھا تو اس کی صحت میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے؟ جبکہ نبی کریم صلعم نے خود بھی "قدمبوسی" کو قبول فرمایا اور اس کو روا رکھا۔ (کیونکہ یہ ثابت نہیں کہ آپ نے قدمبوسی کرنے والوں کو اس عمل سے کسی بھی صورت میں نہی، روکا ہو اور ممانعت فرمائی ہو)۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

فرما دیجئے، اس کے بعد جو کچھ بچ رہے اس کو سفر کے دوران خرچ فرمالیجئے۔ اس میں زیور کے تین ڈبے بھی شامل تھے۔ بی بی موصوفہ رضؓ کے اس ایثار فی سبیل اللہ سے بندگی میراں سید محمود رضؓ بہت خوش ہوئے اور جتنا جلد ممکن ہو سکا تھوڑا بہت فروخت کروادیا اور ضروری امور کی تکمیل کے بعد، جو کچھ بچا اس کو سفر کے دوران خرچ کردینے کا حکم فرمایا۔ روایت ہے کہ ڈیڑھ سیر سونا بچا تھا جو چاپانیر سے روانہ ہو کر براہ احمد آباد و پٹن ایک دو منزل پہنچنے تک ختم ہوگیا۔[۳]

حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضؓ کی چاپانیر سے روانگی اور سفرِ خراسان

روایات میں اس کی تھوڑی سی تفصیل یوں آئی ہے کہ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضؓ ضروری امور کی تکمیل کے بعد حرمِ محترم بی بی کدبانو رضؓ کے لئے بہلی (قدیم سواری) خرید کر آپ کے چلنے کا انتظام کیا اور چاپانیر سے روانہ ہوئے۔ پہلے احمد آباد پہنچے، احمد آباد سے پیراں پٹن تشریف لائے۔

حضرت شاہ نعمت رضؓ اور میاں شیخ کبیر رضؓ نے بھی امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں فرہ مبارک واپس لوٹ کر جانے کے ارادہ سے احمد آباد سے اپنا سفر شروع کیا۔ اس وقت امام علیہ السلام کے سینکڑوں مصدقین، ترکِ دنیا کر کے امامنا علیہ السلام کی صحبت اختیار کرنے، بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ کے ساتھ ہوگئے۔ گروہ امامناؑ میں ان کو "رحمۃ الٰہی" لوگ کہا جاتا ہے۔ اسی دوران حضرت امامناؑ کے بہت سارے مرید اور خادموں نے جو احمد آباد اور اطراف واکناف میں رہتے تھے، بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ کی خدمت بجالائے اور آپ کے ذریعہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام

۱؎ مطلع الولایت مطبوعہ صفحہ ۹۷

۲؎ خاتم سلیمانی کے مولفؒ نے رادھن پور تک لکھا ہے۔ ۱۲ "طابع"۔

۳؎ "ڈیڑھ سیر" سونا دو تین آدمی کے سفر خرچ میں (ایک بہلی کے خریدنے کے بعد) صرف دو تین منزل ہی میں ختم ہوجانے کی اس متواتر روایت سے معلوم یہی ہوتا ہے کہ اس وقت سونے کی بازاری قیمت فی تولہ تین یا چار روپے سے زیادہ نہیں تھی۔ یعنی ڈیڑھ سیر سونا زیادہ سے زیادہ پانچ سو روپے سے زیادہ مالیت کا نہیں تھا۔ ایک بہلی کی خریدی کے بعد جو پیسے بچے تھے وہ ان دو تین حضرات کیلئے صرف دو تین منزل یعنی پٹن یا رادھن پور تک کام آئے اس کے بعد آگے خرچ کیلئے پیسے نہیں تھے جیسا کہ متن روایت سے ظاہر ہے۔
فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

کی خدمتِ اقدس میں بہت سارا مال وزر بطورِ فتوح روانہ کیا۔ اس قافلہ کے ساتھ حضرت شاہِ نعمت رضؓ پیراں پٹن تشریف لائے۔

ان ہی دنوں، پیراں پٹن میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کے پاس بھی مصدقین مہدیؑ سے چند اور اشخاص ترکِ دنیا کر کے آئے اور فرہ مبارک جانے کے لئے آپ کے ہمراہ ہو گئے۔ امامنا علیہ السلام کے مصدقین اور خدمار کے علاوہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ سے محبت رکھنے والے افراد جو پیراں پٹن کے اطراف رہا کرتے تھے انھوں نے بھی نہ صرف میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کی خدمت کی بلکہ حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے بہت سی فتوح آپ رضؓ کے حوالے کی۔ بادشاہِ گجرات سلطان محمود کی بہنیں راجے مرادی اور راجے سوں جو تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہو چکی تھیں، ان دونوں بہنوں نے بھی بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے ذریعہ اعلیٰ قیمتی کپڑے کے کئی سو جوڑے، کئی سو سکّے اور خاص قسم کی دو تلواروں کے علاوہ بہت ساری فتوح بھی میاں رضؓ کے ذریعہ روانہ کی۔

الغرض بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضؓ جب چاپانیر سے براہِ احمد آباد پیراں پٹن تشریف لائے۔ اس وقت وہاں حضرت بندگی شاہ نعمت رضؓ بھی احمد آباد سے پہنچ چکے تھے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدی رضؓ فرہ مبارک چلنے کے ارادہ سے پیراں پٹن تشریف لا چکے ہیں تو آپ رضؓ نے جا کر حضرت بندگی میراں سید محمود رضؓ سے ملاقات فرمائی۔ حضرت بندگی شاہ نعمت رضؓ نے بھی ملاقات فرمائی۔ ان تینوں ہستیوں کی ملاقات، پیراں[1] پٹن میں ہوئی اور ایک ہی جگہ جماعت سے نماز ادا ہوئی۔ (دفترِ شاہ برہان رضؓ ک ۲ ب)

---

[1] بعض قومی کتب میں اس ملاقات کا مقام رادھن پور بتایا گیا ہے۔ نصر پور سے گجرات تشریف لانے کے بعد حضرت صدیق ولایت رضؓ پیراں پٹن میں ٹھہرے اور وہیں سے قاصد کے ذریعہ چاپانیر میں حضرت بندگی میراں سید محمود رضؓ کو پیام کہلوایا تھا کہ حضرت مہدی موعودؑ نے اس بندہ کو آپ کے لانے کے لئے روانہ فرمایا ہے۔ اگر سلطان محمود آپ کو

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Goto Main List

بندگی میراں سید محمودؓ کے پاس، سفر خرچ ختم ہو جانے پر صدیق ولایتؓ نے اپنی اور حضرت مہدی موعودؑ کی تمام فتوح پٹن میں ثانی مہدیؓ کو دے دی

بندگی میراں سید محمودؓ نے اپنے پاس کا زادِ راہ ختم ہو جانے پر حضرت شاہ نعمتؓ سے جن کے تعلق سے آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ ان کے پاس فرہ میں حضرت اماناؑ کی خدمتِ اقدس میں پہنچانے کے لئے بہت ساری فتوح موجود ہے جو اماناؑ کے مریدوں اور خادموں نے آپ کے ذریعہ بھجوائی ہے۔ نیز اس خیال کے تحت بھی کہ حضرت شاہ نعمتؓ عمر میں کافی بڑے ہیں اور امانا علیہ السلام کی صحبت میں بھی زیادہ رہے ہیں، اپنے زادِ راہ کی خاطر کچھ قرضِ حسنہ منگوایا مگر بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے جواب میں فرمایا کہ "بندہ کے پاس اپنا خرچ تو تھوڑا ہی ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی فتوح میں یہ بندہ کیسے خیانت کر سکتا ہے؟ یہ بندہ امانت دار ہے۔" اس جواب پر بندگی میراں سید محمودؓ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس واقعہ کی اطلاع جب حضرت صدیق ولایتؓ کو ملی تو خود آپؓ بندگی میراں سید محمودؓ کے پاس پہنچے اور آپ سے ملاقات فرمائے۔ اس کے ساتھ اس تمام فتوح کو جو اللہ تعالیٰ نے صدیقِ ولایتؓ کو پہنچائی تھی، حضرت ثانی مہدیؓ کو پیش کر کے فرمایا کہ "یہ تمام فتوح اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہنچایا ہے، للہ قبول فرمائیے۔" اس کے علاوہ حضرت امام آخر الزماں مہدی موعودؑ کے مریدوں اور خادموں نے حضرتؑ کی خدمتِ اقدس میں پہنچانے کے لئے بھی جو فتوح حوالہ کی تھی صدیق ولایتؓ نے اس کو بھی پیش کر کے فرمایا کہ "یہ سب خوندکار کے والدِ ماجد کا ہی ہے اس لئے آپ کی جیسی مرضی اور ضرورت ہو خرچ فرمائیے۔ پھر کمالِ خلوص و محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میراں جی کی ذات تو ہمیں یہیں مل چکی ہے، اب فتوح کو وہاں لے جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟" خلوص اور محبت بھری ان باتوں

(حاشیہ صفحہ سابقہ) —— رخصت ہونے نہیں دے رہا ہے تو مطلع فرمائیے تاکہ بندہ خود آکر کسی طرح آپ کو لے چلے۔" جواب میں بندگی میراں سید محمودؓ نے کہلوایا تھا کہ "بھائی سید خوندمیر سے کہو کہ وہ کچھ توقف کریں" —— اسی انتظار میں "صدیق ولایت" پیراں پٹن میں ٹھیرے رہے۔ بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اس وقت جبکہ آپؓ فرہ مبارک جانے کا عزم مصمم کر کے چاپانیر سے روانہ ہوں تو ظاہر ہے کہ پیراں پٹن ہی آپ کی اگلی منزل ہوگی جہاں بندگی میاں سید خوندمیرؓ آپ کے منتظر تھے۔ اس لحاظ سے پیراں پٹن ہی مقامِ ملاقات درست معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

سے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے اور پیش کی ہوئی فتوح میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کچھ قبول فرمالیا، پھر سب یکساتھ فرہ مبارک کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔

حضرت صدیق ولایتؓ وغیرہ کے قافلہ کی پیراں پٹن سے فرہ کو روانگی۔

منقول ہے کہ پیراں پٹن سے جب ان تمام حضرات کرامؓ کا قافلہ فرہ مبارک کو روانہ ہوا تو دورانِ سفر میں حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی ضروریات کی دیکھ بھال فرمائی اور ہر طرح آرام کا خیال رکھا، ہر وقت پیش قدمی کرکے اگلی منزل کو چند برادروں کے ساتھ پہلے خود پہنچ جاتے اور حضرت ثانی مہدیؓ کے تشریف لانے سے پہلے آپ کے قیام کے لئے مناسب جگہ کا انتظام فرماتے اور تمام ضروری چیزیں مہیا کردیتے تھے۔ اس طویل سفر میں حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی ایسی ہی مخلصانہ خدمت فرمائی۔ آپ کو ہر وقت یہی خیال رہتا تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

الغرض حضرت ثانی مہدیؓ، حضرت صدیق ولایتؓ، حضرت شاہ نعمتؓ، میاں شیخ کبیرؓ وغیرہ جماعتِ کثیر کے ساتھ جب فرہ کے قریب پہنچے اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور میں کسی نے آگے جاکر ان حضرات کے آنے کی خبر پہنچائی تو حضرت امام علیہ السلام سُن کر بہت خوش ہوئے۔ اور نہایت ہی محبت اور شفقت کے ساتھ دریافت فرمایا کہ وہ سب ابھی کتنی زیادہ دور ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ میراں جی! معلوم ہوا ہے کہ قریب آچکے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت میراں علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ ابھی کتنی دُور ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اور قریب آچکے ہیں۔ دو تین بار اسی طرح آپؑ نے دریافت فرمایا۔ حضرت میراں علیہ السلام کو اس طرح غیر معمولی انداز میں خوش دیکھ کر بی بی بونجیؓ نے عرض کیا کہ "آج حضرت کے مبارک چہرہ سے غیر معمولی خوشی ظاہر ہو رہی ہے۔" حضرت امام علیہ السلام نے ہندوستانی زبان میں ارشاد کیا "ہاں، جس کا پوت پوت ہو کر آرہا ہو اس کا دل کیوں خوش نہ ہووے؟ پھر فرمایا، خوشی اس بات کی ہے کہ ایسی ذاتیں آرہی ہیں جن کے روبرو کوئی ایک مہدی ہادی ہوں گے۔" بی بی بونؓ نے پھر دریافت کیا کہ میراں جی! وہ کون لوگ ہیں؟ جواباً فرمایا کہ برادرم سید محمود اور برادرم سید خوندمیر ہیں۔"

ملک سلیمانؓ نے لکھا ہے کہ سیدین صاحبینؓ وغیرہ گجرات سے ذی قعدہ ۹۰۹ھ کے آخری

Goto Main List

دلوں میں روانہ ہوئے اور چھ مہینے کے صبر آزما سفر کے بعد (یعنی جمادی الاول سنہ ۹۱۰ھ کے آخری دنوں میں) حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں فرہ پہنچے۔ جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام کو نصر پور سے روانہ ہوکر قندھار میں قیام فرماتے ہوئے فرہ مبارک کو تشریف لائے ہوئے تین مہینے گزرے تھے۔

سیدین رضی اللہ عنہما کی فرہ میں آمد۔ حضرت مہدی موعودؑ کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرنا

الحاصل جب سیدین صالحینؓ وغیرہ، حضرت میراں علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں فرہ پہنچے تو آپ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کو سینہ سے لگالیا۔ مبارک آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ بھی حد سے بڑھی ہوئی خوشی کی وجہ اپنے آنسو روک نہ سکے۔ پھر حضرت میراں علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو بڑی ہی شفقت ومحبت اور نہایت قدردانی کے ساتھ سینہ سے لگالیا۔ سیدین صالحینؓ کے ملنے کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی ؂

بایدشکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

یعنے محبوب کے لئے تمام عالم سے رشتہ توڑلینا لازمی ہوتا ہے۔ ہاں! محبوب کی خاطر دونوں عالم سے (رشتہ) توڑلیا جاتا ہے۔

پھر اسی طرح حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور دوسرے تمام برادروں کو کمالِ محبت اور مہربانی کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام نے شرفِ ملاقات عطا فرمایا اور سبھوں کو حضرت میراں علیہ السلام نے قدمبوسی سے مشرف فرمایا۔

حضرت میراں علیہ السلام سے حضرت ثانی مہدیؓ کا عرض حال کرنا

ملاقات، پیش کشی سلام وحصولِ قدمبوسی کے کچھ دیر بعد ہی حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت میراں علیہ السلام کے حضور میں، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی سچی محبت، ہمدردی اور سفر پر روانگی کے وقت کی ابتدائی گفت گو دورانِ سفر کے عمدہ سلوک کے واقعات کا تذکرہ کیا اور عرض کیا کہ میراں جی میں خدمتِ عالی میں کیونکر نہ آتا کہ سید خوندمیرؓ نے میرے ساتھ بہت حسن سلوک کیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں کیا تعجب ہے کیونکہ وہ تمہارے

Goto Main List

"برادر" ہیں۔ پھر بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر برادرم سید خوندمیر راستہ میں نہ ہوتے تو یہ بندہ راستہ ہی میں جان دے دیتا، لیکن سید خوندمیرؓ نے ہمارے ساتھ بہت بھلائی کی۔ نیز حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ "اس میں کیا تعجب ہے، سید خوندمیر تمہارے برادرِ حقیقی ہیں"۔ نبی کریم صلعم کی زبانِ مبارک سے بھی اسی نوعیت کے بعض "رشتوں" کا ثبوت ملتا ہے۔[1]

---

[1] حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے فرہ کے اس سفر کے دوران بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی طرف سے آرام رسانی، خلوص اور محبت کے اظہار کا تذکرہ جب اماماً حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تو حضرت مہدیؑ علیہ السلام نے نہایت مسرت سے فرمایا کہ اس میں کیا تعجب ہے کیونکہ وہ تمہارے "برادر" ہیں۔ نیز یہ فرمایا کہ سید خوندمیر تمہارے "برادرِ حقیقی" ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا "برادر ہیں" فرمانا۔ یا۔ "برادرِ حقیقی" ہیں فرمانا ایک ہی نوعیت کا ہے اور ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک موقعہ پر حضرت نبی کریم صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو "علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں" فرمایا تھا۔ چنانچہ مروی ہے:۔

عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیاً منی وانا منہ الخ (رواہ الترمذی)۔	عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے الخ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

(حدیث نمبر ۵۸۲۹/۴، مشکوٰۃ جلد دوم ص۵۹۵)۔

اس کے علاوہ کسی موقعہ پر حضرت نبی کریم صلعم نے حضرت سعدؓ کو جن کی کنیت ابی اسحاق ہے اور وہ ابی وقاص مالک بن وہیب کے بیٹے تھے، فرمایا کہ "سعد میرے ماموں" ہیں حالاں کہ آپ کی والدہ کے سعدؓ بھائی نہیں تھے بلکہ بات صرف ایسی تھی کہ سعدؓ قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور نبی کریم صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں، محض "یک قبیلہ" ہونے کی نسبت سے سعدؓ کو اپنی والدہ کا بھائی اور اپنا ماموں فرمایا۔ چنانچہ مروی ہے:

عن جابر بن عبداللہ قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا خالی الخ	روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سعدؓ آئے تو نبی صلعم نے فرمایا "یہ میرے ماموں ہیں۔ الخ (ترمذی جلد دوم ص۴۸۶)۔

ایک اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے زیدؓ (بن حارثہ) کو فرمایا کہ "تو میرا بھائی ہے"۔ چنانچہ یہ بات حضرت حمزہؓ کی صغیر سن صاحبزادی امامہ کے واقعہ کے ضمن میں فرمائی جو مکہ میں رہ گئی تھیں، جیسا کہ مروی ہے:۔

Goto Main List

حاشیہ بسلسلہ صفحۂ گزشتہ

وعن البراء بن عازب قال صالح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علیٰ ثلثۃ اشیاء علیٰ انّ من اتاہ من المشرکین ردّہ الیھم ومن اتاھم من المسلمین لم یردوہ وعلیٰ ان ید خلھا من قابل ویقیم بھا ثلثۃ ایام فلما دخلھا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یاعم یاعم فتناولھا علیؓ فاخذ بیدھا فاختصم فیھا علی وزید وجعفر فقال علیؓ انا اخذتھا وھی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی وخالتھا تحتی وقال زید بنت اخی فقضیٰ بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الاُمّ وقال لعلیٍ انت منی وانا منك وقال لجعفر اشبھت خَلقی وخُلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن تین چیزوں پر صلح کی ایک یہ کہ مشرکوں میں سے جو آپ کے پاس آئے واپس کر دیا جائے گا اور جو مسلمانوں میں سے مشرکوں کے پاس چلا جائے تو وہ اس کو واپس نہیں کریں گے اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں اور تین دن ٹھیریں۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور معینہ مدت پوری ہوئی تو آپ نے نکلنے کا ارادہ کیا حضرتؐ کے پیچھے حضرت حمزہؓ کی لڑکی آئی، پکارنے لگی' اے میرے چچا' اے میرے چچا! حضرت علیؓ نے اس کو پکڑ لینا چاہا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ حضرت حمزہؓ کی اس لڑکی کی پرورش میں جھگڑنے لگے۔ علیؓ نے کہا، میں نے اسے پہلے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ جعفرؓ نے کہا میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ زیدؓ نے کہا میری بھتیجی ہے۔ آپؐ نے حمزہؓ کی بیٹی (امامہ) کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کو اس کی خالہ لے جائے' فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ جعفرؓ (حضرت علیؓ کے بھائی) کو فرمایا تو میری پیدائش میں مشابہ ہے اور میرے خُلق میں۔ زیدؓ (ابن حارثؓ) کو فرمایا تو میرا بھائی ہے اور میرا مولا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد اول صـ۴۳۰ و سیرت النبیؐ حصہ اول صـ۵۰۴)۔

احادیث مندرجۂ صدر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے بارے میں فرمایا ہے' علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ نیز سعدؓ (ابن ابی وقاصؓ) کے تعلق سے فرمایا ہے "یہ میرے ماموں ہیں"۔ اور زیدؓ (ابن حارثؓ) کو فرمایا "تو میرا بھائی" ہے۔ حالانکہ سعد بن ابی وقاصؓ بی بی آمنہ کے بھائی نہ تھے اور زیدؓ حارثہ کے بیٹے تھے بلحاظ نسب آپؐ کے بھائی نہ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس محبت' شفقت اور تلطّف اور مہربانی کے

(مسلسل)

Goto Main List

حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت صدیق ولایتؓ ہر دو کو مسلسل چھ مہینے دن اور رات اماناؑ کی تفہیم وتعلیم حاصل ہونا

حضرت سیدین صالحینؓ کے فرہ آنے کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ چھ مہینے رہی۔ ان چھ مہینوں میں آپ ہر روز پورا دن حضرت بندگی میاں سیّد محمود ثانی مہدیؓ کے حجرہ میں اور رات پوری حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حجرہ میں ہر دونوں کی تفہیم وتعلیم میں مصروف رہا کرتے تھے۔ بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو "سیر نبوت" اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو "سیر ولایت" نیز تمام صوری ومعنوی فیوض اور علوم لدنّیۃ کی کامل تعلیمات سے بہرہ ور اور مکمل طریقہ پر سیراب فرمایا۔ ان چھ مہینوں میں تفہیم وتعلیم کے ساتھ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم سے سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے حق میں اس قدر زیادہ بشارتیں عنایت فرمائی ہیں۔ اور ایسے پُر عظمت مناقب بیان فرمائے ہیں کہ ان کی گنتی نہیں کی جاسکتی۔ ان ایک سواسی راتوں میں (یعنے چھ مہینے کی تفہیم وتعلیم سیرِ نبوت اور سیرِ ولایت میں) حضرت خاتم الاولیاء، تاج الاذکیاء، سراج الانبیاء، حاکم الاصفیاء، امام آخر الزماں مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ایسی افضل ترین عنایتیں اور بشارتیں کہ جن کی جتنی زیادہ تعریف بیان کی جائے وہ اس سے بھی کہیں بڑھی چڑھی تھیں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ اور سیرت مہدی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے حاصل کیں اور

(تکملہ حاشیہ صفحہ ماسبق) ـــــ تحت علیؓ کو مجھ سے ہے فرمایا، سعدؓ کو میرے ماموں ہیں فرمایا، زیدؓ (ابن حارثہ) کو "میرا بھائی ہے" فرمایا۔ علیؓ کو "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" فرمایا۔ اسی طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی سے اس موقعہ پر (یا آگے ایسے ہی کسی موقعہ پر) حضرت مہدی علیہ السلام کے اس قول کا کہ سید خوندمیرؓ تمہارے برادر (بھائی) ہیں یا برادرِ حقیقی ہیں' اسی محبت' شفقت اور تلطف اور مہربانی کے تحت صادر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بعضوں نے "برادر حقیقی" سے مراد "برادر حقیقت" بھی لیا ہے۔

گروہِ مہدویہ میں سیدین صالحینؓ کے درمیان جو مساوات ثابت ہے متقدمین وسلف صالحین کے نزدیک دیگر دلائل کے علاوہ اماناعلیہ السلام کے اس قول سے بھی تساوی ہی مراد لی گئی ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

جو اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے صادق العقیدہ اور صاحب اخلاص ہستیوں پر ظاہر ہوئی تھیں ان میں سے چند بشارتیں اور منقبتیں انشاء اللہ العزیز آگے بیان کی جائیں گی تاکہ ناظرین با تمکین کی محبت، عشق اور ایمان میں زیادتی ہو۔

چوتھا باب

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حامل بار امانت، سلطان نصیر
بدر منیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں پٹن سے فرہ میں
(اماماً کے وصال مبارک تک) عنایت فرمائی ہوئی بشارتوں کے بیان میں۔

فرہ پہنچنے کے بعد، سیدین صالحینؓ کو چھ مہینے تک حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت صحبت حاصل رہی خصوصاً آخری چار مہینے یعنی ۱۲۰ دن سیدین صالحینؓ مخصوص تعلیمات لدنی سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں اماماً حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں ذوات مقدسہ کے حق میں بے انتہا بشارتیں اور ان گنت مناقب بیان فرمائے۔ اکثر بشارتیں ایسی ہیں جو دونوں ہستیوں کے حق میں مشترکہ ہیں اور بعض ایسی ہیں جو حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ، کی ذات اقدس سے مخصوص ہیں اور بعض ایسی ہیں جو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ، کی ذات اقدس سے مخصوص ہیں۔

یہاں تالیف ہذا کے موضوع کی مناسبت سے نہ صرف "مشترکہ" بشارتوں کو بلکہ ایسی بشارتوں کو جو بندگی میاں صدیق ولایتؓ کے حق میں مخصوص ہیں اور جو پٹن سے فرہ میں اماماً علیہ السلام کے وصال مبارک تک عنایت ہوئیں، اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس باب میں یکجا درج کیا جارہا ہے تاکہ معزز مومنین و مومنات، فضائل و مناقب سیدین صالحینؓ سے کماحقہ، واقف رہ کر ان ذوات مقدسہ سے اپنی عقیدت اور محبت کو اس انداز میں قائم و برقرار رکھ سکیں کہ وہ ان

Goto Main List

سب کے لئے روحانی ارتقا اور فیض بخشی کا باعث بنے۔ اس طرح انھیں اپنے ایمان میں زیادتی اور آخرت میں فائدے حاصل کرنے کا زیادہ موقع مل سکے گا۔ امامنا علیہ السلام کی طرف سے بیان کردہ بشارتوں اور مناقبِ عالیہ سے قوم کے نزدیک بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیق ولایتؓ کی تساوی اور تسویت بھی ثابت ہے۔

واضح ہو کہ دوسرے اور تین خلفائے عظام حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ اور حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ کے حق میں بھی علحدہ علحدہ طور پر امامنا علیہ السلام نے جو فضائل اور مناقب بیان فرمائے ہیں چونکہ ان کی واقفیت بھی مومنین اور مومنات کو ایسے ہی بیش بہا فوائد پہنچاتی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ العزیز ان کے بیان کے لئے بھی علحدہ تالیف کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

فصل (۱)

گجرات، پٹن اور حضرت صدیق ولایتؓ کی ذات سے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ سے واپسی کے بعد احمد آباد میں تاج خاں سالارؒ کی مسجد میں، جو جمال پور کے دروازہ کے قریب ہے نزولِ اجلال فرمایا اور وہاں ڈیڑھ سال تک قیام فرمایا۔ زمانۂ قیام میں یہاں خاتمِ ولایتؑ کے فیض رساں بیانِ قرآن سننے کی خاطر، ہزاروں افراد کا مجمع ہوا کرتا تھا، لوگ نہ صرف آپ کے اطراف جمع رہتے تھے بلکہ وسیع و کشادہ مسجد اور اس کے صحن میں ہر طرف جمع رہا کرتے۔ اس کے علاوہ مسجد کی دیواروں اور درختوں پر بھی چڑھ کر بیانِ قرآن سنا کرتے تھے۔ حضرت میراں علیہ السلام کا یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ آپ کا بیانِ قرآن نزدیک اور دور کے سبھی سننے والوں کو ایک ہی انداز سے صاف اور واضح طور پر سنائی دیتا تھا۔ حضرت میراں علیہ السلام کے ایسے معجزے اور انبیاء کی طرح آپ کے اخلاق اور اوصاف نیز معتقدین کی اس بے انتہا کثرت کو دیکھ کر، تعصب پسند علماء نے بادشاہِ وقت کو غلط باور کرا کر آپؑ کا وہاں سے اخراج کرایا تھا۔

Goto Main List

چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام احمد آباد سے ہجرت فرماکر سولا سا نیتج سے ہوتے ہوئے پیراں پٹن تشریف لے گئے تو اسی موقعہ پر آپ نے گجرات، پٹن اور حضرت صدیق ولایت رضؓ کے حق میں بشارتیں عنایت فرمائیں۔ ان بشارتوں کی ابتدا کا یہی زمانہ ہے۔ جیسا کہ ہم پچھلے صفحات پر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ بشارتوں کے باب کی مناسبت سے یہاں اختصار کے ساتھ انھیں پھر ایک بار مکرّر درج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ گجرات[1] کا ملک عشق کی کان ہے۔

۲۔ گجرات[2] کا ملک تمام ممالک میں انگوٹھی میں نگینہ کے مماثل ہے۔

۳۔ تمام ممالک میں گجرات[3]، انگوٹھی میں نگینہ کے مانند ہے۔

۴۔ دنیا انگوٹھی ہے اور گجرات[4] نگینہ ہے۔

۵۔ عشق جونپور سے اٹھا اور گجرات[5] نے اس کو جھیل لیا۔

۶۔ عشق جونپور سے اُٹھا اور گجرات[6] پر برسا اور فرہ میں دفن ہوا۔

(آنحضرت میراں علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے قبل از قبل فرہ مبارک میں وصال ہونے کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ اس لئے آپ نے یہاں "دفن ہوا" (مدفون شد) فرمایا۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کے تعلق سے فرمایا:-

۷۔ اس مرد گجراتی[7] نے اس بندہ کو عاجز کر دیا ہے۔

۸۔ یہ گجراتی مرد[8] ہم کو تھکا دیتا ہے۔ الخ۔

---

[1] شواہد الولایت ب ۱۵۔ خاتم سلیمانی ریاض ۱۰، گ ۱۴، ج ۲۔ اخبار الاسرار باب ۲، تفصیل ۲۔

[2] شواہد الولایت ب ۱　[3] شواہد الولایت ب ۱۵　[4] خاتم سلیمانی ص ۱، گ ۱۴، ج ۲

[5] شواہد ب ۱۵　[6] انصاف نامہ ب ۱　[7] خاتم سلیمانی گ ۶، ج ۲

[8] شواہد ب ۲۷

Goto Main List

پٹن کی نسبت بشارتیں :

حضرت میراں علیہ السلام جب پٹن کے حدود میں تشریف لائے اور شہر کے درخت نظر آنے لگے تو فرمایا :

۹ ۔ یہاں[۱] سے عشق کی بو آرہی ہے ۔

پھر آپ نے پٹن شریف کی مسجدوں کے مینار دیکھے اور فرمایا :

۱۰ ۔ یہاں[۲] ایمان کی بو آتی ہے ــــــ پھر فرمایا

۱۱ ۔ نہر والہ[۳] مومنوں کی کان ہے ۔

پٹن میں بندگی میاںؓ کی ذات کی نسبت بشارتیں

ملک بخشؓ سے پہلی ملاقات ہوئی ۔ امامنا علیہ السلام سے ملک بخشؓ نے اپنی واپسی کے وقت مبہم طریقہ پر عرض کیا کہ " میں ایک ایسے شخص کو (میاں سید خوندمیرؓ کا نام نہ لے کر کہا) خدمت اقدس میں لانے کے لئے جاتا ہوں جس میں ایسی ایسی صفات حمیدہ پائی جاتی ہیں ، وہ دنیا سے بیزار اور حق تعالیٰ سے حد درجہ عشق رکھنے والا ہے "[۴] ــــ میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۱۲ ۔ ہاں ملک برخوردار ! خدائے تعالیٰ بندہ کو اسی کے لئے لایا ہے[۵] ۔

ملک بخشؓ ، امام علیہ السلام کے پاس سے واپس لوٹے اور جاکر میاں سید خوندمیرؓ سے حضرت امام علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر کیا ۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سنتے ہی حضرت میراں علیہ السلام کی قیام گاہ پر پہنچے ۔ باہر تشریف لاکر میاں سید خوندمیرؓ کو دیکھتے ہی حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :۔

۱۳ ۔ " آؤ میرے بھائی سید خوندمیرؓ ۔ " ــــ پھر ارشاد فرمایا :

۱۴ ۔ ہم اور تم یک جدی ، حسینی سید ہیں[۶] ۔

---

[۱] خاتم ، گ[۲] ، چ[۲] ۔ [۲] حاشیہ ۔ شواہد ب[۱۵] ، خاتم ص[۱] ، گ[۲] ، چ[۲]

[۳] خاتم سلیمانی ص[۱] گ[۲] چ[۲] ۔ [۴] شواہد ب[۱۵] ، دفتر اول ک[۲] ب[۳]

[۵] خاتم ص[۱] گ[۶] چ[۱] ، شواہد ب[۱۵] اخبار ب[۲] ت[۳] ۔ [۶] شواہد ب[۱۵]

Goto Main List

یہی وہ موقعہ تھا جب کسی برادر کے اس عرض کرنے پر کہ میراں جی، ان کا نام "میاں خوندمیرؓ" ہے تو

حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا:

۱۵۔ خیر جی (نہیں جی) ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں۔[1]

حضرت میراں علیہ السلام کی نظر پڑتے ہی بندگی میاں سید خوندمیرؓ مستغرق بحق ہو گئے تھے۔ امامنا علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا "برادرم سید خوندمیر! تم کو جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے ہم سے بیان کرو"۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمانے پر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے نماز کی حالت میں فرشتوں کے آنے اور جسم کے دو ٹکڑے کرنے اور کثافت کو دور کر دینے کے معاملہ کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ اس کے بعد ارشادِ خداوندی ہوا کہ تم اس احسان کے شکریہ میں ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو؟ میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا تھا کہ خداوندا، مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ میں انھیں تجھ پر قربان کر دوں۔ البتہ

"سر کا یہ تحفہ حاضر کرتا ہوں"۔

اس پر ارشادِ خداوندی ہوا:

"اے سید خوندمیر! ہم تیرے سر کے ہی خواہشمند ہیں، جو کوئی ہماری ذات کا طلب گار ہو۔ اسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے"۔

بندگی میاںؓ نے عرض گزرانی کہ "اے پاک پروردگار! یہ ایک سر کیا ہے اگر سو سر بھی ہوں تو تجھ پر قربان کر دوں"۔

اس پر ارشادِ خداوندی ہوا:

۱۶۔ "یہ تمہارا سر ہماری امانت ہے جس وقت بھی ہم طلب کریں بلا عذر ادا کرنا چاہیے"۔[2]

اس کے بعد بندگی میاںؓ کا سر آپ کے جسم پر رکھا جاکر حکمِ الٰہی ہوا:

۱۷۔ "ہم تجھ سے راضی ہوئے، تو جو چاہتا ہے مانگ ہم دیں گے"۔[3]

۱ے خاتم صلاۃ چ۱۔ شواہد ب۱، اخبار ب۲ ۲ے دفتر اول شاہ برہان ک۲ ب۳۔

۳ے دفتر اول شاہ برہان ک۲، ب۳

بندگی میاںؓ نے عرض کیا :

" ائے خدا ! میں تجھ سے تیری ذات مانگتا ہوں "۔ تین مرتبہ کی عرض اور جواب عرض کے بعد حکمِ خداوندی ہوا :

۱۸ ۔ " ہم نے اپنی ذات تجھے عنایت کردی[1] "۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی زبان سے احوال و مکاشفات کی تفصیل حاضرین کو سنانے کی خاطر حضرت مہدی علیہ السلام نے اس سلسلہ میں جب فرمایا " برادرم سید خوندمیر ! تم کو جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے، ہم سے بیان کرو "۔ اور جب میاں سید خوندمیرؓ نے تمام احوال اور مکاشفات سنائے تو حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۱۹ ۔ " ہاں ! میرے بھائی سید خوندمیر، تم نے جو کچھ دیکھا، سچ ہے، خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے[2] "۔

یہاں حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کو دیکھنے والے کے حق میں بھی "خدا" جو فرمایا اس سے بندہ کا فانی فی اللہ، باقی باللہ ہوجانا مراد ہے[3]۔

اسی سلسلہ میں پھر حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۲۰ ۔ " جب تک بندہ کا یہ گوشت، پوست اور ہڈیاں، خدا نہ ہوجائیں، بندہ خدا کو نہیں دیکھتا[4] "۔

یعنی اس سے بندہ کا اللہ کی ذات میں فنا ہوکر اللہ میں بقا حاصل کرلینا مراد ہے۔

پھر ارشاد فرمایا[4] :

۲۱ ۔ " برادرم سید خوندمیر چراغ دان، بتّی، اور تیل (سب کچھ) تیار کرکے لائے تھے۔ بس ولایت کے چراغ سے ان سب کو روشن کرنا باقی تھا۔ اب ولایت کے چراغ سے روشن کردیا گیا ہے[5] "

اس کے بعد آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ کی تلاوت کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے یوں مراد بیان فرمائی :۔۔۔۔۔

---

۱ دفتر اول شاہ برہان ک۲ ب۳ ۲ شواہد باب۱۵، نقلیات بندگی میاں سید عالمؓ، خاتم ص۱ گ۶ چ۱، اخبار الاسرار ب۲، تذکرۃ الصالحین ب۱ ۔ ۳، ۴ دفتر اول شاہ برہان ک۲ ب۳ ۵ شواہد ب۱۵ خاتم گ۶ چ۱، تذکرۃ الصالحین ب۱، مطلع الولایت، دفتر اول ک۲ ب۳، اخبار ب۲ ت۳۔

Goto Main List

۲۲ ۔ "مشکوٰۃ ، تمہارا سینہ ہے ۔"

پھر ارشاد فرمایا[۱] :

۲۳ ۔ " زُجاجہ[۲] سے مراد تمہارا دل ہے ۔

پھر ارشاد فرمایا[۴] :

۲۴ : بھائی سید خوندمیر ! تمہاری ذات نے ، جو اللہ تعالیٰ کے فیض کو کسی دوسرے کے واسطہ کے بغیر حاصل کرنے کی کامل طور پر قابل ہے ، چاہا کہ خود بخود روشن ہو چلے ۔ لیکن مہدی کے واسطہ سے اب روشنی پر روشنی جیسی کیفیت والی بن چکی ہے یعنے تم نورٌ علیٰ نور ہوگئے ہو۔ اسی موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے دیگر آیاتِ شریفہ کے ساتھ آیت یھدی اللہ لنورہ من یشآء الخ کی تلاوت کے بعد " مَن " سے مراد یوں بیان فرمائی :

۲۵ ۔ اس میں " مَن " سے مراد برادرم سید خوندمیرؓ کی ذات[۳] ہے ۔

پٹن میں قیام کے دوران ہی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عصر و مغرب کے درمیان بیانِ قرآن کے وقت ، انڈے کے برابر نور کا ایک قطعہ آسمان سے اُتر کر اپنے لباس میں گھس جانے اور غائب ہو جانے کا معاملہ جب حضرت مہدی علیہ السّلام سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا :

۲۶ ۔ "یہ خلافت کی خلعت ہے جو رب العزت کی طرف سے تم نے پائی[۵] ہے ۔"

فصل (۲)

مقام برلی میں بشارتیں

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام سے بے انتہا محبت اور عشق ہو جانے کے باوجود آپ پیراں پٹن سے حضرت اماماً کے ساتھ اس لئے جا نہ سکے کہ ملک مبارز الملک

۱، ۲ شواہد ۱۵ ب ۔ ۳ مَن کے معنی "جو" یا "جس کو" ہوتے ہیں ۔

۵ خاتم گ ۶ چ ۱ ، تذکرہ الصالحین ب ، مطلع الولایت ، اخبار ۲ ت ۲۔

نے میاں سید خوندمیر کو بالاخانے پر نظر بند کر دیا تھا۔ مبارز الملک کو یہ خوف تھا کہ میاں سید خوندمیرؓ، حضرت مہدی علیہ السلام کے مہاجرین اور فقراء میں شامل ہو کر انھیں کے ساتھ رہنے لگ جائیں گے اور یہ بات انھیں گوارا نہ تھی۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیران پٹن سے ہجرت فرما کر جماعتِ کثیر کے ساتھ بڑلی میں رونق افروز ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے "دعوتِ مہدیت" ظاہر کرنے کا حکم قطعی ہوا۔ پیر کے روز ضحیٰ (صبح تقریباً ۱۰ بجے[1]) کے وقت جب آپ گھرنی کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے حضرت صدیق ولایتؓ جو مبارز الملک کی نظر بندی سے کسی طرح باہر ہو کر بڑلی کے لئے روانہ ہو گئے تھے ایک صحابی کو نظر آئے جنھوں نے عرض کیا کہ "میراں جی! میاں سید خوندمیر آرہے ہیں"۔ تو حضرت مہدی علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ قریب آنے پر چند قدم آگے بڑھ کر آپؓ کو گلے لگا کر ارشاد فرمایا:

۲۷۔ "بھائی سید خوندمیر! آؤ، تمہارا آنا بہت اچھا ہوا[2]"

پھر ارشاد فرمایا[4]:

۲۸۔ "اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا مقصود خود ہی پورا فرماتا ہے[3]"۔

پھر ارشاد فرمایا[4]:

۲۹۔ تمہاری ذات سلطاناً نصیراً (مدد دینے والی صاحبِ غلبہ) کے مصداق، ولایتِ مصطفےٰ کی ناصر (مدد دینے والی) ہے۔ محمد مصطفےٰ صلعم نے اپنی ولایت کی نصرت (مدد) کے لئے ناصر (مدد دینے والی ذات) کے لئے دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً۔ (۱۷ بنی اسرائیل ع ۹) یعنے "اپنی طرف سے میرے واسطے مدد دینے والا ایک صاحبِ غلبہ عطا فرمائیے"۔ (جو کہا تھا) اس سے مراد تمہاری ذات ہے[4]"۔

اس بشارت کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے حاضرینِ مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا:
"حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ ثم ان علینا بیانہٗ[5] تیرے حق میں ہے۔

---

[1] بعض کے نزدیک بوقت بعد نماز ظہر۔

[2]، [3]، [4] خاتم سلیمانی گ۶ چ۱، شواہد الولایت ب۱۷، اخبار الاسرار ب۲ ت۳۔ [5] پ۲۹ ۱۷

"ہم نے تجھے ولایتِ خاصِ محمدیؐ کا وارث بنایا ہے۔"

"ہم نے تجھے اس کا تابعِ تام کیا ہے۔"

"ہم نے تجھے اولین و آخرین کا علم دیا ہے۔"

"ہم نے تجھے قرآن کے معانی (مرادوں) کا بیان کرنے والا بنایا ہے۔"

"ہم نے تجھے ایمان کے خزانوں کی کنجی دے دی ہے۔"

"ہم نے تجھے دینِ محمدیؐ کا ناصر کیا ہے۔"

"ہم تیرے ناصر ہیں۔"

"تو مہدیت کا دعویٰ کر۔"[1]

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا:

"بندہ کو صحت ہے مرض نہیں ہے۔ عقل ہے جنون نہیں ہے۔ استغناء ہے محتاجی نہیں ہے۔ اور ہوشیاری ہے، بے ہوشی نہیں ہے۔ سید محمد ابن سید عبداللہ کی مہدیت کا انکار کرنا کفر ہے۔"[2]

پھر دو انگلیوں سے اپنے جسم مبارک کے پوست کو پکڑ کر فرمایا:

"جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے۔"[3]

ان واضح الفاظ کے ساتھ مہدیت کا دعویٰ موکدہ سنتے ہی سب سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اور آپ کے بعد جمیع اصحابؓ نے آمنا وصدقنا کہا۔ یہ دعویٰ موکدہ ۹۰۵ھ م ۱۴۹۹ء میں کیا گیا، جیساکہ تفصیل کے ساتھ پچھلے صفحات پر ہم نے ذکر کیا ہے۔

---

[1] معارج الولایت ب۔

[2-3] امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدیت میں انکار کو کفر اور انکار کرنے والے کو کافر بیان کیا جانے کی نوعیت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلعم کے دعویٰ رسالت کے انکار کرنے والے کے حق میں بیان کردہ حکمِ "دوزخی" جیسی ہے۔ نبی مرسل، خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ کا ایسا حکم سنانا ان کی اپنی ذات اور نفس کے تحت نہیں تھا بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا۔ چنانچہ "دعویٰ موکدہ" کے عنوان کے ضمن، دلائل کے ساتھ یہ بات پچھلے صفحات میں اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

فصل (۳)

نصر پور[1] کی بشارت

حضرت مہدی علیہ السلام جالور سے روانہ ہو کر، ناگور، جیسلمیر، ٹھٹھ ہوتے ہوئے نصر پور کاہا تشریف لائے۔ یہیں سے آپ نے بندگی میاں شاہ نعمت و بندگی میاں شیخ کبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ کے علاوہ حضرت شاہ خوندمیرؓ سے بھی فرمایا کہ "بھائی سید خوندمیر! تم بھی جاؤ"۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا "بندہ کو گجرات جانے کی کچھ حاجت نہیں، مجھے ماں، باپ یا بیوی بچے نہیں ہیں"۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے جانے میں خدائے تعالیٰ کا کچھ مقصود ہے، جاؤ"۔

کسی نے عرض کیا "میراں جی! میاں سید خوندمیر کو نہ بھیجئے، گجرات میں ان کے رشتہ دار، امراء اور وزراء ہیں وہ انھیں روک لیں گے"۔

آپ نے ارشاد فرمایا[2]:

(۳۰) بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرنے اور (اس کو) روشن کرنے خود لائے گا[2]۔

(بندہ بھیجتا ہے، خدائے تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرنے لائے گا۔ انصاف نامہ باب)

چنانچہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ، اسی جماعت کے ساتھ ۹۰۸ھ کے اواخر، گجرات تشریف لے گئے اور پٹن میں باڑی والوں کے باغ میں قیام فرمایا، جیسا کہ تفصیلی بیان گزرا۔

---

[1] اسی مقام پر حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت صدیق ولایتؓ وغیرہ اصحاب کو ایک جماعت کے ساتھ گجرات بھیجا تھا۔ کاہہ ویران ہو گیا، نصر پور میں اس وقت دو سو گھر کی آبادی ہے، ٹانڈوا سے دوسرا ریلوے اسٹیشن کھیانہ واقع ہے۔ کھیانہ سے نصر پور دو کوس ہوتا ہے۔ کھیانہ سے چوتھا اسٹیشن حیدرآباد سندھ ہے۔ کھیانہ حیدرآباد سے اس طرف ہے، قریب میں اسٹیشن "میر پور خاص" ہے۔ (از حدود دائرہ قلمی) فقیر سید محمد عفی عنہ

[2] دفتر اول ک ۲ ب ۵۔ خاتم گ ۶ چ ۱۔ شواہد باب ۵ ۱۔

فصل (۴)

فرہ مبارک کی بشارتیں
جو
سیدین رضی اللہ عنہما کو مشترکہ طور پر عنایت ہوئیں

(۳۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے سیدین صالحین کے حق میں فرمایا کہ یہ دونوں جوان ذاتی ہیں[1]۔

(۳۲) حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کی نسبت، محمد نبی صلعم کے قائم مقام اور آپؐ کی ذات میں سیر والے فرمایا ہے اور حضرت بندگی میاں سید خوند میرؓ کے متعلق اپنے قائم مقام اور اپنی ذات میں سیر والے فرمایا ہے[2]۔

(۳۳) نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام خلوت گاہ میں تشریف فرما تھے اور خدائے تعالیٰ کی ذات کا نور اور خاص الخاص تجلّیات آپ پر ہو رہی تھیں، بندگی میراں سید محمودؓ بھی اس مقام کی طرف آنے لگے۔ حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے سید محمد! ہمارا بندہ آتا ہے، استقبال کرکے لاؤ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے استقبال کیا اور بندگی میراں سید محمود کو اپنے نزدیک لاکر بٹھایا۔ اسی وقت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ شہیدوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت خاتم الاولیاء کی اس مبارک مجلس میں حاضر ہوئے اس انداز سے کہ وہ اپنے چمکتے ہوئے سر، ہاتھ میں لئے ہوئے تھے اور ان کے مبارک جسموں سے خون جاری تھا۔ ارشادِ خداوندی ہوا، اے سید محمد! کیا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ حضرت امام علیہ السلام نے عرض کیا: خداوندا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تیری محبت اور عشق میں اپنی جان، اپنا تن، اپنا مال واسباب اور اہل وعیال کو تیرے نام پر فدا کر دیا ہے۔ ارشادِ باری تعؐ ہوا کہ اے سید محمد! جان لو کہ ہمارے پاس ان کے برابر کوئی نہیں ہے[3]۔

(۳۴) ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے بار بار، صحابہ کے اجتماع میں دونوں نمازوں یعنی عصر و مغرب کے درمیان قرآن کے بیان کے موقع پر اس طرح فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید محمد!

[1-3] دفترِ شاہ برہان، ک ۳، ب

Goto Main List

ہر دو سید، ہر دو برادر، ہر دو جوان، ہر دو صالح جو تمہارے دائیں اور بائیں جانب ہیں پسندیدہ ہو چکے ہیں، ان دونوں کو بے واسطہ فیض ہمارے حضور سے پہنچ رہا ہے۔ الخ (اس پر دوسرے دو مہاجر بھائیوں کو اپنے بارے میں مغالطہ ہو جانے کی اطلاع آپ کو ملنے پر) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا "ہر دو بھائی ہر دو سید، ہر دو جوان اور ہر دو صالحین جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو رہا ہے' وہ بھائی سید محمودؓ اور بھائی سید خوندمیرؓ ہیں۔[1]

(۳۵) حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے ایک روز یہ سن کر کہ "اکثر پیغمبروںؑ نے بندہ کی صحبت میں رہنے کی تمنا کی تھی۔" بندگی میراں سید محمودؓ زاری کرنے لگے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ رونے اور زاری کرنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کیا کہ "میراں جی! مہدی موعود کا شرف وہ ہے کہ مہدی کی صحبت کی تمنا پیغمبروں نے کی ہے اور آپ ہم سے فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فیض ہمیں "بے واسطہ" پہنچتا ہے۔ پس آپ ہم کو اپنی ذات کے واسطہ سے علٰحدہ نہ کیجئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ! تم رنجیدہ مت ہو، خدائے تعالیٰ تم کو بے واسطگی کا یہ مرتبہ، بندہ کے واسطہ سے ہی عطا کیا ہے اور بندہ کے واسطہ ہی سے تم بے واسطہ ہوئے ہو۔ منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس وقت ایک مثال بیان فرمائی کہ بادشاہ کا کوئی وزیر مدار المہام ہو اور اس کے دو بیٹے ہوں اور جب کبھی وزیر بادشاہ کی خدمت میں آئے تو وزیر کے دونوں بیٹے بھی بادشاہ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوتے ہوں تو ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ وزیر اپنی بجائے' اپنے دونوں چہیتے بیٹوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ وہ دونوں بیٹے بے واسطگی کی حالت میں' بادشاہ کے پاس پہنچ کر اس کی خدمت سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ دراصل وہ دونوں بیٹے بے واسطگی کے مرتبہ کو وزیر کے واسطہ ہی سے پہنچے ہیں۔[2] اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو بے واسطگی کا مرتبہ' بندہ کے واسطہ سے ہی عطا فرمایا ہے۔

(۳۶) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ کا فرمان اس بندہ سے اگر ایسا ہو کہ "اے سید محمد! ہم نے تم کو مہدی موعود اور ولایت محمدی کا خاتم بنایا تھا تو تم ہمارے لئے کونسا تحفہ اور کس قسم کا

---

[1] دفتر اول ک۳ ۔ب [2] دفتر شاہ برہان ک۳ ۔ب [3] دفتر اول شاہ برہان ک۳ ۔ب

Goto Main List

ہدیہ لائے ہو؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے خداوندا! تیری درگاہِ جبّاری وقہّاری میں کونسا ایسا ہدیہ لائق ہے گا کہ اس کو پیش کرسکوں، البتہ اپنی ہی ذات کو، دو جوانوں، دو سیدوں اور ہر دونوں صالحوں کو "مسلمانِ تام" بناکر اپنے ساتھ لایا ہوں" تو اللہ جل شانہٗ قبول فرمالیں گے۔ اور فرمایا کہ وہ دو جوان برادرم سید محمودؓ اور برادرم سید خوندمیرؓ ہیں[1]

فصل (۵)

فرہ میں بندگی میاں کی نسبت بشارتیں

(۳۷) منقول ہے کہ ششماہی تعلیم کے دوران، حضرت مہدی علیہ السلام نے حکمِ خدائے بزرگ کے تحت ایک سو اسّی مرتبہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لاکر، اپنے "صدیق" کے حجرہ میں قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام جتنی مرتبہ بھی اس بندہ کے حجرہ میں تشریف لائے، بیٹھتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ "میرے بھائی سید خوندمیر! آج تمہارے حق میں اللہ تعالیٰ کا ایسا اور ایسا فرمان ہورہا ہے"۔ بندہ جواب دیتا کہ بندہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے، بندہ کیا جانے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہی ایسا ہورہا ہے[2]"۔

(۳۸) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان ط تلاوت فرماکر ارشاد فرمایا اس جگہ "انسان" سے تمہاری ذات مراد ہے[3]۔ (۲ الاحزاب، ۷۲)

(۳۹) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا ہاتھ پکڑکر کمرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر تین مہینے سے حق تعالیٰ کا فرمان ہورہا ہے کہ اس بندہ کے دل (سینہ) میں جو کچھ ڈالا جارہا ہے وہی تمہارے سینہ میں ڈالا جارہا ہے[4]۔

(۴۰) نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام بندگی میاںؓ کے کمرے میں تشریف لائے اور اپنی پانچوں مبارک انگلیوں کو بندگی میاںؓ کے مبارک سینہ پر مارکر تین باریوں فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر، حق تعالیٰ کی طرف سے

---

[1] دفتر شاہ برہانؒ ک ۳ باب ۳ [2] دفتر شاہ برہانؒ ک ۲ ب ۴ [3] دفتر شاہ برہان ک ۳ ب ۲

[4] دفتر شاہ برہان ک ۳ ب ۵

Goto Main List

معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا ہے اُس کا ظہور تمہارے سینہ میں بھی ہوا ہے[۱]

(۴۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو شخص تمہارے نزدیک صحیح ہوا وہ شخص ہمارے نزدیک صحیح ہے[۲]

(۴۲) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی تمہارا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو کوئی ہمارا دشمن ہے وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے اور جو رسولِ خدا کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے[۳]

(۴۳) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے واسطہ سے سید خوندمیر "فنا فی اللہ" حاصل کئے ہوئے ہیں اور " بقا باللہ" کو پہنچ چکے ہیں[۴]

(۴۴) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ " بھائی سید خوندمیر با تم ولایتِ مصطفےٰ کے "اسد اللہ الغالب" ہو[۵]

(۴۵) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا "جس طرح بندہ کے پاس تصحیح ہوئی ہے اسی طرح بھائی سید خوندمیرؓ کے پاس بھی تصحیح ہوگی"[۶]

(۴۶) حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کی نسبت فرمایا کہ :

" بھائی سید خوندمیر مسافر ہیں، ہر روز، عرش مجید پر چڑھتے اور اُترتے ہیں"[۷]

فصل (۶)

دیدارِ خدا تعؔ پر بندگی میاںؓ کے متعلق بشارتیں

(۴۷) حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت صدیق ولایتؓ کو حدیث ارواحنا اجسادنا سے یوں مبشّر فرمایا :

" بھائی سید خوندمیر تم اَرواحُنا اَجسادُنا ہو"[۸]

---

۱ دفتر ک۳ ب۵ ۲ دفتر شاہ برہان ک۲ ب۵ ۳ دفتر ک۳، ب۵ ۴ دفتر ک۲ ب۵
۵ خاتم ص۱ گ۲ چ۱ ۶ شواہد ب۲۶، اخبار ب۲ ت۲ ۔ ۷ خاتم سلیمانی گ۱ چ۱ ۸ خاتم سلیمانی ص۱ گ۲ چ۱

(۴۸) حضرت مہدی علیہ السلام نے، حضرت صدیق ولایتؓ کے حق میں فرمایا:

" سات سات دریا (الوہیت) کے یک لخت پی لیتے ہیں لیکن اُوپر کا ہونٹ تک نہیں بھیگتا۔ "[1]

نیز ارشاد فرمایا ہے:

(۴۹) اس مردِ گجراتی نے ہم کو تنگ کر رکھا ہے، حق تعالیٰ کی طرف سے بہت کچھ دیا جاتا ہے مگر یہ بس ہی نہیں کرتا۔ "[2]

(۵۰) نیز ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:

" ..... برادرم سید خوندمیر کے حال کو دیکھو کہ تجلّیٔ الوہیت، تجلّی پر تجلّی اور پے در پے ہو رہی ہے لیکن چہرے سے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلتا۔ "[3]

نقل ہے کہ ایک روز، بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا تھا جس کو حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میراں جی! میں نے معاملہ دیکھا ہے کہ ایک بڑا دریا بہہ رہا ہے جس میں کوڑا کرکٹ کے مانند، مُردے بہے چلے جا رہے ہیں اور اس دریا کے کنارے پر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میراں جی کی ذاتِ مبارک، کمر باندھ کر کھڑی ہوئی ہیں، جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگتا اور باہر آنے کی کوشش کرتا ہے تو (نہ صرف) حضرت مصطفےٰ صلعم اور آپ کی ذاتِ اقدس، دونوں اس کا ہاتھ پکڑ کر دریا سے اس کو باہر نکال لے رہے ہیں۔ بندہ کو بھی حکم کر رہے ہیں کہ برادرم سید خوندمیر! تم بھی کمر باندھ لو اور دیکھو جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارے اور باہر آنے کی کوشش کرے اُس کو باہر نکال لو۔ پس بندہ نے بھی ایسا ہی کیا اور ہر دو ذات علیہما السلام کا حکم بجا لایا۔

(۵۱) جب یہ پورا معاملہ حضرت بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا " ہاں برادرم سید خوندمیر! جو کچھ تم نے دیکھا وہ درست ہے۔ دنیا پُر جوش بہتے ہوئے دریا کی تمثیل ہے اور مخلوق، دنیا کی طلب میں مُردہ صفت بنی ہوئی اس دریا میں کوڑا کرکٹ کے مانند بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اُس میں جو کوئی شخص دنیا کو بلا سمجھ کر دن اور رات باہر آنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے اس شخص کو حضرت مصطفےٰ

---

[1] و [2] دفتر ک ۳ ۵ [3] دفتر ک ۳ ۵

اور بندہ اور تم باہر لا رہے ہیں[1]

پھر ارشاد فرمایا :

(۵۲) "جاننا چاہیئے کہ ہم اور تم یک وجود ہیں، جُدا نہیں ہیں[2]"

نقل ہے کہ فرہ ہی میں حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں، صدیق ولایتؓ نے ایسا "معاملہ" دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہے اور برادرانِ دائرہ نے غسل دے کر جنازہ تیار کر رکھا ہے۔ اس کے بعد تمام برادرانِ دائرہ نے ارادہ کیا کہ جنازہ کو اُٹھائیں مگر وہ جنازہ کو نہیں اُٹھا سکے۔ بندہ نے چاہا کہ اگر برادرانِ دائرہ مجھ سے فرمائیں تو بندہ اُٹھا لے گا، تبھی سب برادرانِ دائرہ نے کہا کہ آپ اُٹھائیے جیسا ہی بندہ نزدیک ہوا اور آنحضرتؑ کے جنازہ کو اُٹھانے کا ارادہ کیا تو بہت ہی آسانی اور سہولت کے ساتھ آنحضرت کا جسدِ مبارک اُٹھ گیا اور میں نے اس کو سینہ پر لے لیا۔ چند قدم آگے چلنے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ میں حضرت میراں علیہ السلام نہیں ہیں اور بندہ کے دونوں ہاتھ بندہ کے سینہ پر آگئے ہیں اور آنحضرتؑ کی ذات، بندہ کی ذات میں غائب ہوگئی ہے۔ یہ معاملہ جب بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ

(۵۳) ہاں بھائی سید خوندمیر! تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ صحیح ہے۔ یہ ولایت مصطفےٰ کا بار ہے۔ سوائے تمہارے کسی شخص میں اس کو اُٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ تم کو بندہ کی ذات میں فنا حاصل ہے۔ ہم اور تم ایک وجود ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق یعنے جدائی نہیں ہے[3]۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے قیامت تک فیضِ مہدی جاری رہنے کی اجمالی بشارتوں کے ساتھ یہ بشارت صدیقِ ولایتؓ کے حق میں عنایت فرمائی کہ :

(۵۴) "ہمارے لوگ (یعنے مصدقانِ مہدی) قیامت آنے تک برادرم سید خوندمیرؓ کی جماعتؓ میں قائم رہیں گے"۔

پھر صدیق ولایتؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا :

[1،2] دفتر شاہ برہان ک ۲، باب ۵ [3] دفتر شاہِ برہان ک ۲، باب ۵ [4] دفتر اول شاہ برہان ک ۳، ب ۳

(۵۵) "جس طرح بندہ سے فیض جاری ہے اسی طرح تم سے جاری رہے گا اور بہت سے لوگ تمہارے بیان (قرآن) اور پس خوردہ کے سبب خدا تک پہنچ جائیں گے"۔[۱]

حضرت مہدی علیہ السلام نے، حضرت صدیق ولایتؓ کے تعلق سے ارشاد فرمایا:

(۵۶) "ان کے سامنے سات مہدی ہادی ہوں گے"۔[۲]

حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک روز اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تلاوت فرماکر، صدیق ولایتؓ سے ارشاد فرمایا:

(۵۷) "بھائی سید خوندمیر! حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ "ہم نے تم کو کوثر عطا کیا" یہں "کوثر" سے مراد تمہاری ذات ہے"۔[۳]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ:

(۵۸) "حامل بیانِ قرآن ہیں"۔[۴]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ:

(۵۹) "تجلیٔ ذات (رکھتے) ہیں"۔[۵]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو فرمایا کہ:

(۶۰) "سرتاپا مسلمان ہیں"۔[۶]

(۶۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے وقتِ آخر، اپنی ذات کی خاص صفت، "جو خدا کے دیدار کی طرف بلانا ہے"، بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرمائی[۷]

۱؎ خاتم سلیمانی، ص۱ گ۶ چ۱۔ اخبار الاسرار ب۲، ت۲۔ ۲؎ دفتر ک۸ ب۵ — اس بشارت کے تحت حضرت شاہ برہانؒ نے دفتر دوم میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ فقرہ میں بحکم الٰہی سیدین کے حق میں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ "بیٹا، بیٹا ہوکر آرہا ہے اور دوسرا جو آرہا ہے اس کے سامنے چند ہادی مہتدی ہوں گے اور دوسری روایت کے لحاظ سے "سات" ہادی ہوں گے۔ اس سے بندگی میاںؓ کے سات فرزندان مراد ہیں دفتر رکن یازدہم، باب دوم) فقیر سید محمد غفرلہٗ

۳؎ شواہد ب۲۶ گ۶، چ۱ ۴؎ تا ۶؎ انتخاب المرالید باب۱۱ ۷؎ انتخاب المرالید باب۱۱

Goto Main List

فصل (۷)

نقلیاتِ بندگی میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت صدیق ولایتؓ سے متعلق بشارتیں

اس باب" چہارم" میں جو بشارتیں درج ہوئیں وہ سبھی مستند اور معتبر کتابوں سے درج کی گئی ہیں۔ بندگی میاں سید عالمؒ فانی فی اللہ باقی باللہ (تبع تابعی) ابن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ بن حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی مشہور تصنیف "نقلیاتِ میاں سید عالمؒ" میں بھی یہ اور اسی نوعیت کی اور بھی بشارتیں مذکور ہیں۔ چونکہ آپؒ تبع تابعی ہیں اس لئے آپ کی روایات سے دوسری روایات کی توثیق اور تائید بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب کی ترتیب، سیرت کی دوسری کتابوں سے جدا ہے۔ آپ نے اکثر بشارتوں کو مختصر انداز میں اور ایک روایت کو متعدد حصوں میں تقسیم کرکے بیان فرمایا ہے، ان بشارتوں کے ترجمہ کو آپؒ ہی کی ترتیب کے موافق یہاں درج کیا جا رہا ہے:-

حضرت میراں علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا کہ (۱) جیسا کہ میں سید حسینی ہوں ویسے تم سید حسینی ہو۔ (۲) ناصر دین ہو۔ (۳) بندہ مصطفیٰؐ کے قدم بقدم اور تم بندے کے قدم بقدم ہو۔ (۴) اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ کے معنی کے بیان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ محمد مصطفیٰؐ کا تابعِ تام ہے ویسا ہی تم بندے کے تابعِ تام ہو۔ (۵) بارِ ولایت کا ختم تم پر ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ کے فرمان حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (اُٹھایا اس بار کو انسان نے) سے تمہاری ذات مراد ہے۔ (۷) سات دریائے الوہیت ایک دم میں پی گئے، ہونٹ بھی نہیں بھیگا۔ (۸) دریائے الوہیّت کی تجلی پے در پے ہوتی ہے، مگر چہرہ متغیر نہیں ہوتا۔ (۹) اس مردِ گجراتی نے حیران کر دیا ہے، جتنا بھی دیا جاتا ہے بس نہیں کرتا۔ (۱۰) سردارِ گروہ جس طرح سید محمد خدا بخش اسی طرح سید خوندمیر خدا بخش۔ (۱۱) جو کچھ بندہ کے دل میں اتارا جاتا ہے اس کا ظہور تمہارے سینہ میں ہوا ہے۔ (۱۲) یہ ولایت مصطفیٰؐ کا وہ بار ہے جس کو تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ (۱۳) ہم اور تم ایک وجود ایک ذات ہیں، ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۱۴) تم کو بندہ کی ذات میں فنا ہے۔ (۱۵) اولوالامر تمہاری ذات ہے۔ (۱۶) سلطاناً نصیراً تمہاری

Goto Main List

ذات ہے۔ (۱۷) ہوشیار رہو یہ بارِ ولایتِ مصطفٰے تمہاری گردن پر آیا ہے۔ اور حضرت مہدیؑ نے اپنا دستِ مبارک میاںؓ کی گردن پر رکھ کر فرمایا کہ سر جُدا، تن جُدا اور پوست جُدا ہوگا۔ (۱۸) ہوشیار ہو جاؤ تم "صدیقِ ولایت" ہو الخ (۱۹) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، الٰہی! تو نے محمد مصطفٰے کو قرآن دیا اور بندے کو کیا دیا؟ فرمان ہوا، اے سید محمد تجھے قرآن کے بدلہ میں ہم نے سید خوندمیر کو دیا ہے۔ (۲۰) تم بندہ کا بدل ہو، بندہ کی چوتھی صفت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا تم سے (صادر) ہوگی۔ (۲۱) خدا کی خدائی میں، سیرِ ولایت میں کوئی تمہارے جیسا، فاضل تر نہیں ہے۔ (۲۲) بندہ تمہارے طرف اور حق تمہارے طرف ہے۔ (۲۳) جو تمہارا دشمن وہ بندہ کا دشمن تا آخر فرمایا۔ (۲۴) حضرت مہدیؑ نے فرمایا، آؤ بھائی سید خوندمیر خدا بخش۔ (۲۵) نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ اور میاں سید خوندمیرؓ بیٹھے ہوئے تھے، یکایک آسمان پھٹا، ایک بے اندازہ نور اس میں سے پیدا ہوا اور حضرت مہدیؑ کی ذات میں سما گیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ذاتِ مہدیؑ سے وہ نور باہر ہوا اور بندگی میاںؓ کی ذات میں آگیا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ کیا تم نے سمجھا کہ یہ کیا نور ہے۔ میاںؓ نے عرض کیا میراں جی جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نور ولایتِ محمدیؐ ہے، اول مجھ پر آیا، اس کے بعد تم پر آیا۔ اور حضرتؑ نے فرمایا آیت وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ (الصف ۶۱ آیت ۱۳) یعنی اور دوسری چیز جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور فتح ہے جو قریب میں ہے، تمہارے حق میں ہے۔ نیز فرمایا تم سے دوستی کی بُو آتی ہے، جو تمہارا دشمن ہے وہ ہماری ذات کا دشمن ہے اور فرمایا کہ خدا کو خدا دیکھتا ہے اور فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ مردِ خدا ہیں۔ نیز فرمایا تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔ پھر فرمایا کہ تم کو سیرِ ولایت میں ہے اور تم بندہ کے قائم مقام ہو۔ پھر فرمایا، خاتم ولایت کا بار تمہاری ذات پر ہے۔ پھر فرمایا آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ... نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ تک تمہارے حق میں ہے۔ پھر فرمایا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تمہاری ذات ہے[1]

حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

---

[1] نقلیاتِ میاں سید عالمؒ مطبوعہ ص۲۱

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ... (ترجمہ) ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین، اور پہاڑوں پر پیش کیا، لیکن (انھوں نے) اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اُٹھا لیا۔ (پ ۲۲) تلاوت کی اور فرمایا اَلسَّمٰوٰتِ سے انبیاء، وَالْاَرْضِ سے اولیاء، وَالْجِبَالِ سے علماء، اَنْ یَّحْمِلْنَھَا سے امرِ قتال (شہادت) وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ سے بھائی سید خوندمیرؓ تمہاری ذات[1] مراد ہے۔

پانچواں باب

فصل (۱)

بشارتِ شہادتِ مخصوصہ

ہجرت، اخراج، ایذا، شہادت ـــــ چار صفات والی قرآنی آیۂ شریفہ

خاتم نبی صلعم اور خاتم ولی علیہ السلام پر کوئی شخص قادر نہ ہونے کے باعث

ان ہر دو کی چوتھی صفت کے تحت مختصر توضیح و تشریح

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت مہدی موعودؑ کی واضح بشاراتِ شہادتِ مخصوصہ

فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران ۱۹۵)

(ترجمہ) پس جن لوگوں نے ہجرت کی، اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ایذائیں دیئے گئے

---

[1] نقلیات میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ صفہ ۱۱

اور جہاد کیا اور شہیدؓ ہوگئے ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یہ صلہ ملے گا اللہ تعالیٰ کے پاس سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اچھا عوض ہے۔

آیت مندرجہ بالا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چارؑ عمدہ صفات اور ان صفات والوں کے حق میں عمدہ عوض اور صلہ کی بشارتیں عنایت فرمائی ہیں۔

بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ناگورؑ میں اس آیت شریفہ کو اپنی "مہدیت کی حجت" کے طور پر اس طرح پڑھا کہ:

۱۔ فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا شُد

۲۔ وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ شُد

۳۔ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ شُد

۴۔ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا ماندہ است، ماشاء اللہ خواہد شُد۔

یعنی ہجرت ہوئی، اخراج ہوا، اذیت پہنچی، شہیدؑ ہونا باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا (یہ چوتھی صفت بھی) پوری ہو جائے گی۔

لیکن اظہار نہیں فرمایا کہ یہ آیت "فلاں شخص کے حق میں" ہے۔

ناگور سے ہجرت فرما کر حضرت مہدی علیہ السلام براہِ کاہا وقندھار، جب فرہ مبارک تشریف لائے اور عام و خاص میں آپ کے "دعویٰ مہدیت" کی بات پھیل گئی اور روز بروز ارادت مند بڑھنے لگے تو کسی طرف سے وہاں کے لوگوں میں عام طور پر یہ بھی مشہور ہوگیا کہ:

"مہدی کو آگ نہیں جلا سکتی، پانی غرق نہیں کرسکتا، تلوار کاٹ نہیں سکتی۔ اگر یہ علامتیں نہ پائی جائیں تو وہ مہدی موعود نہیں ہے"۔ؔ

جب یہ بات آنحضرتؑ مہدی علیہ السلام کے حضور میں پہنچائی گئی تو آنحضرتؑ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔

"تینوں چیزیں اپنی صفت (کے اظہار میں) مامور (محکوم) ہیں، اپنی صفت سے باز نہیں رہتیں

۱؎ مطلع الولایت میں اس آیت کا ٹھٹھ میں پڑھنا بیان کیا گیا ہے۔ ۲؎ شواہد الولایت ص ۲۲

Goto Main List

لیکن "مہدی موعود" پر ان میں سے ایک بھی قادر نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے[۱]"

یعنی آگ کی صفت جلانا ہے وہ جلاتی ہی ہے، پانی کی صفت غرق کرنا ہے وہ غرق ہی کرے گا، اور تلوار کا کام کاٹنا ہے، وہ کاٹ دے گی لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ مہدی موعود کی حفاظت فرماتا ہے اس لئے یہ تینوں چیزیں، مہدی پر "قادر" نہیں ہوسکتیں۔

اس کے بعد علمائے خراسان نے ایک دوسری بات یوں مشہور کی کہ :۔

ذاتِ مہدی موعودؑ کی علامت یہ بھی ہے کہ آخر میں وہ شہید ہو جائے۔ اگر وہ شہادت نہ پائے تو مہدی موعود نہیں[۲]

اس سے واقف ہونے پر حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ :۔

"ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ ائے سید محمد! یہ آیت فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا تیرے حق میں ہے[۲]"

اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اس سلسلہ میں تمام تر آرزو اور انتہائی شجاعت و فدائیت کے ساتھ جناب باری تعالیٰ میں اپنی عرض پیش کی کہ :۔

"ائے بارِ خدایا! یہ چوتھی صفت بھی بندہ سے پوری ہو۔ یعنی اُن تینوں صفتوں کی طرح یہ چوتھی صفت بھی مجھ سے ہو"

اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جواب ملا کہ :۔

"ہمارے علمِ قدیم میں ثابت ہے کہ خاتمِ نبی اور خاتمِ ولی پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کرسکے گا لہذا ہم نے تیرے "بدل" کو مبعوث کیا ہے قَاتَلُوْا اور قُتِلُوْا اس سے پورا ہوگا[۳]"

حضرت مہدی علیہ السلام سے مروی اس نقل میں خدائے تعالیٰ کے علم قدیم میں ثابت یہ تین باتیں بیان ہوئی ہیں کہ :۔ (۱) خاتمِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کرسکے گا۔

(۲) خاتمِ ولی پر (بھی) کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کرسکے گا۔

[۱،۲] شواہد الولایت ۲۲ب [۳] مطلع الولایت مطبوعہ ص۱۰۱

Goto Main List

(۳) اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم نے تیرے "بدل" کو مبعوث کیا ہے کہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا (یعنی شہادت پانا) اس سے پورا ہوگا۔

فصل (۲)

حضرت خاتم النبیین صلعم اور آیتِ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا الخ

اسی چار صفات والی آیت فالّذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واُوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا الخ کے تذکرہ کے ضمن میں حضرت خاتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی "شہادت" پانے کی آرزو کو بھی سیرت کی معتبر کتابوں میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ "سیرت النبی صلعم" جلد پنجم میں لکھا ہوا ہے کہ :۔

' فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم الخ ان آیات کی تفسیر و تشریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ احادیث میں مذکور ہے ۔ . . . . . یہ وہ رتبہ ہے جس کی تمنا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کی اور فرمایا کہ "مجھے آرزو ہے کہ میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں اور دوبارہ مجھے زندگی ملے اور میں اس کو بھی قربان کردوں اور پھر تیسری زندگی ملے اور اس کو بھی خدا کی راہ میں نثار کردوں[1]"۔

آیتِ زیرِ تذکرہ کو درج کرنے کے بعد اس کے تحت جو عبارتِ بالا مذکور ہوئی ہے اس سے یہی ثابت ہو رہا ہے کہ پہلی تین صفتیں آپ کی ذاتِ اقدس سے پوری ہوئیں لیکن آخری اور چوتھی صفت قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنی شہادت پانے کی صفت باقی رہ گئی اور اس صفت کی تکمیل کی آپؐ کو آرزو اور تمنا بھی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ حدیث ذیل سے بھی حضرت خاتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا "شہادت پانے کی آرزو" کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت خاتم نبی صلعم نے فرمایا :۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ الخ (حدیث ۳۶۱۴، کتاب الجہاد، مشکوٰۃ)۔

---

[1] سیرت النبی صلعم مصنفہ علامہ شبلی نعمانی جلد پنجم ص ۲۱۷، طبع پنجم

Goto Main List

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل (شہید) کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل (شہید) کیا جاؤں"۔ (متفق علیہ)۔

پس ظاہر و ثابت یہی ہوا کہ حضرت خاتم نبی صلعم کی ذاتِ اقدس سے اس آیت شریفہ میں بیان کی ہوئی چار صفتوں میں سے، تین صفتیں پوری ہوئیں مگر ایک آخری صفت "شہادت" باقی رہی۔ یعنے:

۱۔ حضرت خاتم نبی صلعم نے ہجرت فرمائی، مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف۔

۲۔ حضرت خاتم نبی صلعم، گھر سے نکالے گئے۔

۳۔ حضرت خاتم نبی صلعم، اذیت پہنچائے گئے۔

۴۔ حضرت خاتم نبی صلعم کی شہادت باقی رہی[1]۔ اور آنحضرتؐ کو "شہادت" کی بے انتہا آرزو بھی تھی۔

یہاں یہ وضاحت نامناسب نہ ہوگی کہ خاتم نبی صلعم کی "چوتھی صفت" شہادت کے ضمن میں بعض لوگ[2] حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو آپ کا نائب سمجھتے اور انھیں حضرت خاتم نبی صلعم کی باقی ماندہ صفتِ شہادت کا حامل سمجھتے ہیں! واللہ اعلم بالصواب۔

یہاں اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ حضرت خاتم النبی صلعم کا اس صفت شہادت کی تکمیل کے لئے آرزو رکھنا اور کسی کو بدل مقرر کئے بغیر رحلت فرمانا، پھر کسی بھی جماعت کا، کسی اور ذات کو آنحضرتؐ کا نائب مان کر اُس سے صفتِ شہادت کی تکمیل کو، اپنے طور پر مقرر کر لینا، پھر اس کو تسلیم بھی کر لینا اور بات ہے ——

خاتم الاولیاء حضرت مہدی علیہ السلام کا اس آیت شریفہ کو "اپنے حق میں" تلاوت کرنا اور اُس میں چوتھی صفت کو اپنی مہدیت کی دلیل یا حجت قرار دینا پھر اس کی تکمیل کے لئے بحکمِ الٰہی آپ کی ذات کا بدل مقرر کیا جانا اور بات ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں چونکہ اس آیت شریفہ کو "اپنے حق میں" تلاوت فرمایا اور

---

[1] چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے قاتلوا وقتلوا کی توضیح کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:- لکن بقی لہٗ کمال لم یحصل لہ بنفسہ وھی الشہادۃ۔ یعنی حضرت خاتم نبی محمد مصطفےٰ صلعم کے حق میں یہ ایک وصفِ کمال باقی رہ گیا تھا جو حضرت رسول اللہ صلعم کی ذات کو حاصل نہ ہوا اور وہ شہادت ہے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)۔

[2] چنانچہ "تقریر الشہادتین" کے ص۱۵ پر مذکور ہے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

اپنی مہدیت کی دلیل اور حجت قرار دیا اور تین صفات کے پورا ہو جانے اور چوتھی صفت کے باقی رہنے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کے پورا ہونے کا اظہار فرمایا۔ اس طرح اس صفت کے ظہور کی قطعیت میں شُبہ باقی نہیں رہا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا علماءِ خراسان سے یہ ارشاد فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:	ثابت ہے کہ غزوات میں شریک رہنے کے باوجود حضرت خاتم النبی صلعم، قتل (شہید) نہیں کئے جاسکے

"ہمارے علم قدیم میں ثابت ہے کہ خاتمِ نبیؐ اور خاتمِ ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کر سکے گا"

اس کا واضح ترین ثبوت، حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ) کا غزوات میں بہ نفسِ نفیس شرکت فرمانا اور کسی بھی بہادر شخص کا آپ کو قتل (شہید) نہ کر سکنا ہے۔ خصوصاً غزوۂ احد (۳ھ) میں حضرت صلعم کو جس صورت حال کا سامنا ہوا تھا وہ سیرت النبی صلعم کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مندرج ہے۔ حتیٰ ایں کہ ابن قیمہ[۱] کے ہاتھوں آپ کے قتل (شہید) ہو جانے کی خبر عام ہوگئی تھی اور مدینہ والوں نے بھی ایسا ہی سُنا تھا، مگر یہ محض "افواہ" ثابت ہوئی۔ خاتم النبی صلعم کے دشمنوں نے جنگِ اُحد میں پوری پوری کوشش کرلی اور اپنی پوری طاقت صرف کرلی کہ آپ قتل (شہید) ہو جائیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی ہر طرح حفاظت فرمائی۔ اور "خاتم نبیؐ" کو قتل (شہید) کئے جانے سے محفوظ رکھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرصہ تک بقید حیات رہ کر اپنے بستر پر رحلت فرمائی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) چونکہ صفتِ شہادت کی تکمیل کو آپ نے "رسالت کی دلیل" یا حجت نہیں مقرر فرمایا تھا اس لئے "بدل" بھی مقرر نہیں ہوا تھا۔

فصل (۳)

فرہ میں "خاتمِ ولی" حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی قتل (شہید) کرنے کی کوشش ناکام رہی، حملہ آور قادر نہ ہو سکا۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر ہی حاکمِ فرہ میر ذوالنون اور تمام ساتھی علماء ایمان لائے۔

---

[۱] سیرت النبی صلعم جلد اوّل، طبع ہفتم ص ۲۷۸

Goto Main List

حضرت خاتم النبیین صلعم پر جس طرح کوئی قادر نہ ہوسکا اور آپ کو قتل (شہید) نہیں کرسکا۔ اسی طرح خاتمِ ولی حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر کوئی قادر نہیں ہوسکا۔ اور آپ کو قتل نہیں کرسکا تفصیل کے ساتھ اس سلسلہ میں ایک واقعہ مروی ہے جس کو مختصراً یہاں درج کیا جاتا ہے :

حضرت مہدی علیہ السلام فرہ کہنہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے آنے سے پہلے ہی یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ایک سیّد دعویٰ کرتے ہیں کہ "میں مہدی موعود" ہوں اور جملہ خلائق پر میری تصدیق فرض ہے۔ اس وقت بادشاہ کے وزیر مسمیٰ میر ذوالنون ارغون فرہ کے حاکم تھے۔ آنحضرتؑ کے آنے سے پہلے دو تین مدعیانِ مہدیت کو جھوٹے پاکر انھوں نے مار ڈالا تھا۔ جب میر مذکور نے حضرت مہدی علیہ السلام کے آنے کی خبر سنی تو فوج کو طلب کرکے حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو قتل کرنے کی شہرت دے دی۔ سزا دینے کا سامان جیسے سولیاں، کُندے، دائرے کے اطراف نصب کردیئے گئے اور اعلان کروایا گیا کہ جھوٹ ظاہر ہونے کے بعد اس طرح سے سزا دی جائے گی۔ جب فوج اس طرح دائرے کے اطراف جمع ہوگئی اور وزیر کے لشکر کے نقاروں کی آواز آنحضرتؑ کے فقرا نے سنی اور لشکر کا طمطراق کچھ ایسا دکھائی دیا کہ صرف قتل وخوں ریزی اور غارت گری ہی کے لئے وہ جمع ہوا ہے۔ فوج کے سپاہیوں نے دائرہ کے تمام حجروں کو گھیر لیا۔ میر ذوالنّون نہایت رعب و داب اور ترش روئی دکھاتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے آیا۔ کسی نے اس کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا وہ حیران ہوکر گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اس کے دل پر ہیبت چھاگئی اور لرزہ پیدا ہوگیا۔ مؤدب ہوکر بیٹھ گیا۔

حضرت مہدی علیہ السّلام نے اپنے قدیم طریقہ کے موافق، اطمینان وسکون کے ساتھ دعوت الی اللہ شروع فرمائی اور آیتِ شریفہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ الخ کا بیان فرمایا۔ میر ذوالنون ادب کے ساتھ دعوت الی اللہ سننے لگا۔ حضرتؑ نے فرمایا، نزدیک آؤ۔ تب وہ کسی قدر نزدیک آیا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا اور نزدیک آؤ، تو اور نزدیک آگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے دیدار سے اس کے دل پر عجیب سی ہیبت طاری تھی اور آنحضرتؑ کی دعوت سن کر اس کا دل بھر آگیا۔ اس کے باوجود اس نے ہمت کرکے کچھ سوالات کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ تلوار مہدی پر کام نہیں کرے گی، آگ نہیں جلائے گی اور پانی غرق نہیں کرے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ تلوار کی صفت کاٹنا ہے آگ کی صفت جلانا ہے اور پانی کی صفت غرق کرنا ہے لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی مہدی کو مارنے پر

Goto Main List

قادر نہ ہوگا۔ نقل ہے کہ میر ذوالنون نے اس گفتگو سے پہلے ہی ایک حبشی کو تیار رکھا تھا کہ جب میں اس قسم کا سوال کروں تو تو فوراً حضرت پر شمشیر سے وار کردے۔ اگر آپ حق پر ہوں تو ان پر تیر او ار کارگر نہ ہوگا اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے تو ان کا سر کٹ جائے گا۔ چنانچہ اس سوال کے وقت اس حبشی نے جو اشارہ پا چکا تھا فوراً تلوار کھینچ کر ہاتھ اُٹھایا تاکہ حضرت مہدی علیہ السلام پر وار کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حبشی کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا، آنحضرتؑ پر وہ وار نہ کرسکا، اور قتل (شہید) نہ کرسکا۔ حضرت مہدی علیہ السلام اسی طرح نصیحت میں مصروف رہے کوئی تغیر پیدا نہ ہوا۔ پس اُس حبشی نے تلوار پھینک کر اپنا سر زمین پر رکھ دیا۔ اسی کے بعد میر ذوالنّون نے اور اس کے ساتھ آئے ہوئے علماء نے آپ کی مہدیت کی تصدیق کی اور ایمان لائے[1]۔

پس ان دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ خاتمِ نبیؐ اور خاتمِ ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوا اور ان کو قتل (شہید) نہیں کرسکا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علمِ قدیم میں ایسا ہی ہونا تھا۔ اور خدائے تعالیٰ ان کی حفاظت فرمارہا تھا۔

چھٹا باب

فصل (۱)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کی باقی ماندہ چوتھی صفت "شہادت" کا حضرت صدیق ولایت رضؓ کی ذات سے تکمیل پانا

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی شہادت مخصوصہ کو اپنی مہدیت کی حجت اور دلیل بھی مقرر کیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:

(۱) بھائی سید خوندمیر! بندہ کی ذات کی یہ (چوتھی) صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگی سر جُدا، تن جُدا، پوست جُدا (ہوگا)[2] (۲) جو کچھ کہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کہا اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں، اور جو کچھ کہا تھا اپنے نفس کے کہنے پر کہا تھا۔

---

[1] شواہد الولایت بٓ ۲۲ ۔ [2] سنہ ۹۳۰ھ (۱۴ شوال) کو حسب پیشگوئی حضرت مہدیؑ، بندگی میاںؓ کی شہادت ہوئی، سر جدا ہوا، تن جُدا ہوا اور پوست بھی جُدا ہوا۔ مخبرِ صادقؑ کی دی ہوئی خبر ہر لحاظ سے پوری ہوئی اور بندگی میاںؓ کی ذات سے حضرت مہدی علیہ السلام کی "چوتھی صفت" کی تکمیل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں آیت فالّذین ھاجروا ..الخ کو اپنی ذات کی مہدیت کی دلیل (حجت) کے طور پر تلاوت فرمانے، اس وقت تک تین صفتوں کے پورا ہونے، چوتھی صفت کے باقی رہ جانے، نیز جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہونے کا بیان فرمایا تھا۔ فرہ مبارک تشریف لانے کے بعد، اس صفت شہادت کے تحت علماء کے سوال اور اصرار کے بعد، آپ نے اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں نہایت آرزو، کمالِ شجاعت و فدائیت کے ساتھ عرض کیا تھا کہ:

"اے بارِ خدا، وہ تینوں صفتیں جو میرے اور میرے دعویٰ کے واسطہ سے اور میرے طفیل سے میری ذات کے ساتھ گروہ سے ہوئیں، چاہئے کہ یہ چوتھی صفت (شہادت) بھی میری ہی ذات سے پوری ہو۔"

اشتیاق اور شجاعت و کمال فدائیت کے ساتھ کئے گئے اس معروضہ کا جواب اللہ تبارک و تعالیٰ کی جناب پاک سے حضرت مہدی علیہ السلام کو جہاں یہ ملا کہ:

"ہمارے علم قدیم میں یہ ثابت ہے کہ خاتم نبیؐ اور خاتم ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا، اور قتل نہیں کر سکے گا۔" (مطلع الولایت ص۱۰۱)

(جس کی وضاحت پچھلے صفحات پر گزری) وہیں یہ جواب بھی آپؑ کو ملا کہ:

"ہم نے تیرے "بدلہ" کو مبعوث کیا ہے کہ قاتلوا وقتلوا اس سے پورا ہوگا (مطلع الولایت ص۱۰۱)۔

اللہ تعالیٰ کی بیش گاہِ اقدس سے اس جواب کے پانے کے بعد ہی حضرت مہدی علیہ السلام نے علمائے خراسان سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ:

"آج تک اس بندہ کو معلوم تھا کہ وعدہ کی ہوئی صفت جو قاتلوا وقتلوا ہے، بندہ سے پوری ہونے والی ہے، اور اس صفت کا اشتیاق بھی بہت تھا لیکن حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے[۱] کہ:

۱۔ اے سید محمد! تم پر کوئی شخص قادر نہیں ہوسکتا۔

۲۔ تمہاری ذات کی اس چوتھی صفت کے لئے جو کہ قاتلوا وقتلوا ہے ایک لائق سید کو تمہارا

---

[۱] دفتر شاہ برہان رک ۳۲ ب۔

قائم مقام کرکے یہ وعدہ شدہ صفت اُس پر اتاری ہے۔

۳۔ اور تمہاری ذات کا "بدلہ" بنا دیا ہے۔

۴۔ اور ہم اس "لائق سید" سے (شہادت کی) تکمیل کرائیں گے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے اس ارشاد سے، تمام علمائے دین کی تسلی ہوگئی کیونکہ وہ بخوبی علم رکھتے تھے اور یقین واثق رکھتے تھے کہ مخبرِ صادق کا قول "دلیل قطعی" ہے اور یہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے قول میں بالکل سچے ہیں، جو کچھ فرماتے ہیں حق فرماتے ہیں مگر چونکہ قاتلوا وقتلوا کے واقعۂ شہادت کی صحیح کیفیت کا اظہار نہیں فرمایا گیا اور جس "سیدِ شائستہ" کے حق میں اس کا تعین ہوا ہے اس کی شخصیت کی وضاحت، حضرت مہدی علیہ السلام کے ارشادِ گرامی سے نہیں ہوسکی تھی اس لئے سبھی لوگ شہادت کی اس وضاحت کے خواہشمند اور منتظر تھے۔ یہ بات سبھی سوچ رہے تھے کہ وہ "سیدِ شائستہ" کون ہے اور کس انداز میں یہ شہادت وقوع پذیر ہوگی؛ اور "بدلہ" ذاتِ حضرت میراں علیہ السلام بن کر کون اس شہادت (مخصوصہ) کا شرف حاصل کرنے والا ہے؛ اگر معلوم ہوجائے تو بے شک وہ لائق تعظیم ہے، اور اس کی تعظیم بجالائی جائے گی۔ اسی خیال کے تحت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے بھی بندگی میاں یوسف مہاجرؓ سے فرمایا کہ آپ حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھئے کہ وہ "سید" جو امام علیہ السلام کی ذات کا "بدل" ہے۔ صحابہ کے درمیان کون ہے؟ اور اُس "سید" پر مہدی موعودؑ کی ذات کی چوتھی صفت پوری ہونے والی ہے اگر معلوم ہوجائے تو ہم اس کی تعظیم اسی طرح کریں گے جیسی کہ ہم خوندکار کی تعظیم کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دریافت کرنے پر، میاں یوسفؓ نے اپنے آنے کی یہ وجہ بتائی کہ:

"میراں جی! آج خوندکار نے قاتلوا وقتلوا کے تحت، جنگ ہونے کی خبر دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مہدی کی ذات کے بدل ایک "سید شائستہ" سے اس کی تکمیل ہونے والی ہے۔ اگر ہم کو معلوم ہوجائے کہ وہ "سید" کون ہے جس پر چوتھی صفتِ وعدہ شدہ کی تکمیل ہونے والی ہے تو ہم اس کی تعظیم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم خوندکار کی تعظیم کرتے ہیں"۔[1]

---

[1] دفتر شاہ برہان ک ۲ ب ۵۔ شواہد الولایت ب ۲۷۔ مطلع الولایت، معارج الولایت، نقلیات میاں سید عالمؒ۔ خاتم سلیمانی۔ اخبار الاسرار

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر ارشاد فرمایا، میاں یوسف! تمہاری فراست تو ایسی نہیں ہے پھر یہ کون پوچھ رہا ہے؟

عرض کیا "میراں جی! بندہ نہیں پوچھ رہا ہے، میاں سید خوندمیر پوچھ رہے ہیں"

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، میاں سید خوندمیر کہاں ہیں؟

عرض کیا کہ یہیں کھڑے ہیں۔

شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بحکمِ الٰہی "بدلِ ذاتِ مہدیؑ" مقرر ہوئے۔

حضرت مہدی علیہ السلام آگے تشریف لائے اور میاں سید خوندمیر کو اپنے بالکل نزدیک بلا کر اپنا مبارک ہاتھ بندگی میاںؓ کے کندھے پر رکھ کر ارشاد فرمایا کہ:۔

"بھائی سید خوندمیر! ذرا توقف کرو، بندہ کی ذات کی یہ صفت، تمہاری ذات سے پوری ہوگی اور تم "ولایتِ مصطفےٰ کے بار" کے حامل ہو"۔

حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ ارشاد گرامی سن کر، بندگی میاںؓ نے نہایت انکساری اور عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ:

"میراں جی! ولایتِ مصطفےٰ کا بار قوی ہے اور بندہ کی گردن ضعیف ہے۔ بندہ کیونکر اٹھا سکے گا"۔

ارشاد فرمایا کہ "ہاں بھائی سید خوندمیر! بندہ کو اس قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا (کی صفتِ شہادت کے حاصل کرنے کا) بہت اشتیاق تھا، لیکن اب اللہ تعالیٰ کا حکم اس طرح ہوا ہے کہ تمہاری ذات سے (یہ صفتِ شہادت) پوری ہوگی، خدا سے کہو، بندہ قوی اور ضعیف کیا جانے، فرمانِ (خدا) ایسا ہی ہے"۔

پھر ارشاد فرمایا کہ:

"برادرم سید خوندمیر! اللہ تعالیٰ اپنا بار، ناقابل کو نہیں دیتا اور قابل کو چھوڑتا نہیں، جب تم کو اس بار کے قابل پایا تو دے دیا"۔

پھر فرمایا کہ:۔

"برادرم سید خوندمیر! خوشی مناؤ اور مسرور ہو کہ "ولایتِ مصطفےٰ کے اس بار" کی آرزو، تمام انبیاء اور اولیاء نے کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا؟

Goto Main List

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مہدی علیہ السلام، بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ کو اس طرح بشارتیں عنایت فرماتے ہوئے، اپنی قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور ان دو تلواروں کو جنھیں راجے مرادی اور راجے سون نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے، حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائی تھیں، باہر لائے اور اپنے ہی مبارک ہاتھوں سے، دونوں تلواروں کو بندگی میاںؓ کی کمر میں باندھ دیا اور فرمایا کہ:

" برادرم سید خوند میر! حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ "بارِ عظیم" عنایت فرمایا ہے، مرد بنے رہو۔"

پھر ہندوستانی زبان میں فرمایا:

" اگر سارکیاں پھسلیاں ہوویں تو بھاگے جیو، ہاتھی کے ہاڑ ہوویں تو گھسا جاوے جیو، ہوشیار ہو جیو۔"

لیعنی اس" بارِ ولایت مصطفےٰ" کو اُٹھانے میں، جو ایک بڑا وزن ہے اگر لوہے کے بازو بھی ہوں تو ٹوٹ جائیں۔ اور ہاتھی کی ہڈیاں ہوں تو گھس جائیں، ہوشیار رہو۔

پھر ارشاد فرمایا:

" برادرم سید خوند میر! خدائے تعالیٰ نے "بارِ عظیم" عطا فرمایا ہے اور ولایتِ مصطفےٰ کا یہ بار جس کسی کو عنایت ہوا ہے، سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہوا ہے۔"

اس وقت بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنے کے ارادہ سے اپنے انگرکھے کے بند کو گرہ دے لی کیونکہ بندگی میاںؓ کو یقین تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ فرمایا ہوا اسی طرح پورا ہو کر رہے گا۔

اس کے بعد ہی حضرت مہدی علیہ السلام نے اس "جنگ" کی کیفیت اور علامت بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ:

" برادرم سید خوند میر! اگر بندہ مہدی موعود ہے تو قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کی یہ صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگی۔"

Goto Main List

فصل (۲)

حضرت مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی کیفیت بیان فرمائی اور اس کو اپنی مہدیت کی حجت یا دلیل بھی قرار دیا

حضرت مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی خبر دینے کے بعد اس کی تفصیل اور کیفیت کی بھی خبر سنائی۔ چنانچہ آپنے ارشاد فرمایا:

" پہلے روز تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا رہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی، اور دوسرے روز تمہاری شہادت ہو جائے گی"۔

پھر ارشاد فرمایا:

" جس طرح میں نے کہا ہے، اگر ایسا ہی ہو تو بہ تحقیق جان لو کہ بندہ مہدی موعود ہے اور جو کچھ کہا اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کہا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں اور جو کچھ ہم نے کہا تھا اپنے نفس کے کہنے کی بنا پر کہا تھا"۔ [۱]

حضرت مہدی علیہ السلام کئی بار اس طرح ارشاد فرما کر قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس طرح ان ارشاداتِ امامنا سے سب پر واضح ہوگیا کہ:

(۱)۔ آیتِ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کے تحت، چوتھی صفت یعنی شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ذات، ذاتِ مہدیؑ کا "بدل" قرار پائی ہے۔

(۲) تردد اور بار بار سوالات کرنے والے علماءِ خراسان اور دوسرے غیر مصدقین کے لئے "جنگ" اور "شہادت صدیق ولایتؓ" کو اپنی مہدیت کی حجت و دلیل بھی قرار دیا۔

(۳) یہ شہادت بدلِ شہادتِ مہدیؑ اور بندگی میاں کی ذات سے مخصوص ہونے کے سبب "شہادتِ مخصوصہ" قرار پائی۔

قاتلوا وقتلوا کے تحت حرم محترمؓ کا "معاملہ" دیکھنا، حضرت مہدی علیہ السلام سے بیان کرنے پر آپ کا اس کو درست قرار دینا

نقل ہے کہ فرہ میں ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کی حرم محترم بی بی بھیکاؓ نے "معاملہ" [۲] دیکھا کہ حضرت مہدی موعودؑ

---

[۱] دفتر شاہ برہان ک ۳ ب ۵، شواہد الولایت ب ۲۲ ص ۲۷، ۲۸۔ انتخاب ب ۷۔ اخبار ب ۲ ص ۳۳۔ [۲] شواہد الولایت ب ۲۷

کی ذات کی صفت جو فَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کی ہے' اس کا ظہور آنحضرت کے بعد' آنحضرت کے گروہ میں ہو رہا ہے"۔ یہ معاملہ بی بیؓ نے حضرت میراں علیہ السلام سے عرض کیا کہ :

"میراں جی! میں تے ایسا معاملہ دیکھا اور جو گروہ مجھے دکھائی دیا اس میں سے ایک ذات کو میں نے دیکھا کہ وہ سید خوندمیرؓ ہیں"۔

حضرت میراں علیہ السلام نے سن کر ارشاد فرمایا کہ :

"جو کچھ تم نے دیکھا ہے بالتحقیق ایسا ہی ہے' بھائی سید خوندمیر اس گروہ کے سردار ہیں۔ سردار بندہ کے نزدیک ہے اور گروہ حق تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ جب وعدہ کی ہوئی اس صفت (شہادت) کے انجام پانے کا وقت آپہنچے گا تو حق تعالیٰ سردار کے ساتھ گروہ کو جمع کرے گا اور اس کام کی تکمیل کو پہنچائے گا"۔

مصنفِ انصاف نامہ' بندگی میاں ولی یوسفؒ نے تحفۃ المنصفین میں لکھا ہے :

"میاں سید سلام اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز' حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا الخ کی تلاوت فرمائی' اسی وقت اچانک میاں سید خوندمیرؓ بھی آگئے۔ جوں ہی دُور سے حضرت مہدی علیہ السلام کی نظر' میاں سید خوندمیرؓ پر پڑی' روتے ہوئے ارشاد فرمایا :

"اس غریب کے سر پر کیا کیا ہونے والا ہے"۔

شواہد الولایت کے مصنف حضرت شاہ برہانؒ نے ستائیسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا :

"بھائی سید خوندمیر! اللہ تعالیٰ نے بارِ عظیم دیا ہے' جس کسی پر یہ "بارِ ولایت مصطفےٰ" آئے' سر جُدا' تن جُدا اور پوست جُدا ہو جائے[1]

تذکرۃ الصالحین میں یہ عبارت بھی ہے :

"اور تمام لوگ دشمن ہو جائیں گے"۔ (ب)

---

[1] انتخاب الموالید۔ اخبار الاسرار ب ۲۔

Goto Main List

دفتر اول[1] میں حضرت شاہ برہانؒ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے، بندگی میاںؓ سے ارشاد فرمایا:

"جب ملکِ متعال لایزال (خدائے) کے حکم کے تحت، جنگ کا وقت آپہنچے، ہتھیار باندھ لو اور گھوڑے پر سوار ہو جاؤ، اور دشمنانِ دین کے ساتھ کارزار (جنگ) کرو۔"

پھر ارشاد فرمایا:۔

"اللہ کی رحمت ہو، مردانگی کرو اور کمربستہ رہو اور مضبوط رہو، اللہ تعالیٰ ساتھ رہے گا اور مدد فرمائے گا اور تم سے اپنے دین کو نصرت (مدد) دے گا۔"[2]

حضرت بندگی میاں سید عالمؒ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ارشادِ خداوندی تعؐ ہو رہا ہے کہ چوتھی صفت جو کہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا ہے، اُس کے واسطہ سے ظہور میں آئے گی اور اُس سے قائم ہوگی، اور اُس سے قوت پکڑے گی اور اس کی ذات سے مخصوص ہوگی اور اُس پر مہدی کی حجت ختم ہوگی۔"

بندگی میراں سید یوسفؒ بن بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ نے "مطلع الولایت" میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے پھر ارشاد فرمایا کہ:۔

"اگر تمہاری ذات، تنہا ایک طرف رہے اور تمام دنیا ایک طرف تو انشاءاللہ تمہاری ایک ذات سے وہ سب شکست کھائیں گے۔ یہ میری مہدیت کی دلیل (حجت) ہے جیسا کہ "جنگِ بدر نبوت" پیغمبر علیہ السلام کے لئے ہوئی۔"[3]

حضرت بندگی میراں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے اپنی تصنیف "محکمات" میں تحریر فرمایا ہے:۔

"حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے ولایت کی تلوار، ذوالفقار بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو عنایت فرمائی ہے، جس طرح "جنگِ بدرِ نبوت" کے میدان میں پیغمبر علیہ السلام کی ذات تھی، اسی طرح "بدرِ ولایت کی جنگ" میں مہدی علیہ السلام کا حکم تھا۔"

---

[1] دفتر اول کے باب [2] انتخاب الموالید
[3] مطلع الولایت۔ تذکرۃ الصالحین باب اول۔

Goto Main List

فصل (۳)

قرآن میں منصوص اور مبشّر خدائے ذوالجلال ہونے کے ساتھ بندگی میاںؓ کا ظہور، احادیث سے بھی ثابت ہے۔ اس لئے آپؓ حضرت رسول اکرم صلعم کے "مبشّر" بھی ہیں۔

حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ نے مطلع الولایت میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

" حضرت مہدی علیہ السلام جیسا کہ قرآن میں منصوص ہیں، میاں (سید خوندمیرؓ) بھی منصوص ہیں کہ اس میں دوسرے دخل نہیں رکھتے — اگرچہ مجی (آمد) مہدی بہت سی حدیثوں سے عیاں ہے، میاںؓ کا ظہور بھی بعض حدیثوں سے بیان ہوتا ہے جیسا کہ " ارطاۃ " کی بیان کی ہوئی حدیث سے ثابت ہے۔" (مطلع الولایت)

پس احادیث شریفہ سے بھی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ :-

" ارطاۃ نے روایت کی، انھوں نے کہا، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ مہدی فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے ہیں جو پانچ سال زندہ رہیں گے۔ پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے۔ پھر ایک شخص فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہوکر شہادت پائے گا۔ ترمذی نے اس کو بیان کیا ہے۔" (دفتر شاہ برہان ک ۳ ب ۱۴، مطلع الولایت، الحجۃ تصنیف حضرت سید قاسم مجتہد گروہؒ)۔

حدیثِ مذکور میں مہدی علیہ السلام کے تذکرہ کے ضمن "پانچ سال زندہ رہنا" سے حضرت مہدی علیہ السلام کے دعویٰ مؤکدہ ۹۰۵ھ کے بعد آپ کی حیاتِ طیبہ کی پانچ سالہ مدت کی طرف اشارہ ہے۔ "اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہوکر شہادت پائے گا" سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر کی اُس بیس سالہ حیاتِ طیبہ کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال ۹۱۰ھ کے بیس سال کے بعد، بندگی میاںؓ کی شہادت پانے (۹۳۰ھ) کا درمیانی عرصہ مدت ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث جو دفتر اول میں حضرت شاہ برہانؒ نے " ارطاۃ " سے روایت کی ہے اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ :-

Goto Main List

"مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ مہدیؑ، فاطمہ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے ہیں۔ جو پانچ سال زندہ رہیں گے پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے۔ پھر ایک شخص (قبیلہ) قحطان سے چھدے ہوئے کان والا (یعنے مطیع، منقاد اور تابعِ تام مہدی) فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہوکر شہادت پائے گا۔ (ک ت ۳)۔

کعبؓ سے مروی حدیث میں آیا ہے:۔

"مہدی انتقال کرے گا جس کے بعد قحطانی (اس کے کام) مضبوط کرے گا"۔ [1]

احادیثِ مذکورہ بالا میں حضرت رسول اللہ صلعم نے "مہدی" کے تعلق سے پیشین گوئی فرمائی اور "مہدی" کے بعد فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلعم کی اولاد سے "مہدی کی سیرت والا" اور مہدی کا مطیع و منقاد اور تابعِ تام "قحطان" کے ظہور کے تعلق سے پیشین گوئی فرمائی گئی ہے اور "قحطان" کی توضیح اس طرح کی گئی ہے:

هو فى العرب ابو قبائل اليمن العربية و زميلة عدنان ابو قبائل الشمال۔ انقسم بنو قحطان الى فرعين: حمير و اكثرهم اهل حضر وكهلان واكثرهم اهل وبر۔ ويقال ان قحطان هو اول من لبس التاج من ملوك اليمن وجزيرة العرب۔ قاتل الاشوريين اسمه فى التوراة "يقطان"۔ (المنجد، اعلام ص۵۴۵)۔

یعنے "قحطان" عربوں کے پاس عام طور پر یمن (الکعبہ کے داہنی سمت کا ملک) کے عرب اور قبائلِ یمن کا "اصل" ہے۔ اور اس کا ساتھی عدنان، شمال کے قبائل کا "اصل" ہے۔ بنو قحطان کی دو قسمیں یعنے شاخیں ہوگئیں ایک تو حِمیَر اور ان کی اکثریت شہری افراد پر مشتمل ہے۔ دوسری کہلان ہے اور ان میں زیادہ تر بدو یعنے گاؤں والے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قحطان ہی وہ پہلا (حاکم) شخص ہے جس نے یمن اور جزیرہ عرب کے تمام بادشاہوں اور حاکموں میں "تاج" پہنا ہے۔ قحطان نے اشوریوں (مسیحیوں) سے جنگ کی ہے، توراۃ میں اس کا نام "یقطان" ہے۔

---

[1] دفتر اول ک ت ۴

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مہدی" اور مہدی کے "متبع اور تابع تام" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ مہدی کے بعد بیس سال زندہ رہ کر شہید ہوگا۔ اس کے لئے "قحطانی" کے کنایہ کے ساتھ اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

انّ المهدی من ولد فاطمة بنت رسول الله یعیش خمس عاماً ثم یموت علیٰ فراشه ثم یخرج رجل من قحطان مثقوب الاذنین علیٰ سیرة المهدی بقاءهٗ عشرین سنة ثم یموت قتیلاً[1] بالسلاح الخ

یعنی مہدی، فاطمہ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے ہوگا جو پانچ سال زندہ رہے گا پھر وہ اپنے بستر (فرش) پر انتقال کرے گا۔ پھر کانوں میں سوراخ پڑا ہوا (یعنے متبع اور تابع تام) ایک قحطانی (سلسلہ کا شخص) مہدی کی سیرت پر نمایاں ہوگا جس کی بقا بیس سال ہوگی پھر وہ ہتھیار سے قتل (شہید) ہوگا الخ

قحطانی مہدیؑ سے جدا (زمانہ میں) نہیں ہوگا

نیز جابر بن ماجدؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا:۔

"...... والذی بعثنی بالحق ما هو دونهٗ الخ"

یعنے ..... قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے وہ (قحطانی) اُس (مہدیؑ) سے الگ (زمانہ میں) نہیں ہوگا۔ الخ

ان احادیث سے ثابت ہے کہ مہدی کا متبع اور تابعِ تام، ایک شخص مہدیؑ کے زمانہ ہی میں، مہدیؑ کی سیرت پر قحطان سے ایسا ہوگا جو مہدیؑ کے وصال کر جانے کے بعد وہ بیس سال زندہ رہے گا اور ہتھیار سے قتل (شہید) کیا جائیگا پس تاریخی حقائق سے ان پیشگوئیوں کا اطلاق ہر طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ذات پر ہوتا ہے۔

بندگی میاںؓ کے حق میں، منجانب رسول اللہ صلعم "منصورؓ" کی بشارت

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو "منصور" فرمانا بھی ثابت ہے۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا:۔

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۳ ب

" اُس کی (مہدی کی) جماعت کے سرداروں میں ایک شخص ہوگا جس کو "منصور" کہا جاتا ہے جو آلِ محمدؐ کی مدد کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ کے لئے جگہ فراہم کی تھی، ہر مومن پر اس کو قبول کرنا واجب ہوگا۔" (دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۳ ب)۔

چنانچہ ثابت ہے کہ جنگِ بدرِ ولایت کی خبرِ مغیب کے طور پر حضرت مہدی علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی اور حضرت صدیق ولایت رضؓ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی نصرت اور مدد کا یقین دلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتِ "منصور" کا اطلاق آپؓ کے حق میں اپنے ان ارشاداتِ عالیہ سے فرمایا:

" بھائی سید خوندمیرا اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفت (جنگ کی) تم سے پوری ہوگی اور (جنگ کے) پہلے روز، اگر تم پر، تمام دنیا کی فوجیں حملہ آور ہوں اور تمہاری ذات تنہا رہے تو انشاء اللہ تمہاری ہی ایک ذات کے آگے یہ سب شکست کھائیں گے۔ یہ میری مہدیت کی نشانی اور دلیل ہے جیسا کہ "جنگِ بدر" پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت تھی" الخ

حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی اس بشارت سے، بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جنگ بدرِ ولایت میں، غیبی نصرت اور فتح حاصل ہونے اور آپ کے "منصور" ہونے کا ہر طرح یقین دلایا۔

چنانچہ جنگِ بدرِ ولایت" کے پہلے روز ۱۲/ شوال ۹۳۰ھ چہارشنبہ کی صبح کھانیل کے میدان میں عین الملک پینتالیس ۴۵ ہزار لشکرِ جرار کے ساتھ حضرت بندگی میاں صدیق ولایتؓ پر حملہ آور ہوا۔ اُس وقت بندگی میاںؓ کے دائرہ میں بے سروسامان، دوسو فقراء اور طالبانِ مولیٰ سے زیادہ نہ تھے۔

تاریخی واقعات سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کی دی ہوئی بشارت اور مہدی مراد اللہ کی پیشگوئی کو حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی ذات سے ظاہر فرمایا اور آپؓ جنگ کے پہلے روز "منصور" رہے اور بفضلِ خدا فتح ہوئی اور آپ، حدیثِ نبوی کے مصداق قرار پائے۔

پس حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ احادیث میں دیئے گئے یہ اشارات اور بشارتیں کہ:۔

۱۔ ایک قحطانی مرد، مہدی کی وفات کے بعد "مہدی کی سیرت" پر رہے گا۔

۲۔ اُس کی زندگی (بقاءِ مزید) بیس سال تک رہے گی۔

Goto Main List

۳۔ وہ مردِ قحطانی، مہدی سے الگ (زمانہ میں) نہ ہوگا۔

۴۔ وہ "منصور" (یعنے خدا کی مدد پایا ہوا) ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد کے تاریخی واقعات سے قطعی طور پر ثابت ہوچکا ہے کہ یہ تمام اشارے اور بشارتیں، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کی ذاتِ اقدس سے ہر طرح موافقت رکھنے والی تھیں۔ اسی لئے حضرت صدیق ولایت رضؓ خاتم النبی صلعم کے "بشارت دیئے ہوئے" اور "مبشّرِ رسول" تھے۔

ساتواں باب

فصل (۱)

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصالِ مبارک
شرعِ محمدی کی تکمیل کے چند یادگار واقعات کا ظہور۔
حضرت مہدی علیہ السلام کی رُوحِ پُرفتوح کے اشارہ کی بناء پر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی فرہ سے گجرات کو واپسی

مروی ہے کہ خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، مبیّنِ کلام اللہ، مُحیِ شریعت و ماحیِ بدعت، تابعِ تامِ رسول اللہ، داعی الی البصیرۃ، امامِ آخر الزماں حضرت میراں سید محمد مہدی موعود (ابی و امی فداہٗ) علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ایک روز زحمت کا اثر ظاہر ہوا، بخار آیا اور قئے ہوئی۔ یہ دن حرمِ محترم بی بی ملکان رضی اللہ عنہا کی باری کا تھا۔ دوسرے دن حرمِ محترم بی بی بونجی رضی اللہ عنہا کی باری کی ادائی کے لئے، حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لے گئے۔ بی بیؓ نے عرض کیا کہ تھوڑی آش بنا کر لاتی ہوں، آپ پی لیں۔ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ القوّۃ بالغیر لا یُقال لھا قوّۃ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری چیز کی قوت، فی الحقیقت اس کو قوت نہیں کہا جاتا) پھر ارشاد فرمایا کہ المفلس فی امان اللہ (یعنی مفلس آدمی، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے) بندہ کوئی چیز نہیں رکھتا۔ البتہ بنامِ خدا آئی ہوئی ساٹھ تلواریں جو مہاجرین کو مستعار دی گئی تھیں انھیں مہاجرین کو بخش دینے کے لئے ارشاد ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام

بی بی بون جیؓ کے گھر میں تھے اور آپ کا دستور یہ تھا کہ بی بیوںؓ کے پاس باری باری سے جانے کے لئے گھر کے صحن میں چند نشان نصب فرما دیئے تھے کہ جب ایک نشان سے دوسری نشان تک سایہ جاتا تو آپؑ ایک بی بیؓ کے گھر سے دوسری بی بی کے گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ جب اِس وقت سایہ کے تعلق سے آپ نے دریافت فرمایا اور جب علم ہوا کہ بی بی بون جیؓ کے گھر میں رہنے کا وقت ختم ہوا اور بی بی ملکانؓ کی باری کا وقت آیا تو فرمایا کہ "ہم کو بی بی ملکان کے گھر لے چلو"۔ بی بی ملکانؓ بھی وہیں موجود تھیں۔ بی بیؓ نے عرض کیا میراں جی! میرے گھر، بستر فرش پر ہے اور یہاں چار پائی ہے، اس لئے آپ یہیں ٹھیریں۔ فرمایاؑ تمہارا حق ہے۔ بی بیؓ نے عرض کیا، میں اپنا حق بخش دی، حضور یہیں آرام فرمائیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ام المومنین بی بی ملکانؓ کو جواب دیا کہ خوب! تم نے اپنا حق بخش دیا لیکن شرعِ محمدی کی حد جو خدائے تعالیٰ نے قرار دی ہے کون اس کو بخشے گا؟ پھر جب حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا کہ "بندہ کو لے چلو"۔ تو دوبارہ انھوں نے معذرت چاہی اور نہایت عاجزی و انکساری سے عرض کیا کہ میراں جیؑ کی ذاتِ اقدس کو تکلیف زیادہ ہے، اگر یہیں آرام لیں تو بہتر ہے۔ تیسری دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "ہمارے برادر، ہماری رعایت کرتے ہیں لیکن شرعِ محمدیؐ کی رعایت نہیں کرتے"[1]۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے طور پر خود اُٹھ جانے کا ارادہ فرمالیا تاکہ بی بی ملکانؓ کے گھر روانہ ہوں۔ اتباعِ شریعت میں جس طرح ہمیشہ عزیمت و عالیت ملحوظ رہی اس آخری امر شرعی میں بھی آپؑ نے عزیمت کو اس طرح اختیار فرمایا۔ اس کے بعد خود اُٹھ گئے، تب صحابہؓ، آپؑ کو چار پائی پر بٹھا کر بی بی ملکانؓ کے گھر لے گئے۔ بی بی ملکان کے گھر تشریف لانے کے بعد وہاں آپ کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹ گئے۔

روایت[2] ہے کہ وصالِ مبارک سے پہلے حضرت خاتم ولایت، مہدی علیہ السلام جبکہ بی بی ملکانؓ کے گھر میں تھے۔ اکثر مہاجرین بھی حاضر تھے اور سرِ مبارک میاں سید امین محمد مہاجر رضی اللہ عنہ، کے زانو پر تھا، اسی اثنا میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ آئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے دریافت فرمایا کون ہے؟ بندگی میاںؓ نے عرض کیا "بندہ خوندمیر ہے"۔ حضرت امام علیہ السلام نے اپنے نزدیک بلایا اور سرِ مبارک

---

[1] شواہد ۲۵
[2] شواہد ۲

بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھ کر وصیتِ رحلت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے، ذاتِ خداوندی تعؔ کی رُویت (دیدار) کی اپنی ذات کی صفت کو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حوالہ فرمایا اور یہ آیتِ شریفہ تلاوت فرمائی قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یعنی کہہ دو (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے، بلاتا ہوں (مخلوق کو) اللہ کی طرف، بینائی (دیدار) پر، مَیں اور وہ جو میرا تابع (تام) ہے)

اس کے بعد اس آیتِ شریفہ کا ترجمہ فارسی اور گجراتی میں سنا کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی! سید خوندمیرؓ بندہ جو کچھ کہتا ہے کیا تم سمجھ رہے ہو؟ پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یعنی اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)۔ پھر ارشاد فرمایا:

"ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم"

یعنی ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) جملہ مشرکین سے نہیں ہیں۔

اس ارشاد کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے تھوڑا سکوت فرمایا اور پھر آنکھ کھولی اور ارشاد فرمایا

"بھائی سید خوندمیر ہر کہ خدائے را مقید بیند او مشرک است سبحان اللہ"[1]

---

[1] حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "جس نے خدا کو مقیّد دیکھا وہ مشرک ہے"۔ مہدی علیہ السلام کے اس قول کے دو جزو ہیں: (۱) خدا کو مقید دیکھنا۔ (۲) ایسا دیکھنا شرک ہے ——— خدائے تعالیٰ کا دیدار دو نوعیّت سے ہوتا ہے:۔

۱۔ تجلّیِ ذاتِ خداوندی کا دیدار (جو بینائی مطلق ہے) اور

۲۔ تجلّیِ اسماء (وصفات) خداوندی کا دیدار (جو بینائی مقیّد ہے)۔

جیساکہ اس کی تصریح شیخ محی الدینؒ ابن عربی نے بھی "فصوص الحکم" ص۲۶ میں اس طرح کی ہے کہ:۔ اِنَّ الْاَعْطِيَاتِ اِمَّا ذَاتِيَّةٌ اَوْ اَسْمَائِيَّةٌ فَاَمَّا الْمِنَحُ وَالْهِبَاتُ وَالْعَطَايَا الذَّاتِيَّةُ فَلَا تَكُوْنُ اَبَدًا عَنْ تَجَلِّ اِلٰهِيٍّ"۔ یعنی عطاءِ دیدارِ الٰہی یا تو ذاتی ہوتی ہے یا اسمائی (جس کو دیدارِ صفاتی بھی کہا جاتا ہے) لیکن انواعِ انعامات و بخشش اور عطایا جو ذاتی ہیں پس وہ "تجلّیِ الٰہی" سے ہی حاصل ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے قول کے دوسرے جزو میں خدا کے مقید دیکھنے کو شرک کہا گیا ہے۔ اس سے شرکِ شرعی یا اصطلاحی مراد نہیں ہے۔" دیدارِ مطلق" یعنے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کی تجلیات کا دیدار، اصالتاً صرف خاتمین (رسولؐ اور مہدیؑ) کو حاصل تھا اور تبعاً سیدین صالحینؒ کو۔ اسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے

Goto Main List

وما انا من المشرکین" یعنی بھائی سید خوندمیر! جو کوئی خدا کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے
اللہ پاک ہے اور ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) مشرکین سے نہیں ہیں۔" (انتخاب بے۔ شواہد ۲، خاتم ضا گ ۴، چ ۲)۔

(بقیہ حاشیہ) ــــ اس کی وضاحت فی الفور" اپنے دوسرے قول" ما ہردو از جملہ مشرکاں نہ ایم" سے فرمادی۔ یعنی ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) بوجہ حصول رویت ذاتِ باری تعالیٰ (مطلق) ان مشرکوں (بلحاظِ صوفیہ) میں داخل نہیں ہیں جو خدا کو مقید (یعنی اس کی تجلی اسمائی یا صفاتی) دیکھتے ہیں۔

۲۔ بصورت دیگر،"مقید دیکھنا" سے رائی کا مقید (رہ کر، مرئی کو) دیکھنا یا اس کا دیدار کرنا اگر مراد لیا جائے (جیسا کہ بعضوں نے اس کو اختیار بھی کیا ہے) تو اس کی تشریح اس طرح ہے:

رائی کی رویت کی دو نوعیتیں ہیں:ــ

(۱) مقید رہ کر رویت سے مشرف ہونا۔ (۲) مطلق ہو کر رویت سے مشرف ہونا۔

پہلی صورت" رویتِ مقیدہ" کہلاتی ہے اور دوسری صورت" رویتِ مطلقہ"۔ پہلی صورت ، رویتِ مقیدہ کی یہ ہوتی ہے کہ سالک موتوا قبل ان تموتوا کا مصداق ہو کر اپنی خودی کو فنا کر کے قیدِ بشری سے نکل جاتا تخلقوا باخلاق اللہ سے مزین ہوتا، کامل فنائیت کی منزل میں پہنچ کر سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ سے دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔

دوسری صورت" رویتِ مطلقہ" کی یہ ہوتی ہے کہ سالک، سلوک کے حدود سے گزر کر موتوا قبل ان تموتوا کا مصداق ہو کر اپنی خودی کو فنا کر کے، قیدِ بشری سے نکل جاتا تخلقوا باخلاق اللہ سے مزین ہو کر کامل فنائیت کی منزل سے آگے بڑھ کر لقا باللہ کے مقام پر فائز ہوتا اور سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ کے علاوہ سرتاپا مجسم آنکھ بن کر یا بالفاظِ دیگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بال بال اور رونگٹے رونگٹے کو دو دو آنکھ پا کر دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔

پہلی صورت پر حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ ارشادِ مبارک صادق آتا ہے، جیسا کہ آپؑ نے فرمایا:ــ

"جس نے خدا کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے"

دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت ثانی مہدیؓ کے متعلق ام المومنین بی بی الہدائی رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:ــ

(مسلسل)

Goto Main List

اس وقت آنحضرتؑ کی زبان مبارک سے یہ بھی ادا ہوا ؎

بیزارم ازآں کہنہ خدائے کہ تو داری   ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دِگر است

(بقیہ حاشیہ) ــــ " دیکھو بھائی سید محمود کے استخواں، گوشت، خون اور پوست، سب کا سب لا الٰہ الا اللہ ہوگیا ہے"۔

یا پھر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے ملّا سٹ میر نے کہا :- "کیا آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پوچھا، کس طرح؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میرے ایک ایک رونگٹے کو دو دو آنکھیں دی ہیں جن سے میں نے خدا کو دیکھا ہے الخ۔"

یہی دوسری صورت وہ ہے جس میں ذاتی (سیدین صالحینؓ) کو "رویتِ مطلقہ" حاصل رہی۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں کہ :

(۱) حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو "سیرِ نبوت" اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو سیرِ ولایت، حاصل ہے۔

(۲) یہ دونوں ذات " بلا واسطہ فیض پاتی ہیں ــــ (۳) یہ دونوں "سرتاپا مسلمان" ہیں۔

سیدین صالحینؓ کے حق میں اسی مقام " رویتِ مطلقہ" کو ثابت کرتی ہیں۔ اس بات کو محی الدینؒ ابن عربی کی تصنیف "فصوص الحکم" کے مقدمہ میں" رویتِ حق" کے عنوان کے تحت اس طرح بیان کیا گیا ہے :-

" رویت حق تعالیٰ کے لئے باعتبارِ تقید اور اطلاق کے مراتب ہیں، جیسے کہ انسان کے لئے باعتبار تقید اور اطلاق کے مراتب ہیں کہ وہ جسد، قلب اور روح وغیرہ ہیں اور یہ مراتب ایک سے ایک لطیف اور مطلق ہیں۔ پس کیفیتِ رویت بھی، ہر ہر مرتبہ میں باعتبار تقید اور اطلاق کے جدا جدا ہے۔ پس رویت، چشمِ سر (جسد) کی باعتبارِ تقید کے اور ہے ــــ اور رویت، قلب کی کہ بہ نسبت جسد کے لطیف اور مطلق ہے، اور ہے ــــ اور رویت روح کی کہ بہ نسبت قلب کے مطلق اور لطیف ہے، اور ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس جوں جوں "لطافت" اور" اطلاق" سالک کا بڑھتا جائے گا، رویت بھی بطریق لطافت اور اطلاق کے اور ہوگی۔

پس جس طرح خاتمین علیہما السلام (رسول و مہدی) کو اصالتاً، ذاتِ خداوندی کی "رویتِ مطلقہ" حاصل تھی اسی طرح سیدین صالحینؓ کو بھی تبعاً حاصل تھی۔ کیونکہ سیدینؓ کی ذواتِ مقدسہ ہر نوعیت کے تقید سے بری اور بالا نیز "اطلاقیت" کے کامل ترین مقام پر بفضلِ خدائے لایزال و بصدقہ مہدی موعود علیہ السلام فائز تھیں۔

الغرض سوائے (اصالتاً) خاتمین علیہما السلام کے اور (تبعاً) سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے دوسرے سبھی دیدار (مسلسل)

Goto Main List

اس کے کچھ ہی دیر بعد جبکہ ضحیٰ کا وقت اور ذی قعدہ کی ۱۹ ر تاریخ ۹۱۰ھ روز پنجشنبہ تھا حضرت امام آخرالزماں مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہاجرینؓ اور صحابہؓ کو گریہ وزاری سے منع فرماتے ہوئے اور ارشاداتِ عالیہ سے بہرہ ور فرماتے ہوئے اپنی عمرِ مبارک کے (۶۳) ویں سال میں وصال فرمایا۔ اِنّا لِلّٰہِ وانّا الیہ راجعون۔

(بقیہ حاشیہ) ـــــ کرنے والے (رائی) بمقام "مقید" مقیدؔ (مرئی) کا ہی دیدار کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جس پر فائز رائی کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام کے اس قول کا اطلاق ہوتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "ہر کہ خدائے را مقیدؔ بیند او مشرک است"۔ اور ان سب کے مقابلہ میں خاتمین علیہما السلام (اور تبعاً سیدین صالحینؓ) ہی ایسی (رائی) ذاتیں ہیں جنھوں نے یہ مقامِ "مطلق" "مطلق" (مرئی) کا ہر لحظہ تازہ دیدار کیا۔ یہی وہ صورت ہے جس کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"ما ہر دو از جملہ مُشرکاں نہ ایم"۔

اس قولِ میراں علیہ السلام میں "ما ہر دو" سے خاتم النبیینؐ اور خاتم الاولیاءؑ (یعنے رسولؐ و مہدیؑ) کی ذاتیں مراد ہیں، اور "سرتاپا مسلمان" و "سائرِ نبوت" و "سائرِ ولایت" کی بشارتوں کے حامل سیدینؓ تبعاً اس میں داخل ہیں۔

اب رہا یہ امر کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے اس فرمان میں "شرک" سے کونسا شرک مراد ہے؟

تو ہم کہتے ہیں کہ اس کا اطلاق صرف اس رویتِ تجلیاتِ باریؔ پر ہوتا ہے جو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے واسطہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ کیفیت، تمام دیدار کرنے والوں کی ہوتی ہے جیسا کہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے بھی فصوص الحکم (عربی) میں بیان بھی کیا ہے:۔

ان الرسل لا یرونہ متیٰ رَاَوْہُ اِلّامِنْ مشکوٰۃ الخاتم الاولیاء

یعنی بالتحقیق اللہ کے تمام رسول (بھی) خدا تعالیٰ کو جب دیکھتے ہیں تو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ (طاق دان) سے اس کو دیکھتے ہیں۔

الغرض خاتمین علیہما السلام کی ذواتِ مقدسہ ہی ایسی ہیں جو اصالتاً ذاتی اور بلا واسطہ رویت کی حامل ہیں۔ اور سیدینؓ کی ذواتِ مقدسہ کو بھی تبعاً یہ مقامِ رویت حاصل ہے۔ لبقیہ سب کو مشکوٰۃ خاتم الاولیاء کے واسطہ سے رویت حاصل ہوتی ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے واسطہ سے حاصل ہونے والی رویت کی اسی "کیفیت" کو "شرک" سے موسوم اور بیان فرمایا ہے ـــــ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

Goto Main List

وصال سے قبل، حضرت مہدی علیہ السلام کا آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ تلاوت کرنا

آیتِ ذیل، حضرت خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی:
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ۵ (ترجمہ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین اسلام کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا۔ الخ۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اپنے اصحابؓ کے حق میں سنایا تھا۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی، وصال سے قبل، جبکہ آپ میاں امین محمدؓ کے زانو پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے، اپنے اُن تمام مرد و زن، اصحاب، مہاجران اور مبشران و منظورِ نظر مصاحبین سے مخاطب ہوکر اس طرح فرمایا کہ بندہ کے حق میں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ:

" اے سید محمد! تو بھی اس آیت کو اپنے اصحاب کے حق میں سنا دے، جس طرح رسولؐ نے اس آیت کو اپنے اصحاب کے حق میں سنایا تھا"

حسبہٗ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیتِ شریفہ:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ۵

اپنے تمام اصحاب کو سُنائی۔ پھر ارشاد فرمایا:

نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث۔ یعنی ہم انبیاء کے گروہ ہیں جو نہ کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی (ظاہری اثاثہ کا) ہمارا وارث ہوتا ہے۔

اسی بنا پر، حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے، حضرت مہدی علیہ السلام کے جامۂ مبارک اور اُن چند تلواروں کو جو اصحاب و مہاجرین کے پاس بطورِ حفاظت مستعار رکھی ہوئی تھیں، اُن اصحاب ہی کو بخش دیں۔

وصالِ مبارک سے کچھ دیر پہلے، مہاجرینؓ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے اہم ارشادات

حضرت مہدی علیہ السلام نے وصالِ مبارک سے کچھ دیر پہلے مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ:-

" بندہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم اور فرمان کے بغیر کوئی بات نہیں کی ہے۔ ہوشیار رہو (اگر خلاف ورزی کروگے تو) ہماری ایک ایک بات، اللہ تعالیٰ کے پاس، تمہاری دامن گیر ہو جائے گی۔ پھر فرمایا کہ

Goto Main List

جو لوگ انتقال کر گئے وہ کامیاب گئے اور جو باقی رہے ان بے چاروں کے سر پر مصیبت ہے۔ پھر فرمایا:
ائے بارِ خدایا! ہم نے ان سب کو تیرے حوالے کیا ہے۔"

اس وقت تمام مہاجرینؓ اور صحابہؓ سے بہت رونے اور بیقرار ہونے کی کیفیت ظاہر ہونے لگی۔ اور حضرت شاہ نعمتؓ سے درد و سوز سے بھرا نعرہ نکل گیا۔ تب حضرت مہدی علیہ السلام نے بخار کی شدت اور اضطراب کے باوجود اُٹھ کر بیٹھنا چاہا اور فرمایا کہ مجھے تکیہ دو۔ چنانچہ حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے اپنے سینہ کا ٹیکا دیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے گریہ وزاری کی ممانعت فرمائی اور صبر کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، کس لئے زاری کر رہے ہو۔ محمدؐ نبی اور محمدؑ ولی کو فنا نہیں ہے مگر تمہاری آنکھوں سے پس پردہ ہوتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

"اگر روتے ہو تو اس وقت کے لئے رو جبکہ خدائے تعالیٰ کی یاد تم سے چلی جائے، اس وقت یہ بندہ تم میں نہ ہوگا۔" [1]

پھر ارشاد فرمایا:-

"جب تک کہ خدائے تعالیٰ کی یاد، تمہارے درمیان رہے گی، یہ بندہ بھی تمہارے درمیان رہے گا۔"

پھر ارشادِ عالی ہوا:-

"جس وقت آسودہ حال، مال دار اور خوشحال، دنیاوی لوگ، تمہارے پاس آنا اور جانا شروع کردیں اور تم سے الفت و محبت ظاہر کرنے لگیں تو لیقین کے ساتھ جان لو کہ تم سے "دین" چلا گیا اور جب تک کہ یہ لوگ تم سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرتے رہیں اور تم سے مخالفت و دشمنی کرتے رہیں اور اذیّت و تکلیف پہنچاتے رہیں، تو لیقین کر رکھو کہ اس وقت تک "دین داری" اور "ہمارا دیا ہوا فیض" (تم میں باقی) ہے۔"

---

[1] مطلع الولایت ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس کے طالب مولیٰ اور سالکِ راہِ حقیقت کی آج بھی یہی دُعا رہتی ہے کہ: "الٰہی از عالم و عالمیاں دلِ ما را شکستہ کن" یعنے ائے خدا! دنیا (کی رغبت) اور دنیا والوں سے ہمارے دل توڑ دیجئے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)۔

Goto Main List

وصالِ مبارک پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے رَضینا بقضاءِ اللّٰہ فرمایا اور حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ نے اُٹھ کر بسم اللّٰہ کہا۔ حضرت امام علیہ السلام کے جنازہ کو اُٹھایا اور فرمایا کہ کوئی شخص بے قراری، زاری اور نافرمانی نہ کرے۔ اس کے بعد تمام مہاجرین نے غسل دے کر جنازہ تیار کیا۔

نقل ہے کہ اس وقت شہر فرہ کے لوگ اور قصبہ رَچ کے رہنے والے دونوں ہی یہ چاہتے تھے کہ حضرت امام علیہ السلام کا روضۂ معلیٰ اپنی زمین پر بنے۔ اس سلسلہ میں دونوں جماعتوں میں بحث کی نوبت آگئی مگر اس وقت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے دونوں سے عمدہ طریقہ پر خواہش فرمائی کہ تمہیں جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت امامؑ اِس بندہ کے خداوند اور ولی نعمت ہیں، بندہ ہی جس جگہ چاہے گا رکھے گا۔ اس کے بعد فرہ اور رچ کے درمیان، ایک چھوٹے باغ کو خرید کر آپ کو رکھا گیا اور اب بھی وہاں آپ کا روضۂ معلیٰ بنا ہوا ہے جہاں تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مصدّقین اور مومنین آج بھی حاضر ہوتے اور فیض یاب ہوتے رہتے ہیں تفصیلات کے لئے قومی کتب مو الید کا مطالعہ، عاشقانِ مہدیؑ کے حق میں مفید رہے گا۔

فصل (۲)

{ اپنے وصالِ مبارک سے پہلے، حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی ذات کی صفت "بارِ امانت" (بینائی خدا) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حوالے فرمائی۔ }

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

"خدائے تعالیٰ نے بندہ کو مخلوق کی طرف، اس راستہ پر چلانے کے لئے، مہدی موعودؑ کر کے روانہ فرمایا ہے، جس کا نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ "کہہ دو (اے محمدؐ!) یہ میرا راستہ ہے، بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ جو میرا تابع (تام) ہے" (جزو ۱۳، رکوع ۶)

نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"خدا کو سر کی آنکھ سے دارِ دنیا میں دیکھنا ہے، دیکھنا ہی چاہیئے"۔

اس کے علاوہ حق تعالیٰ کے دیدار کی گواہی، حکم خدا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی جانب سے حضرت مہدی علیہ السلام نے دی ہے۔ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شہرِ فرہ میں ایک بڑے مجمع میں بیان فرمایا کہ:

Goto Main List

" حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو، دل کی آنکھ سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا، دیکھا، پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا دیکھا۔ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو رونگٹے رونگٹے سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا، دیکھا "۔

پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :۔

" اے لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہیں اور گواہ ہیں "۔ [۱]

دیدارِ حق تعالیٰ "بارِ امانت" ہے

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ :۔

" ذاتِ حق کا دیدار، بارِ امانت ہے اور بارِ امانت کی برداشت جیسی کہ چاہیے انہی دو تن نے کی، ایک خاتم النبیؐ نے اور دوسرے خاتم الولی نے "۔ [۲]

واضح ہو کہ جس طرح حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعِ تام ہیں جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے :

" بندہ، محمد مصطفٰےؐ کے قدم بر قدم ہے "۔ [۳]

اسی طرح حضرت مہدی موعودؑ کے حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ تابعِ تام ہونے پر حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد مبارک دلیل ہے کہ آپ نے حضرت میاں سید خوندمیر رضؓ سے یہ توضیح فرمایا :۔

" اسی طرح تم بندہ کے قدم بر قدم ہو "۔ [۴]

اسی لئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے، اپنی ذات کی چوتھی صفت قاتلوا وقتلوا کی طرح بینائی حق تیم (دیدارِ خدا) کی اپنی ذات کی صفت، اپنے وصالِ مبارک سے پہلے، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے حوالہ فرمائی۔ چنانچہ روایت ہے کہ :

" جب حضرت امام علیہ السلام (بوقتِ رحلت) بوریے پر لیٹے ہوئے تھے آنحضرتؑ اپنا سر مبارک میاں امین محمد رضؓ کے زانو پر رکھے ہوئے تھے۔ جب بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ آئے تو آنحضرتؑ نے پوچھا

---

[۱] و [۲] شواہد ب ۲۷ [۳] و [۴] نقلیات میاں سید عالم رضؓ، اخبار ب ۳

کون ہے؟ بندگی میاں نے جواب دیا کہ بندہ خوندمیر ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا سر مبارک، بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھ کر، وصیتِ رحلت اور اپنی ذات کی خصوصیت کو جو رب العزت کی بصیرت کی صفت تھی۔ بندگی میاںؓ کو واضح طور پر بیان فرما کر حوالہ فرمایا۔" [1]

نیز دوسری روایت، اس بارے میں یوں بیان ہوئی ہے:-

"آخری وقت (حضرت مہدی علیہ السلام نے) اپنی ذات کی خاص صفت جو حق تعالیٰ کے دیدار کی طرف بلانا ہے، بندگی میاں کے حوالے فرمائی۔" [2]

فصل (۳)

اعلیٰ ترین مناقب والی بشارتوں کے باوجود مراتب میں فرق ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

ایسی تمام روایات و بشارات، جن سے سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے اعلیٰ ترین مناقب و مراتب کا اظہار ہوتا ہے، جیسا کہ پچھلے صفحات پر، چند بشارتوں کا ذکر کیا گیا ہے، اگر احتیاط ملحوظ نہ رہے تو ان میں سے بعض از قسمِ متشابہات، بشارتوں کے تحت، مراتب کی تفہیم و تعیین میں زبردست خطا اور لغزش واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہر مصدق و مومن اس سے پناہ مانگتا ہے۔

جس طرح کہ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے لئے مشترکہ طور پر حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ بشارت و منقبت مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اے باری تعالیٰ ان دو سیدوں اور صالحوں کو مسلمان تام کر کے تیری درگاہ میں لایا ہوں۔"

نیز دوسری وہ بشارت جس میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے تعلق سے حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ بشارت و منقبت مروی ہے، جس میں آپ نے فرمایا کہ:

"ہم اور تم ایک وجود ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔"

---

[1] شواہد ۲۸ [2] انتخاب ۱۱

Goto Main List

یہ اور ان جیسی بعض روایات و بشارات سے بظاہر حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور سیّدین صالحینؓ کے درمیان، مراتب کی یکسانیت کا جو شبہ پیدا ہوتا ہے بس اسی اشتباہ و غلط فہمی کے ازالہ کی خاطر، حضرت شاہِ برہان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق" (المعروف بہ دفترِ شاہ برہانؒ) کے "مقدمہ" میں وضاحت کے ساتھ اس امرِ حق کو ظاہر کر دیا ہے، چنانچہ مرقوم ہے:

"ایک نقل اس بارے میں مشہور ہے کہ آپؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا ہے کہ ہم اور تم ایک وجود ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان فرق نہیں ہے" اُس کے باوجود بندگی میاںؓ کے متبعین، دونوں ذوات کے درمیان، واضح دلائل سے "مراتب کا فرق" (ملحوظ) رکھتے ہیں۔ مہدی علیہ السلام کی ذات کو امام اور مرشد اور متبوع اور پدر جیسی اور بندگی میاںؓ کی ذات کو صدیق، طالب، تابع و فرزند جیسی مانتے ہیں۔" (مقدمہ دفتر اول)۔

آٹھواں باب

فصل (۱)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ کی گجرات کو واپسی

ایک روایت یہ ہے کہ اپنے وصال سے کچھ وقت پہلے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق ولایتؓ سے ارشاد فرمایا "بھائی سید خوندمیر، تم بندہ کی رحلت کے بعد، جلد گجرات چلے جاؤ، کیونکہ اِس جنگ کا واقعہ وہیں ہونے والا ہے۔" (انتخاب المؤالید باب)۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے چوتھے پانچویں دن کے بعد سے ہی آنحضرتؑ کی روحِ پر فتوح سے متواتر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ، حاملِ بارِ امانت کو حکم ہوتا رہا کہ "تم گجرات چلے جاؤ"۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ عرض کرتے تھے کہ میراں جی! گجرات میں کیا کام ہے؟ بندہ کو گجرات سے اب کچھ سروکار نہیں ہے۔ مگر آنحضرتؑ کی روحِ پر فتوح سے یہی حکم ہوتا تھا کہ تم گجرات چلے جاؤ اس لئے کہ مہدی کی بعثت کا مقام گجرات ہی ہے اور مہدی کی تینوں صفتیں فالذین

Goto Main List

ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی اہل گجرات ہی سے صادر ہوئی ہیں — پس قاتلوا وقتلوا کی وعدہ شدہ چوتھی صفت بھی گجرات کے لوگوں ہی سے رونما ہونے والی ہے۔[1]

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس بات کا ذکر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے کیا۔ چنانچہ حضرت ثانی مہدیؓ نے بھی اتفاق کیا۔ بہرحال حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ حضرت مہدی موعودؑ کے وصال کے دسویں روز، مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ فرہ سے گجرات روانہ ہوگئے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرہ سے روانہ ہوکر جب گجرات تشریف لائے تو شہر نہروالہ (پٹن) کے قصبہ "کامل پور" میں آپ نے قیام فرمایا۔

حضرت میراں علیہ السلام کے وصال کے وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی عمر چوبیس سال کی تھی۔ حضرت میراں علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ اور بیسؔ سال بقیدِ حیات رہے ہیں۔ اس بیس سال کی مدت میں حضرت شاہ برہانؒ کے قول کے مطابق آپ کا اخراج ستائیسؔ مقامات سے کرایا گیا اور تاریخ سلیمانی کے مصنّف ملک سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بیس مقامات سے۔ تعدادِ مقاماتِ اخراج کے سلسلہ میں روایات کے اس فرق کے علاوہ، مقاماتِ اخراج کے درج وبیان کرنے میں بھی تقدیم وتاخیر نظر آتی ہے۔ یوں بھی کسی روایت میں ایک جگہ مقاماتِ اخراج کا تفصیل وار ذکر نہیں ملتا۔ مؤلفِ ہیچمداں کو کتبِ سیر وکتبِ موالید سے جس قدر اور جس ترتیب کے ساتھ مقاماتِ اخراج کے نام ملے ہیں، وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:—

(۱) موضع کامل پور (یہاں آپ کا آنا متعدد بار ہوا ہے) (۲) حوالی پٹن (۳) سلطان پور (۴) بندر جیول (۵) موضع مندل (۶) بھولارہ (۷) جالور (۸) پیراں پٹن (نہروالہ) (۹) واگھیلا (۱۰) سلکھن پور۔ (۱۱) موضع یارگر (۱۲) بھدرے والی (۱۳) سیتہ (۱۴) موضع کاکر (۱۵) تھرہ (۱۶) بندر کھنبایت۔ (۱۷) جھنجی واڑہ یا بھولاواڑہ (۱۸) جھالاوار (۱۹) کھانبیل (۲۰) سدراسن۔

"کامل پور" میں صدیق ولایتؓ کا قیام کرنا اور بیانِ قرآن

روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے

---

[1] خاتم سلیمانی ص ۶ گ ۱ چ ۱ ۔ دفتر شاہ برہانؒ ص ۷۸ ب

حضرت مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے اصل مقام گجرات پہنچنے کے بعد رادھن پور سے قریب کامل پور نامی موضع میں سکونت اختیار فرمائی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے دعوئ مہدیت کو مدلل طریقہ سے ثابت کیا اور خاتم ولایت محمدیؐ کی حیثیت سے آنحضرتؐ کی خصوصیات کو بیان کیا چونکہ حضرت صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات کی خصوصیات جیسے قاتلوا وقتلوا کی تکمیل اور دیدارِ خدا کی طرف مخلوق کو دعوت جس طرح ورثہ میں ملی تھیں اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کی ایک اور ذاتی خصوصیت بیان کلام اللہ" بھی ورثہ میں ملی تھی اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کامل پور میں "قرآن کے بیان" کا خوب حق ادا فرمایا۔

جس طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، نبوت پر فائز ہونے سے پہلے، قوم کے نزدیک قابل تعریف اور عمدہ شہرت والے تھے، نیک نام اور ہر ایک کے پاس امانت دار مشہور تھے، اگرچہ وہ لوگ آپ کو محمد الامین (یعنے امانت دار محمدؐ) اور محمد الصادق (یعنے سچے محمدؐ) کے ناموں سے پکارتے تھے مگر جب یہ صورت حال پیش آئی یعنے کتاب الہیٰ" اور "نبوت" آپ کو عطا ہوئی تو انھوں نے آپ کے نام ہی کو بدل دیا، اوصاف کو بھی مسخ کیا اور آپ کی شہرت کو بھی داغدار کر دیا۔ ان لوگوں میں سے کوئی آپؐ کو کاذب (یعنی جھوٹا) کہتا کوئی کاہن (فال دیکھنے والا) کہتا، کوئی کہتا کہ یہ ساحر (جادوگر) ہے اور کوئی کہنے لگا کہ یہ شاعر ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی "دعوتِ مہدیت" اور "دعوتِ دیدارِ خدا" سے پہلے تمام اُمت کے نزدیک عمدہ خصائل اور پسندیدہ اعمال والے تسلیم کئے جاتے تھے۔ وہ سبھی، آپ کا ذکر عمدگی کے ساتھ اور آپ کا نام تعریف کے ساتھ لیتے تھے۔ سید محمدؐ، اسد العلماء اور سید الاولیاء کہہ کے پکارا کرتے تھے۔ تمام اہلِ اسلام میں سے کسی کو بھی آپؑ کی "ولایت" کا انکار نہ تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کا "دعوئ مہدیت" ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی "مراد" کے مطابق آپ نے قرآن کا "بیان" فرمایا تو اُن لوگوں نے آپ کا نام بدل دیا، آپ کے اوصاف مسخ کر دیئے، آپ کے ذکر کو عیب دار بنا دیا۔ کوئی ایک کہتا آپ دروغ گو ہیں، دوسرا کہتا کہ شگون لینے والے ہیں، تیسرا کہتا کہ جادوگر ہیں، چوتھا کہتا کہ شاعر ہیں، پانچواں کہتا کہ جنونی ہیں اور چھٹا کہتا آپ مجذوب ہیں، کوئی کہتا آپ لائقِ شنوائی تو ہیں مگر یہ دعوئ بُرا ہے۔ پھر آپؑ کے حق میں ایسی باتیں کہتے، جو باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعوئ نبوت کے بعد کہی گئی تھیں۔

Goto Main List

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی، حضرت مہدی علیہ السلام کے "دعویٰ مہدیت" کی تصدیق سے پہلے اپنے اعلیٰ نسب، حسنِ اخلاق اور بچپن ہی سے خدا طلبی کی صفات کی بناء پر گجرات کے تمام لوگوں میں اور اہلِ اسلام کے پاس، بلند مرتبہ والی شخصیت تسلیم کئے جاتے تھے بلکہ ان میں سے بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر سید خوندمیرؓ "بیّنہ آخر الزماںؑ" ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم سب قبول کرلیں گے اور ان کی اتباع کریں گے۔ لیکن جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "دعویٰ مہدیت" کی تصدیق کی اور صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے۔ قرآن اور احادیثِ نبویہؐ کے حکم اور خاتم ولایتِ محمدیؐ کے فرامین کے مطابق "صدیقِ ولایت" اور "صدیقِ مہدیؑ" کا رتبہ پایا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد، آپ نے گجرات کو دوبارہ اپنی تشریف آوری کے ذریعہ رونق بخشی اور قرآن کے "بیان" کو حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان کے عین مطابق، مخلوق کے سامنے ظاہر کیا تو بس انہی گجرات والے اہلِ اسلام کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت کی جانے لگی۔ اب انھوں نے آپ کی خدا طلبی کو فراموش کردیا، بربناءِ مقبولیت تاج شاہی کے خواہشمند ہونے کا بہتان باندھا، ملک گیریؔ کا الزام عاید کیا۔ اولاً آپؓ کے "بیانِ قرآن" پر کاملپور سے اخراج کروایا۔ اس طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے "قائم مقام" اور وارثؑ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، نے فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا کی آیتِ قرآنی کی تعمیل میں، کاملپور سے ہجرت اختیار فرمائی۔

حضرت "صدیق ولایت رضؓ" کا بی بی عائشہؓ سے عقدِ نکاح

روایت ہے کہ کاملپور کے قیام کے دوران، تمام باڑی وال لوگوں اور بیانیوں نے جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے فرہ سے گجرات تشریف لانے پر بہت مسرور و خوش تھے۔ آپس میں مشاورت کے بعد، بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حسبِ سنتِ نبوی صلعم "کارِ خیر" کرلینے کی خواہش کی۔ بناء بریں اسی مقام پر، ملک میاں جی بیانی کی صاحبزادی بی بی عائشہؓ سے، جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی خالہ، بی بی خدیجہؓ کے بطن سے تھیں، آپؓ کا پہلا عقدِ نکاح ۹۱۲ھ میں ہوا۔ روایت ہے کہ اس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر ۲۵ سال اور بی بی عائشہؓ کی عمر ۱۲ سال تھی۔

۱؎ دفتر شاہ برہان کے ۲ باب ۲؎ شواہد باب ۳۶

Goto Main List

حوالیِ پیراں پٹن میں حضرت صدیق ولایت رضؓ کا قیام

حضرت صدیق ولایت رضؓ نے کالی پور سے ہجرت کرکے پیراں پٹن کے نواح وحوالی میں سکونت اختیار فرمائی۔ یہاں حضرت صدیق ولایتؓ کے اکثر خلفاء جیسے آپ کے بھائی امیر سید عطن اور بندگی ملک الہداد و بندگی ملک حماد علیہم الرحمۃ جو پٹن کے باشندے تھے نیز امیر سید خانجی عمرؓ نے بھی جو پٹن ہی کے رہنے والے تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات سے مرید ہوئے تھے ترکِ دنیا کرکے، بندگی میاںؓ کی صحبت اختیار کی اور اپنے مقصودِ اصلی کو پہنچے۔ ان کے علاوہ پیراں پٹن میں بے شمار لوگ، بندگی میاںؓ کی فرہ سے تشریف آوری کے بعد، حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور خدائے تعالیٰ کی طلب میں دنیا ترک کردی۔ روایت ہے کہ اخراج کے بعد آپؓ جتنی مدت، پیراں پٹن کے اطراف وجوانب میں رہے، اللہ کے فضل اور اس کی عمدہ توفیق سے خدا کے طالبوں کو خدائے تعالیٰ سے واصل کراتے رہے۔

سلطان پور میں آمد

غرض چند روز بعد اخراج کی بناء پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سلطان پور کی طرف روانہ ہوئے اور کچھ دنوں تک وہاں قیام فرمایا۔ اس جگہ کے واقعات بھی بہت ہیں۔ مگر رانا کانتہ کا واقعہ مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جس میں صاحبانِ بصیرت اور طالبانِ مولیٰ کے لئے کئی اہم باتیں لائقِ توجہ ہیں۔

رانا کانتہ کی حق طلبی، بعد قبولیتِ اسلام ومہدویت، خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوکر دنیا سے کوچ کرجانا

روایت ہے کہ رانا کانتہ بظاہر تو باطل مذہب یعنی کفر پر تھا مگر اندرونی طور پر، وہ حق کا طالب اور خدائے تعالیٰ کی ذات کا متلاشی تھا، کسی خوش اخلاق اور صفاتِ حسنہ سے متصف پیرِ کامل اور خدارسیدہ بزرگ سے اس کا ملنا جلنا بھی تھا۔ رانا کانتہ کو چونکہ یہ معلوم ہوا تھا کہ اس بزرگ نے چند آتش پرستوں کو خُدا کا راستہ دکھاکر انھیں مسلمانِ کامل بناکر، خدا تک پہنچایا تھا، اس لئے ایک موقع پر رانا کانتا نے اُس پیرِ کامل اور خدارسیدہ ہستی سے اپنے اصلی مدعا اور مقصد کا اظہار کیا۔ اس پیرِ کامل نے رانا کانتا کا مُدّعا سُنا، مگر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر کا علم ہوچکا تھا کہ رانا کانتہ کو داخلِ اسلام کرنا اور اس کو اس کے مقصود تک پہنچانا ان کے اپنے حصہ میں نہیں ہے اس لئے انھوں نے اس کو مسلمان ہونے کے لئے خود کوئی توجہ نہیں دلائی بلکہ اس کو یہ کہتے ہوئے، انتظار کرنے کی ہدایت کی کہ تیرا مقصود ہم سے تجھے حاصل ہونے

Goto Main List

والا نہیں ہے، تیرا مقصود تجھے حاصل ہونے کے لئے ابھی وقت باقی ہے اور ہماری رحلت کا وقت نزدیک آپہنچا ہے۔ البتہ ایک پیر کامل، مکمل، اکمل، صاحبِ فضل، اس طرح کے لباس میں وہ شہنشاہ اور اس کے ساتھ اس قسم کی ایک جماعت مشرق کی سمت آئے گی اور اس کی سیر مغرب کی زمین کی طرف پوری ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے تجھے تیرا مقصود حاصل ہوگا۔ گویا اس پیر کامل نے، اس کے مسلمان ہونے اور خدا تک پہنچنے کو، حضرت صدیق ولایتؓ کی ذات پر رکھا۔ رانا کانتہ نے عرض کیا، ہم اس کو کس طرح پہچانیں؟ کہ یہ وہی پیر کامل ہے جس کے تعلق سے ہمارے پیر نے کہا ہے؟ جواب دیا کہ اس پیر کامل کو پہچاننے کے لئے اُس سے ایک سوال کر کے جواب طلب کر۔ جو صحیح جواب دے تو سمجھ جا کہ وہ وہی ہستی ہے جس کی نشاندہی ہم نے کی ہے۔ سوال یہ پوچھ کہ آکار، نراکار کو کیونکر دیکھے۔ یعنے آکار، بندۂ مخلوق اپنی مخلوقیت کے ساتھ نراکار یعنے خالقِ بے کیفیت، بے مثل اور بے نمونہ کو کیونکر دیکھے؟ وہ جواب دے گا کہ جب تک آکار یعنی بندہ نراکار نہ ہو جائے یعنے خدا نہ ہو جائے، خدا کو نہ دیکھ سکے گا۔ پھر اُس کے بعد شیخ کامل نے رانا کانتہ کو یہ نصیحت کی کہ اے دانا! اُس نیک صفات ہستی سے ملنے تک، ایک کام یہ کرتا رہ کہ تیرا نفس تجھ سے جس بات کی خواہش کرے تو اس کے خلاف عمل کر، یہاں تک کہ تو اپنی مراد کو پہنچ جائے۔

الغرض روایت ہے کہ اُس پیر کے رانا کانتہ کو ہدایت دینے کے بعد، رانا کانتہ ہر روز صبح اور شام اُس مقام پر جہاں اس کے پیر نے نشاندہی کی تھی قافلوں کے آنے کے اوقات میں جاتا، خبر لیا کرتا اور واپس لوٹ جایا کرتا تھا۔ وہ ایک سچا طالب، عاشق اور ارادتمند تھا۔ نفس کے کہنے کے خلاف وہ برابر عمل کرتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں وہ صاحبِ کشف بھی ہوگیا۔ حق اور اسلام سے دُوری اس کے لئے "پردہ" بنی رہی۔ چالیس سال اسی طرح گزر گئے۔

سلطان پور میں جس روز حضرت صدیق ولایتؓ کی تشریف آوری ہوئی، رانا کانتہ اپنے حسبِ معمول طریقہ پر آیا اور حضور میں پہنچا۔ عصر و مغرب کا درمیانی وقت تھا۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ "بیانِ قرآن" فرما رہے تھے۔ تمام حاضرین سننے میں محو تھے۔ اس مقدس جماعت اور طالبانِ حق کو دیکھا اور تعظیم کے ساتھ پیش آیا۔ اپنے پیر کامل کی ہدایت کے مطابق فیضِ حق اور گروہ کے لباس سے آپ کو پہچان گیا۔ قرآن مجید کا بیان سُنا۔ نماز کے بعد مجلس کے ایک کنارے پر کھڑا ہوگیا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ

Goto Main List

پر، نورِ ولایت سے یہ روشن تھا کہ وہ طالبِ حق ہے اور مقصود کو پانے کی تڑپ رکھتا ہے، آپؓ نے اس کو اپنے نزدیک بلایا اور اس کی کیفیت دریافت فرمائی۔ رانا نے اپنی ساری حقیقت جو پیرِ کامل سے سن رکھی تھی بیان کردی اور آخر میں اس نے اپنا معروضہ، جس کی بابت اس کے پیر نے تعلیم دے رکھی تھی، پیش کیا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے وہی جواب دیا جو اس کے پیر نے کہا تھا۔ آپ نے بتایا کہ بندہ، خدا کو اسی وقت دیکھتا ہے، جبکہ وہ خود فنافی اللہ ہو جائے اور خدا ہو جائے۔ یعنے اس کی خودی فنا ہو جائے۔ اخلاقِ الٰہی سے وہ مزین ہو جائے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَأَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِ رَبِّیْ یعنے میں نے اپنے رب کو اپنے رب کی آنکھ ہی سے دیکھا ہے، یعنے کمالِ فنائیت کی وجہ سے حضرت رسول اللہؐ نے "اپنی آنکھ کو" جس سے آپؐ نے دیدارِ الٰہی کیا تھا "رب کی آنکھ سے دیکھا"۔ فرمایا اور ایک حدیث یہ بھی ہے کہ عرفت ربی بربی لولا فضل ربی ما عرفت۔ یعنے میں نے اپنے پروردگار کو اپنے پروردگار ہی سے پہچانا ہے۔ اگر خدا کا فضل میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو میں اپنے خدا کو پہچان نہ سکتا تھا۔ اور حضرت امامنا مہدئ موعود علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تک بندہ کا یہ گوشت، پوست اور خون خدا نہ ہو جائے، بندہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا۔ نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے اس جواب کے تحت ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا، آدمی تا وقتیکہ، بشریت کی قید سے پوری طرح، باہر نہ آجائے اور مطلق نہ ہو جائے اور تخلقوا باخلاق اللہ (یعنے خدائے تعالیٰ کے اخلاق کو اپنے اخلاق نہ بنالے اور ان) سے خود کو نہ سنوارلے، خدا کی معرفت (اور اس کو پہچاننے) کے لائق نہیں ہوتا۔ پھر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے رانا کانتہ سے فرمایا کہ تیرے پیر نے جس ذاتِ ستودہ صفات کی نشانی تجھے بتائی تھی کہ "وہ مشرق کی زمین سے آئے گا اور اس کی سیر، مغرب کی زمین پر پوری ہوگی اور اس ذات کو حیاتِ ابدی ہوگی" وہ ہمارے پیر مہدئ موعودؑ ہیں۔ رانا نے کہا، تو پھر وہ ذات، اب کہاں ہے؟ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا کہ اس دنیا سے وہ رحلت یعنے پردہ کر چکے ہیں، رانا نے کہا، وہ تو امر ہوگا یعنے اس کو موت نہیں تو رحلت کیسی؟ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ارشاد فرمایا، اُن کا جو کچھ فرمایا ہوا ہے، اس کو موت نہیں ہے، یعنے قیامت تک باقی اور زندہ رہے گا اور خود ان کو بھی موت نہیں ہے مگر لفظاہر دیکھنے میں ایسا ہے۔

Goto Main List

اس کے بعد رانا کانتہ نے خود اپنا باطنی کشف جس قدر اُسے حاصل تھا حضرت صدیق ولایتؒ سے بیان کیا۔ اور کہنے لگا کہ اب مجھے اس حد تک باطنی کشف حاصل ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو حاضرین کے مراتب و مدارجِ مسلمانی بیان کرتا ہوں۔ حضرت صدیق ولایتؒ نے اجازت مرحمت فرمائی اور اس نے اپنے مکاشفہ کو بیان کیا' اور کہا کہ مجھے باطنی صفائی اس حد تک حاصل ہے کہ "مقصود" اور "اس بندہ کے درمیان' صرف ایک پردہ سے بڑھ کر فاصلہ نہیں ہے۔ اب آپ اپنی مہربانی سے وہ تعلیم دیں کہ یہ پردہ کی دوری' ہٹ جائے اور اپنا مقصود' میں حاصل کرلوں۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا، یہ تو بتا وُ کہ جس مکاشفہ کا اظہار تونے کیا ہے وہ تجھے کیونکر حاصل ہوا؟ آخر تو کونسی عبادت و ریاضت کرتا ہے؟ کہا، میں ہمیشہ نفس کی مخالفت کرتا ہوں۔ وہ جو کچھ فرمائش کرتا ہے اُس کے برعکس کرتا ہوں۔ مثلاً بھوک لگتی ہے اور کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو میں اس کو کوئی چیز نہیں دیتا، یہاں تک کہ وہ کہتا ہے" شاباش کچھ نہ کھا"۔ تب میں کھالیا کرتا ہوں"۔ اسی طرح دوسرے تمام کاموں میں بھی کرتا ہوں"۔ پھر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؒ نے فرمایا کہ اب ذرا اپنے نفس سے تو پوچھ کہ کیا مسلمان ہونے کے لئے وہ رضامند ہے؟ تو رانا نے تھوڑی دیر خاموش رہ کر جواب دیا کہ "نہیں"۔ فرمایا تو پھر، تو کیونکر کہہ رہا ہے کہ میں نفس کی خواہش کے خلاف عمل کرتا رہتا ہوں۔ بس اس نے کہا، آپ اجازت دیں تو میں گھر میں اپنے بچوں وغیرہ سے پوچھ کر آؤں گا اور مسلمان ہوجاؤں گا۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا، اگر تو گھر جاکر پوچھ کر آنے کے بعد مسلمان ہو تو یہ بھی تیرے نفس کی اطاعت کی بات ہوئی اور یہ نفس کی خواہش کے خلاف کرنا نہیں بلکہ اس کا ساتھ دینا ہی ہوگا۔ تب رانا کانتا نے بندگی میاںؒ سے گزارش کی کہ "آپ مجھے مسلمان کردیجئے"۔ بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے اسی وقت حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کے ساتھ کلمۂ شہادت کی تلقین فرمائی۔ اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پردہ جو اس کے مقصود کے درمیان رہ گیا تھا اُٹھ گیا اور رانا اپنے مقصود یعنے خدا سے واصل ہوگیا۔ پھر کہنے لگا کہ قسم ہے خداوند قدوس کی، بس اس ایک پردہ سے زیادہ نہ تھا۔ اب حق سبحانہٗ تعالیٰ آپ ہی آپ حاضر و ناظر ہے۔ پس بندگی میاںؒ نے رانا کا نام رکھ کر اپنی صحبت سے مشرف فرمایا۔ روایت ہے کہ اس کے بعد رانا دو تین روز سے زیادہ زندہ نہ رہا بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ نے رانا کے حق میں "ایمان" کی بشارت دے کر فرمایا کہ اس کا

Goto Main List

پیمانہ چھوٹا تھا۔ اس سے زیادہ کی گنجائش نہ تھی[1]۔ روایت ہے کہ سلطان پور سے ہجرت کر کے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بندر جیول میں قیام فرما ہوئے۔

فرہ سے واپسی کے بعد، حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت صدیق ولایتؓ کی باہمی ملاقات

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے ایک سال کے بعد روح پر فتوح سے حضرت بندگی میراں السید محمود ثانی مہدیؓ کو معلوم ہوا کہ "گجرات جاؤ کیونکہ اس زمین (خراسان و فرہ) پر رفض کا قہر آنے والا ہے"۔ چنانچہ حضرت ثانی مہدیؓ نے تمام صحابۂ مہدی اور اہل بیت مہدی موعودؑ کے ساتھ، گجرات کا رُخ کیا اور موضع بھیلوٹ میں قیام فرما ہوئے۔ جب یہ خبر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو پہنچی تو آپ بہت خوش ہوئے اور سلطان پور سے اپنے دائرہ والوں کو لے کر حضرت ثانی مہدیؓ کے پاس تشریف لائے، ملاقات فرمائی۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ سے جب خواہش فرمائی کہ بندہ کو جگہ دیجئے تاکہ بندہ آپ کے ساتھ رہے۔ تو حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ، نے فرمایا، میرے بھائی سید خوندمیر! حضرت میراں علیہ السلام نے بندے کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے، وہی آپ کے حق میں بھی فرمایا، اور میرے اور آپ کے درمیان، آنحضرتؑ نے کوئی فرق نہیں فرمایا ہے۔ پھر حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا، حضرت میراں علیہ السلام نے آپ کے حوالے ایک کام فرمایا ہے، وہ کام معصود خُدا ہے۔ بہر صورت، بالیقین وہ ہونے والا ہے۔ (دونوں) اگر ایک جگہ رہیں تو اس کا ظہور آسان نہ رہے گا۔[2]

فصل (۲)

موضع بندر جیول کے دائرہ میں سخت فقر و فاقہ، ساکنانِ دائرہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش حضرت صدیق ولایتؓ کی مکۂ معظمہ کو روانگی اور واپسی

مورخینِ مہدویہ کے مطابق، بندر جیول کے قیام کے دوران، حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے ساتھیوں پر بہت سخت فقر و فاقہ گزرا ہے۔ جیسا کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام اور صحابہؓ

---

[1] دفتر اول شاہ برہان کا باب [2] شواہد باب ۳۵

رضی اللہ عنہم اجمعین پر جدہ میں سخت ترین فقر و فاقہ گزرا۔ چنانچہ بندگی میاں ولی جی یوسفؒ نے حاشیہ شریف میں ذکر کیا ہے کہ :۔

" حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں، جدہ میں بہت فقر و فاقہ گزرا تھا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں جیول میں بہت فقر و فاقہ رہا اور طالبانِ خدا نے انتقال کیا "۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر ڈالی جانے والی آزمائشوں میں فقر و فاقہ کی آزمائش ہی سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا[1]

" اے ابراہیم! ہم تجھے نمرود کی آگ سے آزمائیں گے، مگر فقر کی آگ سے نہیں آزمائیں گے "۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا :۔

" اے میرے خدا! نمرود کی آگ سے زیادہ سخت تو فقر کی آگ ہوتی ہے "۔

اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا :۔

" ہاں! میری عزت، میرے جلال، میرے بلند و برتر مقام کی قسم میں نے تمام کائنات میں، فاقہ کی آگ سے بڑھ کر کوئی اور چیز، شدید ترین، مشکل ترین اور سب سے زیادہ تھکا دینے والی پیدا نہیں کی ہے "۔

روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خاتمینؑ (رسولؐ اور مہدیؑ) کی ذواتِ مقدسہ کی طرح سیرتِ مہدیؑ تابع تمام مہدی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت اور آپ کے متبعین اور دائرہ والے فقر و فاقہ کی کڑی آزمائش الٰہی سے ہمیشہ دوچار رہے۔ فقر و فاقہ کی یہ صفت، پیغمبروں کے لئے افتخار کا باعث رہی ہے۔ چنانچہ احادیث میں مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

" الفقر فخری وبہ افتخر علیٰ سائر اعمال الانبیاء والمرسلین وما افتخر بالنبوۃ والولایۃ ولٰکن افتخر بالفقر "۔

فقر و فاقہ میرے لئے باعثِ فخر ہے اور میں انبیاء و مرسلین کے تمام اعمال کے مقابلے میں اسی (فقر و فاقہ) پر فخر

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۴، ب

Goto Main List

کرتا ہوں، میں نبوت اور ولایت پر فخر نہیں کرتا بلکہ فقر و فاقہ پر فخر کرتا ہوں۔

نیز مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ کونسے لوگ، شدید ترین آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:

ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل فالامثل۔

یعنی بالتحقیق شدید ترین آزمائشیں انبیاء پر ہوتی ہیں، پھر اولیاء پر، پھر ان پر جو ان کے جیسے ہوتے ہیں، پھر ان پر جو اُن جیسوں کے صفات والے ہوتے ہیں۔

روایت ہے کہ بندر جیول، تشریف لانے کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ پر اور آپ کے دائرہ کے لوگوں پر سخت ترین فقر و فاقے گزرے، حالانکہ اس وقت، ہر قسم کا اناج اور غلہ نہایت سستے دام میں فروخت ہوتا تھا۔ ایک درہم سیاہ[1] (ایک پیسہ) کو پانچ سیر عمدہ چاول ملتے تھے۔ اس کے باوجود فقر و فاقہ کی زیادتی، صبر اور حدودِ الٰہی کی لماحقہ، پابندی ایسی کہ تین سو پچاس (اور دوسری روایت کے بموجب ۹۰۰ سو) عاشقانِ خدا، طالبانِ مولیٰ اور واصلانِ ذاتِ حق فقر و فاقہ کے میدان میں عشق کی بازی جیت گئے، اور "دیدارِ حق" کے بعد اپنی جانیں معشوقِ حقیقی کے حوالے کردیں اور شہید ہوگئے۔

بندر جیول کے صدیق ولایتؓ کے دائرہ میں ایک بی بی کے سات جوان لڑکے فقر و فاقہ سے شہید ہوئے

روایت ہے کہ ایک بی بی رحمۃ اللہ علیہا (حضرت صدیق ولایتؓ کی ہمشیرہ زادی، بی بی خوندا بولوؓ)[2] اپنے عاقل و بالغ سات لڑکوں کے ساتھ، ترکِ دنیا کر کے دائرہ میں آکر قیام پذیر ہوگئی تھیں، فقر و فاقہ کی شدت اور اضطرار کے بعد ساتوں سعادتمند لڑکے یکے بعد دیگرے واصل بحق ہوگئے۔ حضرت صدیق ولایتؓ ہر مرتبہ تشریف لاتے اور تعزیت ادا کرتے تھے۔ ساتویں مرتبہ تعزیت ادا کرنے کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے پوچھا کہ "ہمشیرہ جان! تمہارے یہ لڑکے اس دنیا سے اُٹھالئے گئے ہیں تو تمہیں کیسا دکھائی دے رہا ہے؟" بی بی موصوفہؓ نے جو ایک لائق اور برگزیدہ مرد جیسی تھیں عرض کیا "میاں جی! ہم کو ایسا نظر آتا ہے کہ جو کوئی فقر و فاقہ میں اپنی جان معشوقِ حقیقی خدائے تعالیٰ کو دیتا ہے تو

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۲۳ وفیروز اللغات

[2] یہ بی بی خوندا بولوؓ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ہمشیرہ زادی تھیں جو خاندان باڑی وال میں بیاہی گئی تھیں۔ (بحوالہ تاریخ سلیمانی ص ۷۸)۔

Goto Main List

وہ "دیدارِ خدا" سے مشرف ہو جاتا ہے۔ گجرات کے لڑکوں کے مشہور کھیل سراسر بیل جیسا یہ معاملہ ہمیں نظر آتا ہے۔ جیسے کوئی کسی کو ایک لکیر کے پیچھے سے لیا اور دوسری لکیر کے اُس پار پہنچا دیا۔ بس اسی طرح ہر ایک وصال کرنے والے کا ہاتھ میاں جی پکڑتے ہیں اور دوسرا ہاتھ 'خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کے ہاتھ' تھما دیتے ہیں۔ اس طرح اس کو دنیائے فانی کی لکیر سے نکال کر آخرت کی حیاتِ جاودانی کی لکیر کے اُس پار پہنچا دیتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ اس کو اپنی راہ میں قبول کر لیتا ہے اور نعمتِ دیدار کے ساتھ اس کو عالی مرتبے اور بلند درجے عطا کئے جاتے ہیں"۔

فقر و فاقہ پر صبر کرنا 'انبیاءؑ کی صفت ہے اور اس کا اجر و صلہ دیدارِ خدا تعالیٰ ہے۔

حق یہی ہے کہ فقر و فاقہ پر صبر کرنے کی صورت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے رُویتِ خدا حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لھم الخ (احقاف' ۳۵)۔

اس آیت شریفہ کی تفسیر کے تحت حضرت شاہ برہانؒ نے یہ درج فرمایا ہے:

وَمَا صَبرُكَ اِلّا بِاللہِ وَمَا اَجرُكَ اِلّا بِرُوْیَۃِ اللہِ۔

یعنی تمہارا صبر کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور تمہیں اس کا اجر و صلہ "اللہ تعالیٰ کا دیدار" ہی ملے گا۔

فقر و فاقہ کے دوران ایک دوسری آزمائش خداوندی

روایت ہے کہ بندر جیول کے قیام کے دوران' دائرہ کے لوگوں پر جب سخت فقر و فاقہ تھا' بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دل میں آیا کہ "اے خدا! دائرہ کے بھائیوں پر فقر و فاقہ کی سخت مشقت گزر رہی ہے"۔ اُسی وقت خدائے تعالیٰ کی طرف سے غیبی آواز آئی کہ "اے سید خوندمیرؓ! اگر تو کہے تو ہم بندر جیول کے تمام در و دیوار سونے کی کر دیں گے' تو یہ سب ان پر خرچ کر دے اور قیامت کے دن ہم اس کا حساب تھوڑا بھی تجھ سے نہ لیں گے" (یعنے بے حساب سونا یا مال و زر دیں گے)۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے نہایت عاجزی سے عرض کیا "اے خدایا! یہ خطرہ' بندہ کی تقصیر تھی' انھیں تیری ذات کے سوا کچھ بھی نہیں چاہئے' بس اپنے فضل و کرم سے انھیں اپنا مقرب بنا اور دیدار عطا فرما دے۔ آمین یارب العالمین یا ارحم الراحمین"۔

فقر و فاقہ کے باعث بندگی ملک حمادؓ کی بیوی کو ان کی دایہ ہی نے نہیں پہچانا۔

حضرت بندگی ملک حمادؓ جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے بیعت ہو چکے تھے' اپنی وزارت اور امارت کو چھوڑ کر اپنی بیوی بی بی لوا مریمؓ کے

ل دفتر اول' ک ۲' ۳ب

ساتھ بندر جیول میں، حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ معلّی میں آئے اور ترکِ دنیا کے بعد آپؓ کی صحبت اختیار کرلی۔ جن دنوں آپ یہاں آئے، دائرہ میں سخت فقر و فاقہ تھا۔ بی بی لوا مریمؓ کی والدہ اور بھائی ملک شرف الدینؒ کو جب یہاں کے سخت فقر و فاقہ کی خبر ہوئی تو انھوں نے بی بی لوا مریمؓ کی دایہ کے ہمراہ، نقدی اجناس اور کپڑے وغیرہ روانہ کئے۔ اس کے علاوہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی ملک حمادؓ کے لئے بھی علٰحدہ علٰحدہ فی سبیل اللہ، بنام خدا، فتوح روانہ کی۔ دایہ جب دائرہ کو پہنچی تو اسی جگہ آئی جہاں بندگی ملک حمادؓ اور ان کی بیوی بی بی لوا مریمؓ ٹھیرے ہوئے تھے، دریافت کرنے پر اس کو معلوم ہوا کہ ملک حمادؓ یہیں رہتے ہیں۔ وہ اندر گئی تو لوا مریمؓ ہی سے اس کا سامنا ہوا۔ بی بی لوا مریم جو ناز و نعمتوں کی پلی ہوئی تھیں یہاں کے فقر و فاقہ کے باعث، ایسی بدل کر رہ گئی تھیں کہ انہی کی دایہ انھیں پہچان نہ سکی۔ دایہ نے بی بیؓ سے دریافت کیا، بی بیؓ! ملک حماد اور بی بی لوامتا (محبت سے لوا مریمؓ بی بی لوامتا پکاری جاتی تھیں) کہاں رہتے ہیں؟ لوا مریمؓ نے اپنی دایہ کو پہچان لیا تھا، وہ سمجھ گئیں، صرف مسکرادیں۔ دایہ کی نظر بی بی لوا مریمؓ کے دانتوں پر پڑی۔ تب اس نے پہچان لیا کہ یہ تو لوا مریم ہیں۔ اس سے رہا نہیں گیا۔ لوا مریم کی بدلی ہوئی حالت پر وہ بے قابو ہوگئی اور گریہ وزاری کرنے لگ گئی۔ بی بی لوا مریمؓ نے اس کی تفہیم کی، سمجھایا اور کہا کہ رونے کی بات نہیں۔ یہ سب کچھ ہم نے اللہ کی خوشنودی اور رضا جوئی، اس کی محبت اور عشق میں، اس کے تقرب اور دیدار کی خاطر، اپنے دل و جان سے قبول کیا ہے۔" صبر و رضا کی ان باتوں کو سُن کر دایہ جب ذرا سنبھلی تو باہر جاکر اونٹ سے سب سامان اُتار لائی اور چاہا کہ توشہ دان سے کچھ بی بی لوا مریمؓ کو کھلادے۔ مگر بی بی لوا مریمؓ آمادہ نہ ہوئیں اور کہا یہ سب ایسا ہی رہنے دیا جائے، جب ملک حمادؓ باہر سے لوٹ آئیں تو ان کے علم و اطلاع کے بعد اجازت لے کر خرچ کریں گے۔ جب تھوڑی دیر کے بعد بندگی ملک حمادؓ باہر سے آئے۔ تو بی بی نے آیا ہوا سب کچھ لاکر بندگی ملک حمادؓ کے سامنے رکھ دیا اور بتایا کہ والدہ اور بھائی ملک شرف الدین نے بنام خدا بھجوایا ہے۔ بندگی ملک حمادؓ نے وہ سب کچھ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں پہنچا دیا اور عرض کیا کہ حضرت کو یہ "اللہ نے دیا ہے" قبول فرمائیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے ایک سویت، بندگی ملک حمادؓ کو دی جو غالباً ایک ڈبیہ تھی، باقی مال میں سے تھوڑا اُسفرج کے ضمن رکھ چھوڑا اور بقیہ تمام مال و اسباب دائرہ والوں میں برابر برابر سویت کے حکم کے تحت تقسیم کر دیا۔

Goto Main List

فقر وفاقہ سے شہید ہونے والوں کو دفن کرنے پر مالکِ زمین کا پہلے معترض ہونا اور بعد میں تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہو جانا

روایت ہے کہ فقر و فاقہ سے شہید ہونے والے واصلانِ خدا کو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ ، حاملِ بارِ امانتؓ ، دائرہ سے قریب اُفتادہ زمین میں دفن کرتے تھے۔ چند دنوں بعد مالکِ زمین، حضرت کے پاس حاضر ہو کر معترض ہوا اور کہا کہ آپ کے لوگ، میری زمین میں، ہر روز مُردوں کو دفن کیا کرتے ہیں اور میری زمین کا ایک بڑا حصّہ، قبروں سے پَٹ گیا ہے۔ آپ انھیں منع کر دیجئے۔" حضرت صدیق ولایتؓ نے جواب دیا، تمہیں اجازت ہے، اگر کہیں لاش گڑی ہوئی پاؤ تو زمین سے نکال باہر کرو۔" مالکِ زمین کو پورا یقین تھا کہ مردے دفن کئے گئے ہیں مگر حضرت صدیق ولایتؓ کے اس ارشاد پر اس نے بہت حیرت کی، اُس پر ضد سوار ہوئی، جا کر اُس نے جا بجا کھدوایا مگر کہیں بھی کوئی لاش برآمد نہیں ہوئی۔ سخت نادم ہو کر حضرت صدیق ولایتؓ کی جناب میں حاضر ہوا۔ عرض کی کہ حقیقت تو ایسی ہی ہے کہ بہت سی لاشیں دفن کی جاتی ہوئیں دیکھی گئیں، مگر اب کسی ایک کا بھی پتہ نہیں مل رہا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ راہِ خدا میں اس طرح جانیں دیتے ہیں، زمین کی طاقت نہیں کہ اُنھیں اپنی آغوش میں روک رکھے، ان کو بندہ اس ہاتھ دیتا ہے، خدا اُس ہاتھ لیتا ہے۔" مالکِ زمین کے دل پر اس واقعہ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوا، اور اپنی بات پر معافی چاہی۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا حج کے لئے مکۂ معظمہ کا سفر کرنا

روایت ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ نے چند دنوں کے بعد، بر بنارِ اجازتِ ارواحِ خاتمین علیہما السلام و بحکمِ الٰہی جب حج کے لئے مکۂ معظمہ کا ارادہ فرمایا تو دائرہ کا انتظام حضرت بندگی ملک حمادؓ کے حوالے کیا۔ روانگی کے وقت تمام دائرہ والوں کو اس طرح نصیحت اور وصیت فرمائی کہ " صبر اور تسلیم و رضا پر اسی طرح مستقل اور ثابت قدم رہو جس طرح کہ اب تک دیکھتے آرہے ہو۔" اس کے بعد آپؓ مکۂ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ حج کے بعد آپ بندر جیول[۱] ہی کو واپس تشریف لائے۔

---

[۱] دوسری ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ موضع سلطان پور کے دائرے سے حج کے لئے تشریف لے گئے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)۔

Goto Main List

حضرت صدیق ولایت رضؓ کے دائرہ کے فقراء کی باطنی قوت

"بندر جیول" ہی میں ایک بوڑھی عورت، حضرت صدیق ولایت رضؓ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ "اس کا لڑکا کئی برس سے گم ہے۔ آپ دُعا فرمائیے کہ وہ جلد مجھ سے آملے"۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے دائرہ کے فقیر ابراہیمؒ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، بوڑھی عورت سے ارشاد فرمایا "اُس فقیر ابراہیمؒ کے پاس جا، اور اپنا حال سُنا۔ بس وہ عورت گئی اور اپنا حالِ زار کہہ سُنایا۔ فقیر ابراہیمؒ نے کہا" جب خزانہ کے مالک کا حکم ہے تو کنجی والا کیوں بخیلی کرے۔ کہا، کہ جا، تیرا لڑکا بحکم خدا، تجھے گھر میں مل جائے گا۔ جب وہ گھر آئی تو اپنے لڑکے کو وہاں موجود پایا۔ سخت حیرت میں آئی۔ لڑکے سے پوچھا، بیٹا! اتنے دنوں سے کہاں تھا، اب کیسے آگیا؟ جواب دیا، بہت دُور کسی دوسرے ملک میں تھا۔ اس وقت بازار میں تھا، اچانک تیز ہوا چلی، آنکھیں بند ہوئیں۔ اس کے بعد کا حال مجھے معلوم نہیں۔ جب آنکھیں کھلیں تو میں نے خود کو یہاں پایا۔

فیض بخشی اور آپ رضؓ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دشمنانِ دین نے کچھ اور نام دیا اور بندر جیول سے آپ کا اخراج کرایا گیا، جہاں سے آپ نے قصبہ مندل کو ہجرت فرمائی۔

فصل (۳)

قصبہ مندل میں حضرت صدیق ولایت رضؓ سے بیانِ قرآن سننے کے بعد، ملک یعقوب اور ملک اسماعیل کاکریجی کے ساتھی، پورے ارکانِ قافلہ کا، تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہونا:-

قصبہ مندل میں، ملک یعقوب و ملک اسماعیل کاکریجی کے ساتھ، قافلہ کے سبھی ارکان حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ یہ دونوں بھائی شریف الخاندان، صاحب مال وجاہ تھے اور کاکریج کے متوطن تھے۔ ان کی والدہ، ہر قسم کی تیاری کے ساتھ، ان دونوں کی شادی کی تکمیل کے ارادہ سے کاکریج سے انھیں اپنے ساتھ، اس شہر کو لے جارہی تھیں، جہاں کی لڑکیوں سے ان کی نسبتیں طے ہو چکی تھیں۔ ان کے ساتھ قرابتداروں کی خاصی تعداد بھی شریکِ قافلہ تھی۔ اثنائے راہ میں قصبہ مندل واقع تھا۔ اور اس وقت یہاں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اپنے متبعین کے ساتھ دائرہ میں قیام پذیر تھے۔ ملک یعقوب اور ملک اسماعیل کی والدہ نے مندل میں جب عارضی طور پر سفر منقطع کر کے قیام کیا تو انھوں نے سُنا کہ حضرت امام آخر الزماںؑ کی

Goto Main List

اتباع کرنے والوں کی ایک جماعت یہاں پر ہے جس کے زہد و تقویٰ اور توکل کا درجہ بیان کی حدوں سے بہت آگے ہے۔ پس ملک یعقوب و ملک اسماعیل نے بصد اشتیاق، ملاقات کا ارادہ کیا اور اُس فقیرانہ دربار میں حاضر ہوئے۔ عصر کی نماز کا وقت تھا، حضرت صدیق ولایتؓ بیانِ قرآن فرما رہے تھے۔ یہ دونوں بھائی خود بھی ایک طرف بیٹھ گئے اور پورے انہماک کے ساتھ بیانِ قرآن سُنا۔ حضرت صدیق ولایتؓ کے بیانِ قرآن نے ان پر ایسا بہتر اثر کیا کہ وہ بیانِ قرآن ختم ہوتے ہی حضرت صدیق ولایتؓ سے ملے اور تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوگئے۔ بیانِ قرآن کے ان کے دلوں پر کچھ ایسا اثر ہوگیا تھا کہ ان کے دلوں پر دُنیا سرد ہوگئی، انھوں نے ترکِ دنیا کر کے حضرت صدیق ولایتؓ کی صحبت میں رہ جانے کا فیصلہ کرلیا۔ والدہ کو ان دونوں نے کہلوا دیا کہ، اب شادی کے لئے چلنے کا ارادہ نہیں ہے۔ زندگی کا مقصد یہیں یہیں مل گیا ہے۔ والدہ اور قافلہ کے دوسرے ارکان بھی آملے اور انھوں نے بھی اپنے ہر چھوٹے اور بڑے کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرلی۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے چند دنوں بعد اپنی صاحبزادی بی بی ہدیجیؓ کا عقدِ نکاح ملک اسماعیلؒ سے کر دیا۔ یہ دونوں بھائی حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھ جنگِ بدرِ ولایت میں (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے) شہید ہوئے۔

قصبۂ مندل میں کچھ عرصہ قیام کے بعد دشمنانِ دین نے وہاں سے بھی اخراج کرایا جہاں سے آپؓ بھولارہ تشریف لائے۔

بھولارہ کے قیام کے دوران آپ نے کئی طالبانِ حق کو حق تعالیٰ تک پہنچایا۔

بھولارہ سے اخراج کے بعد، حضرت صدیق ولایتؓ جالور تشریف لائے۔

فصل (۴)

ترکِ دنیا کئے ہوئے لوگ، اگر مالداروں کے گھر جاتے تو حضرت صدیق ولایتؓ ناراض ہوجاتے

جالور میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا قیام چند سال رہا ہے۔ حضرت صدیق ولایتؓ کے دائرہ کے رہنے والے فقراء اور مہاجرین کے رشتہ دار پٹن یا دوسرے مقامات پر رہا کرتے تھے جو حضرت مہدی علیہ السلام

Goto Main List

کے موافقین تھے ۔ کبھی کبھی یہ لوگ اپنے گھر والوں کے ساتھ دائرہ میں ان فقراء و مہاجرین کے پاس آکر رہا کرتے اور اللہ کی راہ میں ان پر خرچ کیا کرتے ۔ اور جب دائرہ کے فقراء اپنے مالدار رشتہ داروں کے گھر جاتے تو حضرت صدیق ولایت رضؓ زجر و توبیخ کرتے اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے[1]: یا ایُّھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبّوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظالمون الخ یعنے اے ایمان والو اپنے باپ دادا اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں تو دوست نہ بنا رکھو اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کر رکھے گا تو وہ بھی انہی ظالم لوگوں میں (شمار) ہوگا ۔

دائرہ سے نکل کر مالدار لوگوں کے گھروں کو جانا چونکہ روش اور تعلیمات حضرت امام علیہ السلام کے خلاف تھا ۔ اس لئے حضرت صدیق ولایت رضؓ انھیں منع کرتے اور اپنی ناراضگی سے بروقت آگاہ فرمادیتے تھے ۔ چنانچہ فقراء آئندہ کے لئے اس کے پابند ہوجاتے تھے ۔

ترک دنیا لئے ہوئے لوگ اگر موافقین کے گھروں پر جاکر کچھ طلب کریں تو انھیں دینے سے حضرت صدیق ولایت رضؓ نے منع فرمایا

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ نے باڑی وال کے قبیلہ والوں اور بعض دوسرے موافقین کو بھی منع کردیا اور فرمادیا تھا کہ ترک دنیا کردینے کے بعد "فتوح" یا "فی سبیل اللہ کچھ حاصل کرنے" کے لئے اگر یہ لوگ تمہارے گھروں کو آتے ہیں تو تم انھیں کچھ بھی نہ دیا کرو ۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہم کیا کریں ؟ وہ لوگ ہم کو مجبور کرتے اور اصرار کرکے حاصل کرتے ہیں ۔ بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، تم ان کو جو کچھ دیتے ہو وہ دراصل ان فقراء کا حق ہے جو خدا پر نظر رکھے ہوئے ، اپنی ہی جگہ خود کو روک رکھے ہوتے ہیں ، جنھوں نے خود کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قیدی بنا رکھا ہے وہ کہیں جاتے آتے نہیں اور لوگوں سے اصرار کرکے مانگا نہیں کرتے ۔

حضرت صدیق ولایت رضؓ سے حضرت مہدی موعودؑ کی صاحبزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح ۔

اسی ہجرت کے دوران حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کا یہ عمر (۳۳) سال دوسرا عقد نکاح ، حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری صاحبزادی بی بی فاطمہ رضؓ سے ۹۲۰ھ کے اواخر یا ۹۲۱ھ کے اوائل میں ہوا ،

---

[1] التوبہ ۹ آیت ۲۴

Goto Main List

جبکہ بی بی فاطمہؓ کی عمر (۴۵) سال تھی۔ (آپ اپنے پہلے شوہر ملک برہان الدینؒ کے، جن سے احمد آباد میں حضرت مہدی علیہ السلام نے ۹۰۳ھ میں آپ کی شادی کردی تھی، ۹۱۵ھ میں بعقضائے الٰہی انتقال کرنے پر، بیوہ ہوگئی تھیں)۔

خاتم سلیمانی کے مصنفؒ نے لکھا ہے کہ:

"حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے ساتھ بی بی فاطمہؓ کا عقدِ نکاح، حضرت ثانی مہدیؓ کے حضور میں ہوا؟ یا آپؓ کی رحلت ۹۱۹ھ یا ۹۲۰ھ کے بعد ہوا؟ یہ بات صحت کے ساتھ معلوم نہ ہوسکی، البتہ اغلب یہی ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کی رحلت کے بعد ہوا ہے۔"

روایات کے بموجب خدائے بزرگ و برتر نے حضرت صدیق ولایتؓ کو بی بی فاطمہؓ کے بطن سے، حضرت سید محمود عرف سید نجی خاتم المرشدینؓ جیسا فرزند نامور ۹۲۱ھ میں عطا فرمایا (دفترِ شاہ برہانؒ)۔

نیز یہ کہ حضرت سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ کی پیدائش، جالور ہی میں ہوئی۔ (مطلع الولایت)۔

روایات سے ثابت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی روح مبارک کے تاکیدی اشارہ کی بنا پر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے "پیام نکاح" روانہ کرنے پر اور اماماؑ کی روح مبارک ہی سے ہدایت ملنے پر بی بی فاطمہؓ نے اس "پیام" کو قبول فرمایا اور اس نکاح کا انعقاد ہوا۔ اس وقت حضرت صدیق ولایتؓ کی پہلی حرم محترم بی بی عائشہؓ موجود تھیں۔ بندگیمیاںؓ کی ہر دو شادیوں میں سوائے سادگی کے کچھ بھی نہ تھا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا استغراق بحق تھا

روایت ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ ہمیشہ مستغرق بحق رہتے تھے اور ضرورت کے وقت اس عالم کی طرف توجہ فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ نے جالور ہی میں ایک بار ارشاد فرمایا:-

"بندہ کو حق کی جانب محبت اس طرح کھینچتی ہے کہ بندہ کو (وجود میں) ٹھیرنے نہیں دیتی۔"

---

۱ حضرت بی بی خونزا فاطمہؓ کا پہلا عقدِ نکاح حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک برہان الدین باڑی وال (لقوے بنیانی) سے احمد آباد میں کیا تھا، جن سے ملک خلیل محمدؒ پیدا ہوئے۔ ملک برہان الدین کا انتقال ۹۱۵ھ میں ہوا۔ (خاتم سلیمانی گ۵ - ب۲)۔ ۲ خاتم سلیمانی گ۶ چ۱۔ ۳ حاشیہ شریف۔

Goto Main List

دوسری روایت اس طرح کی گئی ہے کہ آپؓ نے فرمایا :-

" بندہ ہر وقت اسی عالم (فنائیت) میں رہتا ہے اور ضرورت کے وقت اپنے آپ کو اس دنیا (وجود) میں کھینچ کھینچ لاتا ہے "۔ [1]

یعنے آپؓ کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایسی محبت اور عشق ہے کہ آپ ہر وقت حق کے ساتھ مشغول اور مستغرق رہتے ہیں اور ضرورت کے وقت جب آپ اس عالم کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو محبت اور عشقِ الٰہی آپؓ کو اِس عالم (وجود) میں ٹھیرنے نہیں دیتے۔ چنانچہ آپ فوراً حق کے ساتھ، مشغولیت کی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا استغراق بحی محیّر العقول ایک واقعہ

حضرت صدیق ولایتؓ ایک روز، اپنے حجرے میں ذکرِ الٰہی کے دوران مشغول بحی تھے۔ عصر کی نماز کا وقت آخر ہوگیا۔ آفتاب غروب ہونے کو تھا۔ حضرت حجرے سے باہر تشریف لائے، وضو کے لئے پانی اور مسواک طلب فرمایا۔ کسی نے عرض کیا، آفتاب غروب ہونے کو ہے، حضرت نے آفتاب کی طرف ہاتھ اونچا کر کے اشارہ فرمایا۔ بس آفتاب [2] بلند ہوگیا۔ فرمایا کہ آفتاب کہاں غروب ہو رہا ہے؟ — اس حیرت ناک واقعہ کو لوگوں نے اچھی طرح دیکھا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے عصر کی نماز ادا کی اور کچھ دیر بعد آفتاب غروب ہوگیا۔

گجرات کے مخالف علماء کا "مناظرہ" کے لئے یکجا جمع ہونا اور اپنے ارادہ سے واقف کرانا۔ آمادگی ظاہر ہونے اور حضرت صدیق ولایتؓ کی استدلالی قوت کے اندازہ ہی سے فرار اختیار کرنا

روایت ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ جالور ہی میں قیام رکھتے تھے۔ بیرم گاؤں سے فتح خاں وزیر نے ایک روز حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس اپنے آدمیوں کو بھیج کر کہلایا کہ نہروالہ، سانچور، رادھن پور اور بیرم گاؤں کے علماء اس جگہ جمع ہوئے ہیں اور آپ کی خدمت میں وہ سب حاضر ہو رہے ہیں تاکہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے بارے میں تحقیق کریں اور بحث و مناظرہ کریں۔ جوں ہی آپ کو یہ خبر ملی، جواباً آپؓ نے اپنی آمادگی کا اظہار فرمایا پھر دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ آپس میں بات چیت کر کے یہ طے کرنا چاہا کہ بحث کے وقت

---

[1] مخزن الولایت [2] خاتم سلیمانی گ ۲ ، چ ۱ ۔

Goto Main List

تمام صحابہ ایک ساتھ بات چیت، بحث یا مناظرہ نہ کریں بلکہ کسی سوال کا جواب، ہم میں سے کوئی ایک ہی شخص ادا کرے۔ مثلاً جب کوئی سوال کرنے والا یہ سوال کرے کہ آپ نے کس طرح جانا کہ میراں سید محمد مہدی موعود حق ہیں؟ تو کوئی ایک ہی صاحب اس کا جواب دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان میاں شاہ نظامؓ، فصیح اللّسان اور فصیح البیان ہیں، لہذا وہی جواب دیں۔ پھر میاں شاہ نظامؓ سے تبادلۂ خیال کے طور پر پوچھا، "لیکن آپ کس دلیل سے جواب دیں گے؟" بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا، حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی احادیث سے بندہ جواب دے گا"۔ تب حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا، "وہ ایک حدیث پڑھے گا اور آپ دو حدیث پڑھیں گے پھر وہ چار حدیث پڑھے گا اور احادیث میں کثرت سے اختلاف ہے۔ حدیث سے بات قطعیت کے ساتھ ثابت نہیں ہوسکتی۔ پھر آپؓ نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے مشورہ کیا اور جاننا چاہا کہ وہ کس عبارت سے دلیل دیں گے؟ بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا "بندہ ایک آیت اور ایک حدیث پڑھے گا، اگر سمجھ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تلوار سے کام لے گا"۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا درست ہے، بندہ مصدّق ہے، بندہ کے لئے تو یہ حجّت و دلیل کافی ہے مگر وہ مدعی ہے، ایک آیت اور ایک حدیث سے کس طرح وہ سمجھ لے گا؟ پھر حضرت صدیق ولایتؓ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے تبادلۂ خیال کیا، حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا، بندہ خدا کی دی ہوئی معلومات سے جواب دے گا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا، بندہ مصدق ہے، بندہ کے لئے یہ حجت بہت کافی ہے۔ مگر وہ مدعی ہے، خدا کی طرف سے دی ہوئی معلومات کے تحت دیئے گئے جواب کو وہ کیونکر مان لے گا؟ پھر آپؓ نے میاں ملک جیؓ سے مشورہ فرمایا، میاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ بندہ تمثیلات سے حضرت مہدی علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کے "برحق" ہونے کو ثابت کرے گا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا، ہاں! بندہ مصدق ہے، اس کو تسلیم کرتا ہے، مگر منکر کس طرح تسلیم کرلے گا؟ تب میاں ملک جیؓ نے فرمایا، آپ کونسی دلیل سے ثابت کریں گے؟ فرمایئے۔ پس حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا چونکہ آپ تمام بھائی صاحبان ہمارے بزرگ ہیں، اگر ہم کو حکم دیں تو جواب عرض کردوں۔ تب سبھی صحابہؓ نے کہا، ہم سب کہتے ہیں اب آپ بتایئں کہ کس دلیل سے ثابت کریں گے؟ پس حضرت صدیق ولایت نے فرمایا ہمارے خوندکار حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے صدقہ سے، تمام قرآن اور قرآن کے ایک ایک حرف یعنی "الف" سے "س" (الحمد کے الف اور والناس کے س) تک ہمارے خوندکار حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات کے "حق" اور صحیح

ہونے کو یہ بندہ ثابت کرے گا۔[1]

یہی روایت، انتخاب الموالید کے باب یازدہم میں بھی عبارت کے قدرے فرق کے ساتھ مذکور ہے۔[2]

اِدھر یہ بات چیت اور مشورہ ہو کر مخالف علماء سے بحث اور مناظرہ کرنے کو قطعیت دی گئی، مگر فتح خاں وزیر کی دی گئی اطلاع کے مطابق، علماء بحث کے لئے نہیں آئے۔[3] انھیں حضرت صدیق ولایتؓ کی استدلالی قوت کا اچھا اندازہ تھا، اس لئے مناظرہ اور مباحثہ سے گریز کیا۔ انھیں اس بات کا احساس بھی تھا کہ وہ، آپؓ سے بحث میں کامیاب نہ ہو سکیں گے بلکہ بحث کی صورت میں انھیں "حق" کو قبول کرلینا پڑے گا اور وہ ایسا نہیں چاہتے تھے۔ پس بحث کے لئے اطلاع کروانے کے باوجود، خود انھوں نے راہِ فرار اختیار کرلی۔

صحابہؓ اور مہاجرینؓ کا حضرت صدیق ولایتؓ کے "فضل" کو قبول کرنا اور آپ سے بیعت کرلینا

کہتے ہیں کہ اس رائے اور مشورہ کے بعد ہی اکثر مہاجرین کرامؓ نے حضرت صدیق ولایتؓ کی "فضیلت" پر اتفاق فرمایا۔ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو "قرآن" سے فضل ہے اور حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کو قرآن کے "بیان" سے فضل ہے اور مہدیؑ کے ہم اصحاب میں اس قسم کا "بیانِ قرآن" خدائے تعالیٰ نے جس کو (میاں سید خوندمیرؓ کو) عطا فرمایا ہے۔ اُس کے لئے یہی "عین فضل" ہے۔ وہ افضل واکرم ہے۔[4] چنانچہ حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ نے، دوسرے اکثر صحابہؓ اور مہاجرین کرامؓ کے ساتھ، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سے فضیلت کی بیعت کی۔

چنانچہ دفتر اول میں حضرت شاہ برہانؓ نے نقل متواترہ میں ان گرامی اسماء کا ذکر کیا ہے۔ حضرت بندگی میاں شاہ نظام وحدت آشامؓ، حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ، حضرت بندگی میاں سید امین محمدؓ، حضرت بندگی میاں سید یوسفؓ، حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؓ، حضرت بندگی میاں نظام غالبؓ، حضرت بندگی میاں ملک جیو ابنِ خواجہ طٰہٰؓ و بندگی میاں ملک محمودؓ و بندگی میاں خوند ملک وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

---

[1]، [3] تاریخ سلیمانی، گ ۶ چا۔

[2] انتخاب المو الید ۱۱، انصاف نامہ باب ہفدہم ۱، خاتم سلیمانی گ ۶، چا۔

Goto Main List

واضح ہو کہ مباحثہ کے لئے علماء مخالف کی طرف سے مذکورہ اطلاع کوئی نیا واقعہ نہیں تھا بلکہ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی تبلیغ دینِ حقّہ کے ضمن، مخالف علماء اور مشائخین سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کے کئی مباحثے ہوئے ہیں، جن میں آپ نے ان کی بحثوں کے ایسے جوابات دیئے کہ انھیں ہر ہر موقعہ پر حضرت صدیق ولایت رضؓ کے مقابل سکوت اور خاموشی ہی اختیار کرنی پڑی، اُن پر حضرت صدیق ولایت رضؓ کے تبحرِ علمی کی دھاک بیٹھ گئی۔ بعض ایسے مواقع بھی آئے کہ جب حضرت صدیق ولایت رضؓ خود ان کے اجتماعات مساجد وغیرہ میں پہنچ جاتے تو وہ آپؓ کو دیکھتے ہی آپس میں اشارے کرتے اور کہہ لیتے کہ "سید خوندمیر آگئے، ان سے بحث کرکے، اپنے برحق کی قبولیت کو لازم کرلینا مناسب نہیں ہے۔ بس یہاں سے جلد بھاگو"[1] چنانچہ وہ علماء اور مشائخین بھاگ جاتے۔

حضرت صدیق ولایت رضؓ کا علم کسی سے حاصل کیا ہوا نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کا عطا کیا ہوا تھا۔

روایت ہے کہ آپ کی خصوصیات میں ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ نے علم کا حصول یا اس کی باضابطہ تعلیم، کسی سے بھی حاصل نہیں کی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو یہ علم اس طرح عطا فرمایا تھا کہ جس کسی عالم سے علمی مباحثہ ہوتا تو آپ اس کو ایسا خاموش کردیتے کہ باضابطہ علم سے مزیّن ہونے کے باوجود اس کے پاس جواب نہ ہوتا۔

ایک مرتبہ میاں یوسفؒ اور میاں تاج محمدؒ سے علم کے حصول اور علمی قواعد کے تعلق سے آپؓ کی بات چیت ہوئی، جس کے دوران حضرت صدیق ولایت رضؓ نے "علم نحو" کے مشکل ترین سوالات کے جوابات، علمی قواعد کے تحت انھیں سُنائے۔ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ سخت حیران ہوگئے اور کہہ اٹھے کہ میاں سید خوندمیرؓ! آپ کا یہ علم کسی سے سیکھا ہوا نہیں ہے بلکہ خدائے تعالیٰ کا عطا کردہ ہے[2]

جالور سے ہجرت کرکے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ پیران پٹن تشریف لائے اور اقامت اختیار فرمائی۔

---

[1] چنانچہ روایت کے الفاظ یہ ہیں "زود بگریزید" یعنے جلد بھاگو۔

[2] انتخاب الموالید باب ۱۱۔

Goto Main List

پٹن کے عالم ملّا شہ میر سے حضرت صدیق ولایتؓ کا مباحثہ ہونا
بعد مباحثہ حضرت صدیق ولایتؓ کے علم و عرفان کا قائل ہو جانا

روایت ہے کہ کسی جمعہ کے روز پٹن میں ملّا شہ میر سے ملاقات اور تبلیغ کی خاطر حضرت صدیق ولایتؓ، جامع مسجد کو تشریف لے گئے تھے۔ آپ ایسے وقت پہنچے جبکہ ملّا شہ میر جو شہر کے اکثر علماء کا اُستاد تھا اپنے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت کو درس دے رہا تھا۔ درس کے دوران وہ کسی آیتِ قرآن کے ضمن، شاگرد کی تفہیم کر رہا تھا مگر ملّا مذکور کی تفہیم سے شاگرد کی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔ حضرت صدیق ولایتؓ اپنے فقراء کی جماعت کے ساتھ وہیں تشریف رکھے رہے۔ ملّا شہ میر ایک تو یہ کہ حضرت صدیق ولایتؓ کو پہچانتا نہ تھا دوسرے یہ کہ وہ اپنے شاگرد کو آیتِ قرآنی کے سمجھانے میں منہمک بھی تھا اس لئے اس نے آپ کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ کی۔ ملّا مذکور کی تفہیم حضرت صدیق ولایتؓ نے بھی سنی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے ملّا مذکور کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ آپ کے شاگرد کی تسلی کر دے گا۔ ملّا شہ میر نے اپنی تفہیم کو روکتے ہوئے تعجب کے ساتھ حضرت صدیق ولایتؓ سے کہا کہ "ٹھیک ہے تسلی کرا دو، اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے"۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا قرآن میں ربط ہے۔ اُوپر کی آیت سے معنی دیکھنا چاہئے تاکہ مشکل حل ہو جائے۔" پھر آپؓ نے شاگرد سے فرمایا "اُوپر کی آیت پڑھو"۔ جب اس نے اُوپر کی آیت پڑھی تو آپ نے اس کے معانی بیان فرمائے جس سے شاگرد اور اُستاد دونوں ہی کی تسلی ہو گئی۔ ملّا بہت خوش ہوا اور پوچھنے لگا کیا "آپ سید خوندمیرؓ تو نہیں؟ بندگی میاں نے فرمایا ہاں، بندہ ہی سید خوندمیر ہے۔" اب ملّا شہ میر، بندگی میاںؓ کی طرف متوجہ ہو گیا اور "مہدویت" کے بارے میں بحث وگفتگو کرنے لگا۔ اس نے کہا، آپ ایسے صاحبِ فراست اور عرفان والے ہو کر امیر سید محمد کی مہدیت کو کیونکر قبول کرتے ہو؟ حضرت صدیق ولایتؓ نے جواب دیا، اس لئے ہم نے قبول کیا کہ حضرتؑ سید محمدؑ کی ذات کو ہم نے مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰؐ کی تمام صفات سے متصف پایا۔ کیونکہ ثبوتِ مہدیت کے لئے مہدی کا اخلاقِ انبیاء سے متصف ہونا ہی "دلیلِ قطعی" ہے۔ ملّا شہ میر نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ اس کے لئے تو "دلیلِ قطعی" معجزہ ہے۔ پس امیر سید محمدؑ کا کوئی معجزہ بیان کیجئے تاکہ ان کے تعلق سے آپ

انتخاب المو الید باب[۱]

Goto Main List

کی تحقیق کو درست مانا جائے۔" حضرت صدیق ولایتؒ نے ملا مذکور سے مکرر غور کے بعد کہنے کی خواہش کی اور فرمایا "معجزہ تو سحر (جادو) سے مشابہت رکھتا ہے، اس لئے وہ دلیلِ قطعی نہیں ہوتا۔ دلیلِ قطعی تو نبوت کے اخلاق ہیں کیونکہ ان میں کسی قسم کے شبہ یا گمان کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اور وہ قطعیت اور یقین کا باعث ہوتے ہیں!" یہ سن کر ملا مذکور لاجواب ہو گئے اور اس بحث کو چھوڑ کر دوسری اس بحث کی طرف رُخ کیا اور کہا "سنا جاتا ہے کہ آپ لوگ، دنیا کے اندرہی، اللہ تعالیٰ کے دیدار کو ممکن اور جائز سمجھتے ہیں؟" حضرت صدیق ولایت نے فرمایا "ہاں بالکل صحیح ہے۔" پھر حضرت صدیق ولایتؒ نے دلائلِ قطعی اور اپنی بلیغ تفہیم کے ذریعہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا شہ میر کے جواب میں، دنیا کے اندرہی اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہونے کو ثابت کیا۔ ملا مذکور نے کہا، ٹھیک ہے۔ اب اس موضوع کو چھوڑ کر اس نے پھر یہ سوال کیا، اب یہ بتایئے کہ امام مہدیؑ کے سامنے کتنے لوگوں نے خدائے تعالیٰ کو دیکھا تھا؟ حضرت صدیق ولایتؒ نے جواب دیا، "بہت سے لوگوں نے خدائے تعالیٰ کا دیدار کیا۔" ملا نے پھر پوچھا: "کیا دو نے دیکھا؟ حضرت صدیق ولایتؒ نے فرمایا" ان سے زیادہ نے دیکھا۔" ملا نے پوچھا، "کیا چار پانچ آدمیوں نے دیکھا، یا ان سے بھی زیادہ آدمیوں نے دیکھا؟" حضرت صدیق ولایت نے فرمایا "اس سے بھی زیادہ لوگوں نے خدا کا دیدار کیا اور اس دنیا میں دیدار سے مشرف ہوئے ہیں۔" ملا نے موضوعِ بحث بدل دیا اور سوال کیا "خیر! فرمایئے کیا آپ نے خود بھی خدا کو دیکھا ہے؟" حضرت صدیق ولایتؒ نے جواب دیا" ہاں! بندہ نے دیکھا ہے۔" ملا نے پوچھا"کس طریقے اور کس طرح سے آپ نے دیکھا" بیان فرمایئے۔" حضرت صدیق ولایت نے فرمایا" جس طرح آپ کو دو آنکھیں ہیں، اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس بندہ کے ہر ہر بال کو دو دو آنکھیں عنایت ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی انہی آنکھوں سے بندہ نے خدا کا دیدار کیا ہے۔" ملا شہ میر نے خود پر قابو باقی نہ رکھا اور حضرت صدیق ولایتؒ کے اس جواب پر قسم کھا کر کہنے لگا" اللہ تعالیٰ کے جلال کی قسم! دار دنیا میں دیدارِ خدا کا بس یہی طریقہ ہے [1] جس کسی کا کہنا یہ ہو کہ اُس نے دارِ دنیا میں اس طرح سے خدا کو دیکھا ہے تو بالکل حق ہے۔

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۵، ب

حضرت صدیق ولایتؓ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی اور علماء و حکام کا آپ کے مسلسل اخراج پر اُتر آنا ۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی کو دیکھ کر علماء سوء[1] نے اپنی مخالفانہ سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں میں بھی زبردست اضافہ کردیا ۔ پیراں پٹن سے اخراج کے بعد آپؓ "واگھیلا" تشریف لانے پر مجبور ہوئے ۔ واگھیلا میں ابھی برابر قیام کرنے نہ پائے تھے کہ مخالفت میں شدت برتی گئی جس کی وجہ وہاں پر آپ اور آپ کے دائرہ کے فقراء کے لئے کسی وقت سکون اور اطمینان سے خدا کی عبادت کرنا بھی امر محال ہوگیا، اگر کسی نماز کی وہ فرض رکعتیں ایک جگہ پڑھ لیتے تو سنت کی ادائی ان کے لئے وہاں ممکن نہ تھی ۔ انھیں اس مقام سے نکلنا اور دوسری جگہ نماز سنت ادا کرنا پڑتا ۔ اسی کیفیت میں حضرت صدیق ولایتؓ کو "واگھیلا" سے بھی ہجرت کرنی پڑی ۔ مخالفت کا یہ سلسلہ اب اگلی ہر جگہ رہنے لگا ۔ چنانچہ حضرت صدیق ولایتؓ یکے بعد دیگرے کئی اور مقامات (جن کی اجمالی فہرست آٹھویں باب فصل ۱ میں دی گئی ہے) پر اخراج کے بعد جھالاوار میں تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے ۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی تبلیغی خدمات، مباحثوں میں آپؓ کی مسلسل کامیابیاں ۔ بنا بریں علماء اور حکام کی طرف سے ایذا رسانیاں بار بار آپؓ کو اخراج کا سامنا کرنا پڑا ۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے، دینِ حق کی تبلیغ کے لئے مخالف علماء سے بہت سے مباحثے کئے اور ہر بار مخالف علماء کو ہی شکست اٹھانی پڑی ۔ ان مباحثوں سے آپؓ کی غرض صرف یہ تھی کہ امام آخرالزماں، خلیفۃ الرحمان، خاتم ولایتِ مقیدۂ محمدیہ، حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی "بعثتِ مبارکہ" اور حضورؑ کے "دعویٰ مہدیت" کی حقانیت کو دلائلِ قطعیہ سے ثابت کیا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا ۔ آپؓ کے دلائل ایسے ہوتے کہ مخالف علماء کو خاموشی اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا ۔ مباحثوں میں شکست اُٹھانے کے بعد یہ علماء آپس میں مشورے کرتے اور حضرت صدیق ولایتؓ کی ان تبلیغی خدمات کو روکنے کے واسطے، بادشاہِ وقت سلطان مظفر کے کان بھرتے، اس کے ذریعہ آپؓ کا اخراج کرواتے ۔ کسی ایک مقام پر آپؓ کو رہنے نہ دیتے ۔ حضرت صدیق ولایتؓ کو علماء اور حکام کی طرف سے ایسے ہر قسم کے جور و ظلم اور ایذا رسانیاں

---

[1] علماءِ سوء بمعنی بد یا بُرے علماء ۔ اس کا مقابل ہے علماءِ حق یا علماء باللہ ۔

Goto Main List

برداشت کر لینا گوارہ تھا، مگر آپ کو یہ قبول نہیں تھا کہ علماء اور حکام کی جانب سے کی جانے والی ان حرکتوں کے باعث اپنی تبلیغی مساعی کے سلسلہ کو روک دیں۔ فرہ سے گجرات کو واپس تشریف لانے کے بعد آپؓ کی یہی کوششیں رہیں کہ اماماً حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی "مہدیت موعودہ" کی "حقانیت" سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ واقف کرایا جائے۔ انھیں دینِ حق کو قبول کرنے، دنیا سے دوری اختیار کرنے اور اپنے خالق کی محبت اور اس سے عشق پر ترغیب دی جائے، دعوت الی البصیرت کی جائے اور الحمدللہ کہ اس میں آپ کو بہ طفیل خاتمینؑ، زبردست کامیابی حاصل ہوتی گئی۔ اس تبلیغی و دعوتی سلسلہ کی وجہ، نہ صرف سینکڑوں، ہزاروں بلکہ کئی لاکھ مرد و زن، دائرہ دین میں داخل ہوگئے۔ ان میں اکثر ایسے لوگ ہوئے جنھوں نے دنیا کو خیرباد کہا، ترکِ دنیا کیا اور خدا کے راستے پر ایسے آگے بڑھتے چلے کہ بالآخر، حضرت صدیق ولایتؓ کے صدقہ سے "دیدارِ خدا" سے اسی دارِ دنیا میں وہ مشرف ہوئے۔

علماء کی زیادتیاں، اخراج کے لئے بادشاہ کو تشدد پر اُکسانا۔

دینِ حقہ میں اس طرح مخلوق کے دن بدن اضافہ کو دیکھنا علماءِ سوء کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اس لئے انھوں نے دلائل سے تردید کی بجائے اب اپنے ناپسندیدہ طریقوں کو منصوبہ بندی کے ساتھ اختیار و روبہ عمل لانے کی ٹھان لی۔

"جھالاوار" میں تشریف لا کر حضرت صدیق ولایتؓ نے جس زمین پر اپنا دائرہ قائم فرمایا وہ ویران تھی، اس پر کسی بھی قسم کی کاشت نہ کی جاسکتی تھی۔ یہ بالکل بنجر زمین تھی مگر مخالف علماء سے حضرت صدیق ولایتؓ کا یہاں ٹھیرنا بھی گوارا نہ ہوا۔ انھوں نے پھر ریشہ دوانیاں کیں، حکام کو اُکسایا اور اخراج کی کوشش کی۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے جواب میں فرمایا کہ "یہ زمین ویران ہے، بنجر اور بے فائدہ ہونے کی وجہ بادشاہ کے لئے، کسی کام کی نہیں ہے، اسی لئے ہم یہیں رہیں گے"۔ مقامی حکام کے ذریعہ جب یہ جواب، جستجو میں پڑے ہوئے ان علماءِ سوء کو معلوم ہوا تو انھوں نے اس سیدھے سادھے سے جواب میں من مانے اضافے کئے، خوب بڑھایا چڑھایا، اس کو کچھ اور ہی رنگ دیتے ہوئے بادشاہ کے پاس نمائندگی کی کہ:

"سیّد خوندمیر اب یہ چاہتے ہیں کہ یہاں بادشاہی کریں۔"

ان علماءِ سوء نے حضرت صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کی ذات پر اتہام باندھا۔ بادشاہ کو اس کی سلطنت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف دلا کر خوب بھڑکایا اور مشتعل کیا۔ اس کو ان علماء کے درپردہ ارادوں اور

Goto Main List

عزائم کا صحیح علم اور احساس نہیں تھا ۔ وہ ان کی باتوں پر بھروسہ بھی کرتا تھا ۔ اُس نے سرسری انداز میں اور علماء کے مشوروں پر حکم جاری کر دیا کہ حضرت سید خوندمیر صدیق ولایت اور آپ کے دائرہ والوں کو "جھالاوار" کی اس ویران و بنجر زمین سے نہ صرف تشدّد کے ذریعہ اخراج کرایا جائے بلکہ ان پر فوج کشی کی جائے اور انھیں قتل کر دیا جائے ۔

ملک پیارا میٹھا کا واقف ہو کر، اپنی جاگیر "کھانبیل" لے آنا ۔

ابھی تعمیل حکمِ شاہی میں فوج کی تعیناتی ہونے نہیں پائی تھی کہ ان باتوں کی خبر، ملک پیارا ابن ملک میٹھا بیانی کو ہوگئی ۔ ملک پیارا ابن ملک میٹھا نے حضرت صدیق ولایتؓ کی بہن بوبوجیؒ بنت امیر سید موسیٰؒ بیاہی گئی تھیں ۔ ملک پیارا ، بادشاہِ گجرات کی دو ہزار اسپی وزارت رکھتے تھے اور کھانبیل ان کی زرخرید کی ہوئی "جاگیر" تھی ۔ ملک پیارا میٹھا ان دنوں اپنی جاگیر کھانبیل ہی میں قیام پذیر تھے ۔ حضرت صدیق ولایتؓ کے اُن صاحبزادوں سے جو ان دنوں اپنی پھوپی سے ملاقات کرنے کھانبیل آئے ہوئے تھے جھالاوار کی اس ہونے والی اُفتاد کی خبر بوبوجیؒ کو ہوئی اور بی بی بوبوجیؒ نے ان باتوں سے ملک پیارا میٹھا کو واقف کرا دیا ۔ ملک پیارا میٹھا نے جوں ہی یہ سُنا بے چین ہو گئے ۔ سخت تشویش و تردّد کا اظہار کیا، مسلسل ہونے والے اس ظلم پر سخت افسوس کیا، بڑے ہی اضطراب کے ساتھ رات کاٹی اور علی الصبح اپنے سپاہی لے کر جھالاوار روانہ ہو گئے ۔ ان کا خیال تھا کہ حضرت صدیق ولایتؓ کو وہ اپنی جاگیر کھانبیل منتقل کر لیں ۔ چنانچہ جھالاوار پہنچتے ہی وہ بصد محبت و اشتیاق، حضرت صدیق ولایتؓ سے ملے، بیانِ قرآن سُنا، اس کے بعد وہاں کے حالات سُنے، دیکھے، پھر حضرت صدیق ولایتؓ کے سامنے اپنے آنے کی غرض ظاہر کی اور بہ ہزار طریقے منّت و سماجت کے بعد مجبور کر کے، حضرت صدیق ولایتؓ اور تمام دائرہ والوں کو اپنی جاگیر کھانبیل منتقل کیا[1] غالباً یہ ۹۲۵ھ تھا ۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا کھانبیل میں قیام ۔

ملک پیارا میٹھا نے اپنی جاگیر "کھانبیل" میں حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے دائرہ والوں کو لالینے کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے دائرہ والوں کے قیام کے لئے اپنا ایک خانہ باغ لِلّٰہ پیش کیا ۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۲ ب (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

Goto Main List

آپ کے اہلِ دائرہ کے، کھانبیل منتقل کرا دیئے جانے کی کیفیت علماء اور حکام کو یوں تو فوراً ہی مل گئی تھی، چونکہ ملک پیارا میٹھا بادشاہ گجرات کے مقربین امراء سے تھے اپنے منصب و جاگیر اور امارت کے باعث وہ کافی اثر و رسوخ بھی رکھتے تھے، ان کی شجاعت اور جوانمردی سے نہ صرف ارکانِ سلطنت مرعوب تھے بلکہ بادشاہ بھی قائل و معترف تھا۔ ملک پیارا میٹھا کے اس طرح آکر حضرت صدیق ولایت رض اور آپ کے دائرہ والوں کو کھانبیل منتقل کر لینے کی خبر ملنے پر علماء نے اپنی جبر پُر تشدد اور جارحیت پر مبنی کارروائی، قتل و خون اور غارت گری کی تیاریاں شروع کروائی تھیں، دھری رہ گئیں اور فی الحال یہ فتنہ دب گیا۔

مگر جارحیت کے ان عزائم و ارادوں سے یہ ظاہر ہوا کہ :

(۱) مخالفین نے حضرت صدیق ولایت رض کی مخالفت میں، ہجرت پر مجبور کر دینے، بار بار اخراج کرانے، متعدد ایذائیں پہنچانے کے بعد اب یہاں سے قتل و خون اور غارتگری جیسی پُر تشدد اور جارحیت پر مبنی کارروائیوں کو بھی اختیار کرنا شروع کیا۔

(۲) اور غالباً یہی وہ پہلا موقع بھی تھا جبکہ مخبر صادق حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی حوالہ کردہ صفت[1] چہارم قاتلوا وقتلوا کی، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض کی ذات سے تکمیل کے لئے، ظاہری اسباب پیدا ہونے شروع ہو گئے۔

جیسا کہ آگے ہونے والے واقعات اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں :

فصل (۵)

مخالف علماء کا حضرت صدیق ولایت رض سے مباحثہ، اپنے دائرہ کے فقیروں سے کسی بھی نبی کے معجزہ کے اظہار کا ادعا
بارہ ہزار پٹھانوں کا حضرت صدیق ولایت رض سے مرید ہو جانا۔ صدیق ولایت رض کی اہم علمی و تبلیغی تصنیفات

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض کے بہنوئی، ملک پیارا بن ملک میٹھا نے چھالا وار سے بہ ہزار منت و سماجت حضرت صدیق ولایت رض اور آپ کے دائرہ والوں کو اپنی جاگیر کھانبیل میں لاکر ٹھیرایا،

---

[1] جس کا تفصیلی بیان، باب ۳، فصل ۱ میں گزرا۔ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

اور اُن کے قیام کے لئے اپنا خانہ باغ للّٰہ فی سبیل اللّٰہ پیش کیا۔ علماء اور ملّاؤں کی ریشہ دوانیوں، حکام اور بادشاہ کے جارحانہ، فوج کشی، قتل اور خون کے احکام کو نظر انداز کیا تو اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ ملک پیارا میٹھا جہاں خود زبردست شجاعت کے مالک، عزم و ارادہ کے پکّے اور صاحب اثر و رسوخ تھے، اور کھانبیل کو انھوں نے اپنے زرِ خاص سے خریدا تھا وہیں بادشاہِ گجرات نے انھیں یہ تیقّن بھی دے رکھا تھا کہ وہ جس کو چاہیں، اپنی جاگیر میں ٹھیرا سکتے ہیں، پناہ دے سکتے ہیں، مہمان رکھ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں بادشاہ کوئی بازپرس نہیں کرسکے گا، بلکہ اس تیقّن کے خلاف کوئی اقدام ہو تو ملک پیارا جیسا چاہیں جوابی اقدام کرسکیں گے۔ اسی لئے ملک پیارا میٹھا نے حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم سے تحفّظ کے خیال سے آپؓ کو کھانبیل منتقل کرلیا تھا۔

کھانبیل تشریف لالینے کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ کی تبلیغ اور دعوت الی البصیرۃ کا سلسلہ، مخالف علماء اور مُلّاؤں سے مباحثوں کا تسلسل پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کے، سفرِ احمد آباد کے دوران سابھرمتی کے کنارے، علماء نے "مباحثہ" کیا۔

چنانچہ روایت ہے کہ کھانبیل تشریف لانے کے بعد بھی حضرت صدیق ولایتؓ کبھی کبھی احمد آباد تشریف[1] لے جاتے تھے۔ ایک بار آپؓ اپنے چالیس فقراء کی جماعت کے ساتھ احمد آباد تشریف لے جارہے تھے، ان ہی دنوں موضع سرکھیج میں گنج احمد (غالباً شیخ احمد کھٹو) کا عرس ہو رہا تھا۔ اطراف و اکناف کے مُلّا اور عالم وہاں جمع ہوگئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ "سید خوندمیرؓ مل جائیں تو ہم ان سے مباحثہ اور ثبوتِ مہدیؑ پر مباحثہ کریں گے"۔ فقراء کی جماعت کے ساتھ حضرت صدیق ولایتؓ سابھرمتی سے گزر رہے تھے، جوں ہی ان عالموں اور ملّاؤں کو حضرت صدیق ولایتؓ کی احمد آباد میں آمد اور قریب سے گزرنے کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے آدمیوں سے کہلوایا کہ ہم آپ سے ثبوتِ مہدیت پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ یہ سنتے ہی وہیں سابھرمتی ندی کے کنارے، ریت پر ٹھہر گئے۔ اتنے میں ان ملّا اور عالموں کی جماعت بھی وہیں پہنچ گئی۔ انھوں نے حضرت صدیق ولایتؓ سے چند سوالات کئے۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے ہر سوال کا معقول

---

[1] خاتم سلیمانی

Goto Main List

اور مدلّل جواب عنایت فرمایا۔ علماء نے جلد ہی محسوس کرلیا کہ ہم بحث و مباحثے سے غلبہ نہیں پاسکیں گے، آپس میں بات چیت اور مشورہ کے بعد، بحث کا رُخ بدل دیا اور کہا، اچھا آپ ہمیں امیر سید محمد کا کوئی معجزہ دکھلائیے۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا ہمارے امام حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کے "اخلاق" حجّت ہیں جو خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے اخلاق ہیں۔ جس طرح علماء سلف نے "ثبوتِ رسالت" میں اخلاقِ نبی صلعم کو حجت کے طور پر پیش کیا تھا، اسی طرح "ثبوت مہدیت" کا انحصار بھی انہی "اخلاق" پر ہے جو نبی صلعم کے ہیں۔ رہے معجزات تو وہ سحر اور جادو کے مشابہ ہوتے ہیں، اس لئے وہ "دلیل قطعی" قرار نہیں پاتے۔ حضرت مہدی علیہ السلام، خلیفۃ اللہ ہیں اس لئے آپ سے معجزات کا واقع ہونا، کوئی تعجب کے لائق بات نہیں۔ پھر حضرت صدیق ولایتؓ نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں کمزور اور ضعیف دلیل کے پیش کرنے پر ہی اصرار ہے تو حضرات میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے معجزات کی بات تو ابھی رہنے دو، پہلے تم فقیروں کی اس جماعت میں سے جس کسی فقیر کو حقیر سے حقیر ترین سمجھتے ہو، پہلے اس سے، ایک لاکھ چوبیس ہزار گزرے ہوئے نبیوں میں سے جس نبی کا معجزہ تم چاہتے ہو، طلب کرلو، ہاں! یاد رکھو! اگر یہ فقیر تمہیں معجزہ دکھا دے تو پھر تم کو حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کرلینا پڑے گا۔ اِن مُلّا اور علماء نے حضرت صدیق ولایتؓ کے فقیروں کی طرف نظر دوڑائی، انھیں ایسا محسوس ہوا کہ جس کسی نبی کا معجزہ طلب کیا جائے گا ان میں سے کوئی بھی فقیر، اُس نبی کا معجزہ دکھلا دے گا، اور اس پر ہمیں میاں سید خوندمیر کے کہنے کے مطابق، تصدیق مہدی کرلینا ہوگا۔ پس مُلّاؤں نے بحث کا رُخ بدل دیا اور مباحثہ کو یہیں پر روک دیا اور خاموشی اختیار کرلی۔

اس طرح حضرت صدیق ولایتؓ ان علماء پر غالب رہے اور علماء شرمسار واپس لوٹ گئے۔

بارہ ہزار پٹھان، عاشقانِ خدا کا حضرت صدیق ولایتؓ کے ہاتھ پر "بیعت" کرنا۔

تواتر کے ساتھ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ کے اخلاق، تبلیغ و دعوت الی اللہ نیز آپ کے فضل اور فیض بخشی کو دیکھ کر ایک ہی وقت پر بارہ ہزار پٹھانوں نے سابھرمتی کے کنارے آپؓ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی اور تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہوئے۔ ان میں کے اکثر و بیشتر زبردست عاشقانِ خدا تھے جنھوں نے حضرت صدیق ولایتؓ کے صدقہ سے اسی دارِ دنیا میں سر کی آنکھ سے خدا کا دیدار کیا، تا ایں

زماں، اُن کی اولاد میں بھی، بے شمار طالبانِ مولیٰ اور واصلانِ خدا، نیز اپنے وقت میں مفتخر و صاحبِ عظمت ہوتے رہے ہیں جن کی خدمت اور عظمت کے درخشاں کارناموں سے تاریخ مہدویت کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے تبلیغ و دعوت کے ضمن مباحثوں کے علاوہ اہم علمی اور تبلیغی تصنیفات بھی مرتب و روانہ فرمائی ہیں

حضرت صدیق ولایتؓ نے تبلیغ و دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں علماء اور ملاؤں کے ساتھ جہاں بے شمار مباحثے فرمائے ہیں وہیں آپؓ نے قوم اور متلاشیانِ حق کے لئے اپنی تصانیف کے ذریعہ اہم علمی، تبلیغی اور عقائد صحیحہ کے تحفظ کی ضرورت کی تکمیل فرمادی۔ ان تصانیف میں آپؓ نے امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے منشاءِ بعثت اور مہدویہ عقائدِ صحیحہ کو واضح، مدلّل اور تشفی بخش طریقہ پر بیان فرمایا۔ آپ کی تحریرات، مکاتیب اور تصنیفات، مخلص طالبانِ حق کے لئے، عشقِ الٰہی کا مبدا، خداتعالیٰ تک پہنچنے اور "مقصودِ حیات" یعنی دیدارِ الٰہی کو حاصل کرنے کا سرچشمہ اور مینارۂ نور ہیں۔ ان میں سے بعض تحریرات و تصانیف کو آپ نے علماء، حکام اور بادشاہوں کے پاس، تبلیغ دعوت کی خاطر روانہ بھی فرمایا ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی "تحریری" تبلیغی خدمات کے سلسلہ میں ضمناً آپ کی تصانیف کا تذکرہ یہیں کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) "عقیدۂ شریفہ" امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بعض دینی اُمور کے تعلق سے حضرت صدیق ولایتؓ نے جب یہ محسوس کیا کہ "مہدویہ عقائدِ صحیحہ" کو سماع کے علاوہ، تحریر کے ذریعہ بھی محفوظ کردینا ضروری ہے تاکہ آئندہ ان کا تحفظ ہوجائے اور کسی بھی وقت عقائدِ صحیحہ میں کمی و تبدیلی کا احتمال باقی نہ رہے تو آپ نے قوم کے اصولی اور بنیادی تمام عقائدِ صحیحہ کو جو کتاب اللہ، اتباعِ محمد رسول اللہ اور تعلیماتِ مہدیؑ مراد اللہ کی متابعت اور موافقت پر مشتمل تھے، ایک جگہ جمع فرمادیا، تصنیف کے مکمل ہوجانے کے بعد، آپؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام اصحاب و مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع میں اس کو پڑھ کر سنایا اور سب سے خواہش فرمائی کہ "اگر یہ تصنیف درست اور صحیح ہے تو اللہ واسطے اس کی تصدیق اور توثیق فرمائیں اور اپنی دستخطیں ثبت فرمادیں۔" چنانچہ تمام اصحابِ مہدیؓ و مہاجرین

رضی اللہ عنہم اجمعین نے متفقہ طور پر اس کے صحیح و درست ہونے کی تصدیق و توثیق فرمائی اور اپنی دستخطیں بھی ثبت فرمادیں۔ چونکہ اس تصنیف میں درج کردہ تمام امور کی صحت اور حق ہونے کو تمام صحابۂ مہدیؑ نے قبول فرمایا ہے اس لئے " اجماعی" متفقہ و مسلمۂ قوم مہدویہ ہے اور آج بھی اُس کی افادیت فیض بخشی اسی طرح قائم ہے، جس طرح زمانۂ ماسبق میں رہی ہے۔ اغیار کی صحبتوں یا دین سے بعید مصروفیات کے اس دَور میں بھی بدقسمتی سے اگر کوئی گمراہ ہورہا ہو یا گمراہ کرنا چاہتا ہو تو اس کے ہر طرح ازالہ اور دینِ حق کی ہر طرح خدمت و نصرت کا کام، یہ رسالہ انجام دے رہا ہے۔ اس تصنیف کا نام "عقیدۂ شریفہ" ہے اور "امّ العقیدہ" کے نام سے بھی یہ قوم میں مشہور ہے۔

(۲) رسالۂ شریفہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہانِ وقت کو خطوط لکھ کر اسلام کی طرف دعوت دی تھی، اسی طرح حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے بھی سلطان محمود بیگڑہ، بادشاہِ گجرات کو " تصدیقِ مہدیت" کی دعوت دی۔ اس کے بعد سلطان محمود بیگڑہ کے بیٹے، سلطان مظفر ثانی (والیٔ گجرات) کو بھی "تصدیقِ مہدیؑ" کی دعوت دیتے ہوئے حضرت صدیق ولایتؓ نے ایک مدلّل خط روانہ فرمایا۔ اس کے علاوہ ملا معین الدین پٹنی کو بھی جو اپنے وقت کا نامور عالم گزرا ہے، دعوت و تبلیغ کے تحت یہ رسالہ "ثبوتِ مہدیت" میں لکھ کر روانہ فرمایا[1]

اس رسالہ کی تصنیف کے وقت حضرت صدیق ولایتؓ، اپنے خلیفہ و داماد بندگی میاں ملک جی بن خواجہ طٰہٰ المعروف بہ مہریؓ کو جب مضمون لکھوا رہے تھے تو ملک جی مہریؓ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ حضرت صدیق ولایتؓ پہلے سے ترتیب دی ہوئی کتاب سے عبارت کو اپنی زبانِ مبارک سے ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت حضرت صدیق ولایتؓ کی صاحبزادی بی بی فاطمہؒ زوجۂ ملک موصوف بھی وہاں آگئیں، انھوں نے بھی لکھائی جانے والی عبارت کو تھوڑی دیر تک سُنا اور کہا " ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ مضمون، حضرت کا سوچا ہوا نہیں ہے بلکہ حضرت کو جیسی تعلیم ہو رہی ہے آپ اپنی زبانِ مبارک سے ویسی ہی عبارت لکھوا رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت مہریؓ نے بھی کہا کہ "مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے"۔

---

[1] انتخاب المو الید ۱۷ب

Goto Main List

حضرت صدیقِ ولایتؓ نے دونوں کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا، "ہاں! ایسا ہی ہے۔ بندہ اپنی ذات سے کچھ نہیں کہہ رہا ہے، بلکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے، بندہ کو جو کچھ معلوم کرایا جارہا ہے، بندہ وہی کہتا جاتا ہے"۔

روایت ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ نے، تکمیل کے بعد، اسی رسالہ کے تعلق سے ارشاد فرمایا کہ "یہ رسالہ آب زر سے لکھ رکھنے کے قابل ہے"۔ چنانچہ واقعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ جب بندگی ملک پیر محمدؒ کے ساتھ، ہمایوں بادشاہ اور اس کے بھائی ہندال، کامران اور مرزا عسکری ڈونگرپور، علاقہ میواڑ، بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں آئے تو ہمایوں کو یہ رسالہ دکھایا گیا۔ ہمایوں نے اس رسالہ کو دیکھا، پڑھا اور بہت پسند کیا اور کہا "یہ رسالہ آب زر سے لکھ رکھنے کے قابل ہے"۔ پھر اس نے آب زر سے اس رسالہ کو لکھوا کر اپنے شاہی کتب خانہ میں رکھنے کا حکم جاری کیا[۱]۔ اس طرح حضرت صدیق ولایتؓ کا کہا، پورا ہوا۔

اس رسالہ کو "اتم الرسالہ" "معرفتِ مہدی" و "مقصدِ اول" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رسالہ فارسی میں ہے۔ اس کا ایک نام "المعیار" بھی ہے۔

۳۔ "مقصدِ ثانی" یہ رسالہ بھی حضرت صدیق ولایتؓ کی ایک اہم تصنیف ہے جس میں اصول و عقایدِ مہدویہ بیان کئے گئے ہیں اور خاص طور پر حسب ارشادِ خداوندی واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا (الانفال ۲) ۔ یعنے جب آیات الٰہی، ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ کرتی ہیں"۔ کے مطابق ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کے موضوع پر مدلل طریقے سے اس رسالہ میں تفہیم فرمائی گئی ہے۔ رسالہ "مقصدِ ثانی" عربی میں ہے۔

۴۔ رسالہ "بعض الآیات" حضرت صدیق ولایتؓ کی یہ تصنیف "ثبوتِ مہدیؑ" میں لکھی گئی ہے اس تصنیف میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویؐ سے ثبوتِ مہدیؑ دیا گیا ہے، اس لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

---

[۱] خاتم سلیمانی

Goto Main List

۵ - رسالہ "ختم الولایت" اس رسالہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے القاب، خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، داعی الی اللہ، تابع تام رسول اللہ، معصوم عن الخطا، مبیّن کلام اللہ، وارثِ نبی، نظیر محمد مصطفٰے، اور خاتم ولایت مقیدہ محمّدیہ کو بہت ہی عمدہ اور مدلل طریقہ پر ثابت کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کو "ختم الخفی" بھی کہتے ہیں۔

۶ - "مکتوب ملتانی" حضرت صدیق ولایت رض کی یہ تصنیف " ثبوتِ مہدی" میں ہے۔ آپ رض نے اس کو لکھنے کے بعد، میاں حاجی کے ہاتھ سے "ملتان" بغرض تبلیغ و دعوت روانہ فرمایا۔ میاں حاجی کی تبلیغ اور اس رسالہ کے دلائل کو دیکھنے کے بعد، بہت سے عام لوگ اور خاص طور پر اٹھارہ علماء لہ نے میاں حاجی کے ہاتھ پر "تصدیقِ مہدی" کر لی۔

ان عربی وفارسی تصنیفات کے مطالعہ کے بعد صاحبانِ علم وفضل یہ ماننے پر مجبور ہوئے کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض نہ صرف باطنی وروحانی عظمت کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ رض کو علوم ظاہری کے کمال سے بھی ہر طرح آراستہ فرمایا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مخالف زبردست علماء بھی آپ کے علمِ ظاہری کی اعلیٰ شان کے سامنے ٹک نہیں سکتے تھے اور ان پر ہمیشہ حضرت صدیق ولایت رض کو ہی غلبہ حاصل ہوتا رہا۔

قاتلوا وقتلوا کے تحت شہادت واقع نہ ہونے پر مخالف علماء کا اعتراض اور حضرت صدیق ولایت رض کا جواب باصواب

کھانبیل کے قیام کے دوران ہی کسی دن جبکہ حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایت رض پٹن تشریف لائے ہوئے تھے۔ چند مخالف علماء آپس میں بات چیت کے بعد مل کر آپ کے پاس حاضر ہوئے، اور "ثبوتِ مہدی" پر بحث ومباحثہ کیا۔ انھوں نے جو سوال کیا حضرت صدیق ولایت رض نے اس کا عمدہ اور مدلّل جواب دیا۔ جب انھوں نے اپنے ہر سوال کا معقول جواب سن لیا تو کہا ٹھیک ہے، "آپ جو بھی کہہ رہے ہیں درست ہی ہے مگر سنا جاتا ہے کہ آپ اس طرح بھی کہتے ہیں کہ امیر سید محمد نے فرمایا ہے کہ ہماری چار علامتیں ہیں، ایک فالذین ھاجروا، دوسری: اخرجوا من دیارھم، تیسری: اوذوا فی سبیلی اور چوتھی: قاتلوا وقتلوا ۔۔۔ ان چار صفتوں میں سے، تین صفتیں تو امیر سید محمد کی ذات سے ظاہر ہو گئیں۔ چوتھی صفتِ قتال واقع نہیں ہوئی۔ پھر آپ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ امیر سید محمد کی "مہدیت" حق اور ثابت ہے۔

لہ انتخاب الموالید ۱۱

Goto Main List

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے جواب دیا، ہاں! حضرت امام علیہ السلام کی ذات کی یہ تین صفتیں تو آپ ہی سے ظاہر ہوئیں، البتہ اپنی ذات کی چوتھی صفتِ "قتال" حضرت مہدی موعودؑ نے اس بندہ کی ذات کے حوالے فرمائی ہے۔ علماء نے کہا "یہ دلیل تو "قطعی" نہیں ہوئی، کیونکہ جب آپ کا وقتِ آخر آئے گا تو آپ بھی اس صفتِ قتال کو اپنے کسی خلیفہ کے حوالے کر دیں گے اور آپ کا خلیفہ پھر اسی طرح اپنے خلیفہ کے حوالے کر دے گا۔ یہ کوئی دلیل قطعی نہ ہوئی"۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا "آپ لوگ چند روز صبر کریں۔ اگر یہ صفتِ قتال جس کو ہمارے خوندکار حضرت مہدی علیہ السلام نے، خدا کے فرمان سے واضح طریقہ پر اس بندہ کے سپرد فرمایا ہے اور جیسا کہ آپ کا حکم ہے اگر اسی طرح واقع ہو تو سمجھ لیں کہ حضرتِ مہدی موعودؑ کی ذات حق تھی۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کے بعد آپ لوگ جیسا چاہیں سمجھ لیں"۔[1]

اس جواب کے سننے کے بعد آئے ہوئے یہ علماء شرمندہ ہوئے اور حضرت صدیق ولایتؓ اس موقع پر بھی غالب اور کامیاب رہے۔ نیز حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے اس پُر یقین جواب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "شہادتِ مخصوصہ" کے وقوع کا وقت اب قریب آگیا ہے۔

کھانبیل میں اصحابِ مہدیؑ اور مہاجرینؓ کے اجتماع میں حضرت صدیق ولایتؓ کا "بیانِ قرآن"۔

حضرت صدیق ولایتؓ کے کھانبیل میں قیام کے دوران ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہِ نظام وحدت آشامؓ، حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ، حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ، حضرت بندگی ملک جیو برخوردارؓ، حضرت بندگی میاں یوسفؓ، حضرت بندگی شیخ محمدؓ، حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؓ، حضرت بندگی خوند ملکؓ، حضرت بندگی ملک محمودؓ، حضرت بندگی میاں حیدرؓ، حضرت بندگی میاں سید سعد اللہؓ، حضرت بندگی میاں سید ابراہیم سیدھیؓ، حضرت بندگی میاں سید حسین ناگوریؓ وغیرہ بہت سے اصحاب و مہاجرین رضی اللہ عنہم، حضرت صدیق ولایتؓ سے ملاقات کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ بہت سے طالبانِ خدا بھی موجود تھے۔ نماز عصر

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۵، ب ۴

Goto Main List

کے بعد، کئی اصحاب نے، حضرت صدیق ولایتؓ سے خواہش کی کہ آپ "بیان قرآن" فرمائیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے کچھ دیر تک آنکھیں بند کر کے مراقبہ کیا۔ اس کے بعد آنکھیں کھولیں اور سر اٹھا کر مہاجرینؓ و اصحابؓ سے ارشاد فرمایا "آپ حضرات کے سامنے، قرآن کا بیان کرنا میرے لئے سزاوار نہیں تھا۔ مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندہ کے ہاتھ میں قرآن دے کر ارشاد فرمایا کہ اے سید خوندمیرؓ تم قرآن بیان کرو۔" تب اس بندہ نے "بیان" کا ارادہ کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے پہلے اس آیت شریفہ کا "بیان" کیا:

وَمِنَ النَّاسِ[1] مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ (الحج ۲۲، ۸ تا ۱۰)۔

آیت ششِ صفا، توبہ، بندگی، حمد، روزہ، رکوع، سجود کی تلاوت، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، کرنے والے کے اوصاف کا "بیان"۔

اس کے بعد، حضرت صدیق ولایتؓ نے آیت ذیل تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

---

[1] (ترجمہ) اور لوگوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر واقفیت (یعنی علم ضروری) اور بغیر دلیل (یعنی علم استدلالی عقلی) اور بغیر کسی روشن کتاب (یعنی علم استدلالی نقلی) کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اللہ کے راستے سے (یعنی حق سے) دور کر دیں۔ ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے روز ہم اس کو جلتی ہوئی آگ کا عذاب چکھائیں گے (اور اس سے کہا جائے گا) کہ یہ تیرے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور یہ بات تو ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں۔

Goto Main List

الْعَظِیْمُ o اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ o (التوبہ ۹، ۱۱۲) [1]

اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت صدیق ولایتؑ نے اس کا "بیان" کیا کہ جس میں یہ چھ صفات ہوں یعنے وہ (۱) توبہ کرنے والا ہو۔ (۲) خدا کی بندگی کرنے والا ہو (۳) خدا کی حمد بیان کرنے والا ہو (۴) روزہ رکھنے والا ہو (۵) رکوع کرنے والا ہو (۶) سجود کرنے والا یعنے پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے والا ہو، تو صرف اسی کو سزاوار ہے کہ خدا کے اوامر اور نواہی کو مخلوق تک پہنچانے کا کام کرے اور خدا کے حدود کی حفاظت کرے۔

آیتِ ہذا جس میں یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ یعنے وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں "قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) کئے جاتے ہیں" وارد ہے۔ حضرت صدیق ولایتؑ کا اس آیت شریفہ کو تلاوت کرنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت صدیق ولایتؑ کو خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے معلوم ہونے لگا تھا کہ اس قتال کے وقوع کا وقت جس کی پیش گوئی مخبرِ صادق حضرت مہدی علیہ السلام نے دی تھی، اب قریب آگیا ہے۔ اسی لئے آپ نے صحابہ اور مہاجرین رضی اللہ عنہم کے اجتماعِ کثیر میں اِس

---

[1] ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مال کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی۔ اور یہ (مسلّم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ سے) معاملہ ٹھیرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے، وہ ایسے جو (گناہوں سے) توبہ کرنے والے ہیں اور (اللہ کی) عبادت کرنے والے ہیں اور حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا (یعنے احکام کا) خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مومنین کو (جن میں جہاد اور یہ صفات ہوں) آپ خوشخبری سُنا دیجئے۔

Goto Main List

آیت کا "بیان" فرمایا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی آنکھوں میں شدید درد کا پیدا ہونا۔

کھانبیل ہی کا واقعہ ہے کہ ایک رات، حضرت صدیق ولایتؓ کی آنکھوں میں شدید درد پیدا ہوا۔ آپؓ کی آنکھیں شدت سے دُکھ رہی تھیں، درد کے دَوران حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا، خدائے تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے:

"اے سید خوندمیر! تیرا کام پورا ہو چکا ہے، لیکن تجھے زندہ رکھنے میں ہمارا کچھ مقصود ہے[1]"۔

اسی رات، میاں ولی یوسفؒ نے خواب میں آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا[2] کا بیان ہوتے ہوئے دیکھا۔ یعنے آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے حق میں اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کے پیٹ میں شدید تکلیف ہونا

ایک رات، حضرت صدیق ولایتؓ کے پیٹ میں شدید تکلیف ہوئی جس کا اظہار حضرت صدیق ولایتؓ نے اس طرح کیا ہے:

"اس بندہ کے پیٹ میں ایسا درد ہے کہ اگر اس میں کا تھوڑا سا درد بشری صفت دیئے جانے کے بعد کسی بڑے سے بڑے پہاڑ کو دیا جائے تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے"۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "یہ درد خدائے تعالیٰ کی بہت زیادہ عطاؤں کو لیا ہوا ہے"۔

اسی رات حضرت صدیق ولایتؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان پہنچا کہ:

"اے سید خوندمیر! ہم نے تجھے اور اُن سب کو جو آج کی رات تیرے دائرے میں ہیں بہت سی خلعتیں اور فضیلتیں عطا کی ہیں، اور ان کے ساتھ یہ بھی ہماری عطا ہے کہ تیرے گوشت پوست، ہڈیوں اور بال بال کو ہم نے فنا کی لذت بخش دی ہے"۔

جب صبح ہوئی تو حضرت صدیق ولایتؓ نے بی بی خوندآسےؓ[3] فرمایا کہ تمام بھائیوں اور بہنوں سے کہہ دو کہ خدائے تعالیٰ نے آج کی رات تم سب کو بہت سی فضیلتیں اور خلعتیں عنایت فرمائی ہیں، اس عطایہ، اللہ تعالیٰ کی جناب میں، نماز دوگانہ شکرانہ ادا کرو۔ پھر حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت

---

[1] انصاف نامہ ب۱۷، انتخاب ب۱۱

[2] سورہ مائدہ آیت ۳

[3] آپ حضرت صدیق ولایتؓ کی ہمشیرہ ہیں۔ انصاف نامہ ب۱، حاشیہ انصاف نامہ، انتخاب الموالید ب۱۱

Goto Main List

بندگی ملک الہدادؒ کو بلا کر اپنے پیٹ کے درد کی حقیقت بیان فرمائی اور کہا کہ "حق تعالیٰ نے فرشتوں[1] کو مقرر فرمایا تھا کہ، بندے کے پیٹ کو چاک کر کے آنتوں کو پاک کریں اور نور سے بھر دیں۔ چنانچہ فرشتوں نے بندہ کے پیٹ کو آبِ کوثر سے پاک کر کے لایا۔ یہ واقعہ ۲۶ ذی الحجہ ۹۲۶ھ جمعرات کا ہے۔

حضرت شاہ برہانؒ نے دفترِ اوّل میں اس طرح روایت درج کی ہے کہ حکمِ الٰہی ہوا:

"اے سید خوندمیرؓ! اس رات تمہارے دائرہ میں، عورت ہو یا مرد، چھوٹا ہو یا بڑا، عاکف (دو چار روز کے لئے آ کر ٹھیرا ہوا) ہو یا زائر (ملاقات کرنے کے لئے آیا ہوا) جو بھی ٹھیرا ہو ہم اس سے راضی ہوئے، اس کے تمام گناہوں کو ہم نے بخش دیا، ایمانِ قطعی عطا کیا اور نجاتِ ابدی بخش دی۔"[2]

یہی وجہ ہے کہ ستائیسویں شبِ ذی الحجہ کو گروہ مقدسہ میں لیلۃ الایمان" سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کے گھر حضرت سید شریف تشریف اللہؓ کی ولادت باسعادت

روایت ہے کہ ۲۶ ذالحجہ ۹۲۶ھ کی اسی رات حضرت صدیقِ ولایتؓ کے گھر بی بی عائشہؓ کے بطنِ مبارک سے حضرت میاں سید شریف عرف تشریف اللہؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

میاں سید شریفؓ تشریف اللہ کی پیدائش کے وقت حضرت صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ عالی میں سخت فقر و فاقہ تھا، خود بی بی عائشہؓ، اس زچگی کے وقت دس روز کے فاقہ سے تھیں۔ گھر میں چراغ جلانے کے لئے، تیل تک نہ تھا۔ یہ جاننے کے لئے کہ پیدا ہونے والی نئی جان، لڑکا ہے یا لڑکی؟ زچگی کے بعد حضرت صدیقِ ولایتؓ نے اپنے انگرکھے کے دامن کو جلا کر اس کی روشنی سے نومولود کو دیکھا کہ وہ لڑکا ہے۔ اس فرزندِ مسعود کی پیدائش کے بعد حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ معلوم ہوا ہے کہ" اس لڑکے کی پیدائش تجھ پر ہماری تشریف ہے"۔

پس اسی وجہ، حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرزندِ مسعود کا نام گرامی سید شریف عرف تشریف اللہ رکھا۔

---

[1] انصاف نامہ ب۱۷، انتخاب ب۱۱، تذکرہ ب۔ [2] دفتر اول ک۵ ب۵

ملک پیارا میٹھا کا، حضرت صدیق ولایتؒ سے مرید ہونا پھر ترکِ دنیا کر کے صحبت اختیار کر لینا۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے صفحات پر ذکر کیا ہے، علماءِ سُور نے، حضرت صدیق ولایتؒ کے جھالاوار سے اخراج، آپؒ کے ساتھ تشدّد، قتل اور خون پر، بادشاہ گجرات کو اُکسایا اور آمادہ کر دیا تھا۔ مگر آپ کے بہنوئی ملک پیارا میٹھا نے ایسے ارادوں سے واقف ہوتے ہی، فی الفور حضرت صدیق ولایتؒ کو آپ کے دائرہ والوں کے ساتھ اپنی جاگیر کھانبیل منتقل کر لیا جس کی وجہ حضرت صدیق ولایتؒ کو نہ صرف ان شرانگیزیوں کا اس وقت سامنا نہ ہوا بلکہ کچھ اور عرصہ کے لئے دعوت الی اللہ اور اپنی تبلیغی مساعی کے جاری رکھنے کا موقعہ مل گیا (جس کا تذکرہ گزشتہ صفحات پر کیا جا چکا ہے)۔

ملک پیارا میٹھا کی شجاعت، جوانمردی اور رُعب کی وجہ، علماءِ سور بلکہ بادشاہ گجرات سلطان مظفر بھی خاموشی اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ مگر اس صورتِ حال میں پھر سے تبدیلی آگئی اور حضرت صدیق ولایتؒ کو دشمنانِ دین اور مخالف علماء کی طرف سے ایذا و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، جیسا کہ اگلے واقعات سے معلوم ہو سکے گا۔

امر واقعہ یہ ہوا کہ حضرت صدیق ولایتؒ کو کھانبیل منتقل کر لینے کے بعد، ملک پیارا میٹھا نے حضرت صدیق ولایتؒ کو بالکل قریب سے اور زیادہ سے زیادہ دیکھنے کا موقعہ پایا۔ حضرت صدیق ولایتؒ کے قُرب، آپ کے اخلاق، خُدا رسی، اعلیٰ باطنی شان، مخلوق کو خالق سے ملا دینے کی فیض بخشیوں کو دیکھنے کے بعد، ملک پیارا میٹھا، تھوڑی ہی مدّت میں، حضرت صدیق ولایتؒ کے تربیت و مرید ہو گئے۔ حضرت صدیق ولایتؒ کی محبت و عقیدت، ملک پیارا میٹھا کے دل میں ایسی جاگزیں ہو گئی تھی کہ جب وہ اپنی کسی ضرورت سے، کھانبیل کے باہر جانا چاہتے تو پہلے حضرت صدیق ولایت سے ملتے اور بعد میں باہر روانہ ہوتے۔ نہ ملنے پر انھیں ایسا محسوس ہوتا کہ "گویا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں آپؐ کو پیٹھ بتا کر چلے جا رہا ہوں"۔ ملک پیارا میٹھا نے حضرت صدیق ولایت کو اخلاقِ نبویؐ کا مجسم نمونہ پایا تھا۔ ان کی پاک باطنی کے سبب حق کی طرف ان کی کشش روز بروز بڑھتی ہی گئی اسی لئے وہ حضرت صدیق ولایتؒ آپ کے مُرید ہو گئے تھے۔

---

[1] دفتر اول شاہ برہان کا باب۔

Goto Main List

ملک پیارا میٹھا جب مرید ہو گئے اور آمد و رفت بڑھ گئی تو بیانِ قرآن سننے کا موقعہ بھی زیادہ ملنے لگا۔ کچھ ہی دنوں میں ان کے دل سے دنیا کی عظمت اور محبت مٹ گئی۔ خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق دن بدن ایسے بڑھتا گیا کہ انھوں نے وزارت کے امور اور اپنی جاگیر سے علٰحدگی اختیار کر کے، یہ سب اپنے بیٹےؔ ملک راجا کے سپرد کر دیا، ترکِ دنیا کر دی اور اپنے مرشد حضرت صدیق ولایتؓ کی صحبت اختیار کر لی۔

حضرت صدیق ولایتؓ سے ملک پیارا میٹھا کی یہ عقیدت و محبت اور دنیا کو ٹھکرا کر حضرت مہدی موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے تحت اس طرح مہدویہ روش کو اختیار کر لینے کی وجہ دشمنانِ دین اور علماءِ سُوء کی حسد کی آگ، پوری شدت سے بھڑک اٹھی۔ ملک پیارا میٹھا کے رجوع الی اللہ ہو جانے پر بجائے اس کے کہ وہ خوش ہوتے، اُن دنیا داروں نے اس کا اثر کچھ اور ہی لیا۔ ایک قوی، شجاع، ذی اثر شخص کے حلقہ بگوشِ صدیق ولایتؓ ہو جانے پر انھوں نے اب نت نئے انداز سے مخالفتیں شروع کر دیں۔

چونکہ ملک پیارا میٹھا، اب عبادت میں مشغول، یادِ الٰہی میں منہمک اور یکسر بدل گئے تھے، پہلے جیسا رعب تھا نہ اثر و رسوخ۔ جو دنیاوی اور جاگیری امور کی انجام دہی کے دَور میں دیکھنے میں آتا تھا رجوع الی اللہ ہو جانے، ترکِ دنیا کر دینے اور گروہ مہدویہ کے فقراء میں شامل ہو جانے کے باعث اب وہ خاموشی پسند، گوشہ نشین اور اپنا زیادہ وقت حضرت صدیق ولایتؓ کی صحبت میں گزارا کرتے تھے۔ علماء سوء، ملک پیارا میٹھا کی موجودہ کیفیت سے اگر خوش تھے تو صرف اس لئے کہ انھیں اب یقین ہو گیا تھا کہ ملک پیارا میٹھا ان کی ایذا رسانیوں اور مخالفتوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور انھیں اپنے ارادوں کی تکمیل کا بآسانی موقع مل جائے گا۔

چنانچہ انھوں نے پھر سے اپنی اشتعال انگیزیاں شروع کر دیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے ارادتمندوں کے حق میں روز بروز نت نئے انداز سے ایذائیں پہنچانے لگے۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بادشاہ گجرات، سلطان مظفر کو اکسانا اور حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف اس کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ خود ملک پیارا میٹھا سے بھی چھیڑ شروع کر دی۔ ملک پیارا میٹھا ان کی ان حرکتوں کو سمجھ رہے تھے مگر تدبّر اور فراست سے ٹالتے رہے نیز صبر و تحمل، حلم اور بردباری کے ساتھ، ان کے عزائم کو ناکام بناتے رہے۔

لہ دفتر اول شاہ برہان کرہ، باب

ان علماء سوء نے بادشاہ گجرات سلطان مظفر کو، ملک پیارا میٹھا کی طرف سے بالکل مطمئن کر دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ ملک پیارا میٹھا، اب ترکِ دنیا کر کے 'فقراء' کی جماعت میں شامل، خاموشی پسند، گوشہ نشین اور ہمیشہ عبادت و یادِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مقابلہ کی امید اب نہیں رہی۔ انھیں آسانی کے ساتھ زیر کر لیا جا سکے گا۔ چنانچہ انھوں نے بادشاہ کو اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے قتل، خون خرابے کے لئے، اللہ والوں کی اس جماعت کے مقابلے میں، پھر سے آمادہ و تیار کر لیا۔

ملک پیارا میٹھا جب ان موذیوں کی روز بروز کی ایذا رسانیوں، دائرہ والوں کے ساتھ کی جانے والی اشتعال انگیزیوں کو دیکھتے دیکھتے زچ اور تنگ آ گئے، ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، تب انھوں نے حضرت صدیق ولایتؒ سے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہو گیا ہے کہ ان اشرار کی شرارتوں کے انسداد کے لئے میں خود اب بادشاہ سے بات کروں۔ نیز ویسے ہی ملک راجہ کے حق میں منصب اور جاگیر وغیرہ منتقل بھی کرا دوں گا۔ چنانچہ ایک روز ملک پیارا میٹھا بادشاہ گجرات سلطان مظفر کے دربار میں پہنچے۔ اس بار انھوں نے کسی بھی قسم کے خصوصی اہتمام کا بندوبست نہیں کیا۔ کیونکہ انھیں بادشاہ پر پہلے سے زیادہ بھروسہ تھا۔ اور اپنے تارک الدنیا و فقیر ہو جانے کے بعد ایسے کسی اہتمام کو انھوں نے نامناسب بھی تصور کیا۔ ملک پیارا میٹھا بادشاہ گجرات، سلطان مظفر کے دریافت کرنے پر اپنے ترکِ دنیا کر دینے اور امورِ دنیاوی سے کنارہ کش ہو جانے کی کیفیت سنائی، اس کے بعد اپنی جاگیر و منصب کی اپنے بیٹے ملک راجہ کے حق میں منتقلی کی خواہش کا اظہار کیا۔ ملک راجہ کی اس سفارش کو بادشاہ نے بڑی خندہ پیشانی اور فراخ دلی کے مظاہرے کے ساتھ قبولیت بخشی، اس کے ساتھ ہی ملک پیارا میٹھا نے بادشاہ سے ان ایذا رسانیوں اور مخالفتوں کا بھی ذکر کیا جو کھانبیل میں پھر سے دائرہ والوں اور خود ان کے ساتھ روا رکھی جا رہی ہیں۔ انھوں نے بادشاہ سے پُرزور خواہش کی کہ ان اشتعال انگیزیوں، فتنہ پردازیوں کا انسداد اور سدِباب کیا جائے۔ چونکہ ملک پیارا میٹھا کو بادشاہ پر پورا بھروسہ تھا اس لئے انھوں نے کھل کر اور کامل اطمینان کے ساتھ ان واقعات کو بادشاہ کے روبرو عرض کیا۔ لیکن بادشاہ کے وہ مقربین اور درباری جو اس گفتگو کے وقت وہاں موجود اور سن رہے تھے اور وہ ان موذی علماء سے تعلقِ خاطر رکھتے تھے اور سازش میں شریک تھے انھیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سلطان مظفر، ملک پیارا میٹھا کی باتوں سے متاثر ہو کر کوئی انسدادی کارروائی کر نہ بیٹھے اور ان کے عزائم و ارادوں میں خلل پیدا نہ ہو جائے۔ پس وہ کسی موزوں

Goto Main List

موقعہ کی تاک میں لگے رہے۔

ملک پیارا میٹھا کو، بادشاہ کے دربار سے واپسی میں سازشس کے ذریعہ شہید کرا دیا گیا

ملک پیارا میٹھا، بادشاہ سے اپنی گفتگو کے اختتام اور اپنے امور کی یکسوئی کے بعد دربار سے واپس لوٹے۔ باہر آکر اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہتے تھے کہ ان کا ایک پیر رکاب میں تھا اور دوسرا پیر زمین سے اُٹھا ہی تھا کہ ان درباریوں (بروایتے خود بادشاہ) کے اشارے پر ایک غلام مسمّی شرف الدین نے (یہ سب کے سب خدائے برتر کی توحید کے قائل، محمد مصطفیٰ کی رسالت کے قائل اور کلمہ پڑھنے والے ہی تھے، دوسرے کوئی اور نہیں تھے، مگر تعلیماتِ اسلام سے بہت دُور ہو گئے تھے) پیچھے سے ایک انجان تارک الدنیا فقیر اور امن کے طالب شخص ملک پیارا میٹھا پر تلوار سے ایسا زبردست وار کیا کہ بے چارے ملک پیارا میٹھا سنبھلنے بھی نہ پائے اور اسی دم اللہ کو پیارے ہو گئے، شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ملک پیارا میٹھا کے گھوڑے کی زمام یا زین کو لگے ہوئے خون سے (یا بروایتے گھوڑے کے نعش کو لے آنے سے) اُن کے شہید ہو جانے کا پتہ چلا۔ اُن کے جنازے پر کھانبیل کے دائرہ میں حضرت صدیق ولایتؓ نے نماز پڑھی [1]۔ اور ایمان قطعی اور نجاتِ ابدی کی بشارت عنایت فرمائی۔

ملک پیارا میٹھاؒ کو شہید کرانے کے بعد مردود علماء نے اپنی مخالفتیں تیز تر کر دیں

تواتر سے ثابت ہے کہ ملک پیارا میٹھاؒ کی شہادت کے بعد ہی ان مردود اور علماءِ سوء کی جانب سے فی الفور اور جلد سے جلد حضرت صدیق ولایتؓ کے کھانبیل سے اخراج، ہجرت اور ایذا و تشدّد کی کاروائیاں پھر سے تیزی کے ساتھ ظاہر ہونے لگ گئیں جو ابتلا۔ اور آزمائش کی آخری حد "میدانِ کارزار" یعنے مخبرِ صادق حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خبر دی ہوئی جنگ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کے واقعہ تک جا پہنچیں۔

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۵، ب

Goto Main List

حصۂ دوم

نواں باب

فصل (۱)

مہدویوں پر علمارِ سُو کے مظالم، اتہامات، ایذا رسانیاں ۔

ابوالکلام آزاد کا مہدویہ بزرگوں کے اخلاق کو صحابۂ نبوت سے مشابہ تسلیم کرنا اور ظلم و زیادتیوں کا کھلا اعتراف کرلینا

گزشتہ صفحات پر آپ پڑھ آئے ہیں کہ حضرت صدیق ولایت رضؓ اور آپ کے دائرہ والوں کے ساتھ مخالف علمار نے اتہام، بہتان کا سہارا لے کر مسلسل اور منصوبہ بند طریقہ پر، بادشاہِ وقت اور حکام کو اپنا ہم خیال بنایا، ورغلایا، اکسایا اور نت نئے انداز سے تکلیفیں دیں، اذیتیں پہنچائیں، قتل و خون کیا، ان کے ناروا مظالم کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا ہے بلکہ ایذا رسانیوں کے اپنے اس مذموم طریقہ کار کو انھوں نے وسعت دی اور گجرات بھر کے عام مہدوی و جملہ مصدّقانِ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السّلام تک اس کو پھیلا دیا ۔ چنانچہ اگلے صفحات پر آپ اس کا مطالعہ کرلیں گے جنھیں پڑھ اور سُن کر "انسانیت" کا سر مارے شرم کے جھک جاتا ہے ۔ یہ سارا اختلاف "عامۃ المسلمین" کا کھڑا کیا ہوا نہیں ہے کہ اس کو "معمولی" اور "غیر اہم" سمجھ کر نظر انداز کردیا جاتا، یا بھلانے کے قابل سمجھا جاتا بلکہ یہ سب کچھ ان کا ہے جو علمار کہلائے گئے ۔ یہ اور بات ہے کہ وہ علمارِ سُو تھے، علمارِ حق نہ تھے ۔ فساد، جھگڑا، عبادات میں خلل اندازیاں، قتل، خون، گھروں اور مسجدوں کو آگ لگانے، جلا دینے کی یہ ساری کاروائیاں کلمہ گو اصحاب میں "عوام" کی نہیں بلکہ نام نہاد علمارِ سُو کی طرف سے، حکام اور بادشاہ کے تعاون کے ساتھ کی گئیں ۔

ہاں، اچنبھے کی بات ضرور ہے، اس پر مشکل ہی سے یقین آسکے گا، ہمارے قارئین اور غیر جانبدارانہ طریقہ پر رائے قائم کرنے والے اذہان کے لئے ہم یہاں انہی کے ہم عقیدہ، ہم خیال، غیر مہدوی مابعد علما، اور تاریخ لکھنے والوں کی تحریرات کے اقتباسات درج کرتے ہیں جن کا تعلق صحابہؓ کے دَور سے تو نہیں ہے مگر تابعین یا تبع تابعینِ مہدویہ کے دَور سے ضرور ہے ۔ جب تابعین یا تبعِ تابعینِ مہدویہ کے ساتھ زیرِ تذکرہ مظالم کا اعتراف خود ان علمار سوء کے ہم مذہب غیر مہدوی مؤرخین نے کرلیا ہے تو سوچئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

Goto Main List

سیدین رضی اللہ عنہما (اور پھر حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھ) جس ظلم کی روایتیں، بیان ہوئی ہیں وہ کس طرح غیر یقینی اور لائق تردید ہوسکتی ہیں؟ جبکہ ابتدائی دور میں "دعویٰ مہدیت" کی قبولیت اور "مہدویت" کی توسیع و پھیلاؤ کو دیکھنے کی وجہ ان کے غیض و غضب، عناد و حسد کی آگ اور زیادہ بھڑکی ہوئی تھی۔ (سنا جاتا ہے کہ ان سارے مظالم اور حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھ روا رکھے گئے ظلم و ستم نیز کارزار و قتال قاتلوا و قتلوا کے واقعہ کی تفصیل، گجرات کے قدیم کتب[1] خانوں میں موجود ہے)

شیخ عبداللہ نیازی کے ساتھ علماء سو، کی ایذا رسانی

چنانچہ ابوالکلام آزاد نے ملا عبدالقادر بدایونی کے حوالہ سے شیخ عبداللہ نیازی کے واقعہ کے تحت لکھا ہے[2] :-

"جب شیخ علائی دکن کی جانب جلا وطن کر دیئے گئے تو اس کے کچھ عرصہ بعد سلیم شاہ، سرحدی افغانوں کی شورش کا حال سن کر پنجاب کی جانب روانہ ہوا۔ جب بیانہ کے قریب شاہی لشکر پہنچا تو مخدوم الملک نے جو خاصانِ حق کی اذیت و ہلاکت کی فکر میں غلطاں رہتے تھے موقع کو غنیمت سمجھا اور سلیم شاہ سے کہا:

---

[1] معلوم ہوا ہے کہ دلیؔ اور نگڈا ولیسٹرن ریلوے لائن پر "سوواس را" ریلوے اسٹیشن سے تیئیس (۲۳) میل پر واقع چھوٹے سے شہر "سیتا مَو" میں، رگھوبیر لائبریری میں اسلامی دور کی نایاب قلمی کتابیں ہیں۔ یہ لائبریری مہاراجکمار ڈاکٹر رگھوبیر سنگھ نے قائم کی ہے جنھیں ورثہ میں ادبی اور تاریخی ذوق ملا ہے۔ مہاراجکمار رگھوبیر سنگھ، ہندوستان کے عالمی شہرت رکھنے والے تاریخ نگار سر جادو ناتھ سرکار کے شاگرد ہیں۔ اس لائبریری میں برٹش میوزیم اور انڈیا آفس لائبریری کی قدیم کتابوں کے "میکروفلمس" بھی ہیں۔ مزید برآں اس میں رام پور، اودے پور، جے پور اور دوسری ریاستوں کی قدیم کتابوں کے میکروفلمس ہیں۔ خاص طور پر حسب ذیل تاریخوں کے میکروفلمس بھی ہیں: ۱) تاریخ گجرات، ۲) تاریخ ناصری ــ ۳) تاریخ مظفر شاہی ــ ۴) تاریخ مآثر محمود شاہی ــ ۵) تاریخ سلطنتِ گجرات، ۶) مغل دور کے خطوط وغیرہ (بحوالہ "ریڈینس ولوز" ویکلی ۳ ر اپریل ۱۹۶۶ء)۔ ایک دردمند کی خواہش پر یہ فقیر مطلوبہ مواد کے حصول کی غرض سے سفر کیا مگر شومئی قسمت کہ درمیان سفر ناگفتہ بہ حالات کا سامنا ہوا اور سفر کا رُخ تبدیل کر کے "سوائے مدھوپور" سے جے پور چلے گیا۔ اس کے بعد اپنی مسلسل علالت کی وجہ یہ کام کر نہ سکا۔ اگر گجرات میں رہنے والے مہدویہ حضرات اس طرف توجہ کریں اور فراہمی مواد کی زحمت کریں تو قیمتی مواد مل جائے گا۔ واللہ المستعان۔ فقیر سید محمد غفرلہٗ

[2] تذکرہ ابوالکلام آزاد ص۸۲ طبع کردہ ساہتیہ اکاڈمی دہلی۔

Goto Main List

شیخ علائی سے جو کہ ایک "چھوٹے فتنہ" کی طرح تھے، ہم نے نجات حاصل کرلی ہے مگر "بڑا فتنہ" ابھی موجود ہے۔ سلیم شاہ نے پوچھا وہ کون ؟ کہا، شیخ عبداللہ نیازی کہ یہیں بیانہ میں مقیم ہے اور شیخ علائی کا پیر ہے۔ سلیم شاہ نے میاں بھوہ لوہانی حاکمِ بیانہ کو حکم بھیجا کہ فوراً شیخ کو حاضرِ لشکر کرو۔ میاں بھوہ شیخ کا مرید تھا۔ اس نے شیخ کو بہت سمجھایا کہ آپ یہاں سے راتوں رات نکل جائیں، میں کوئی بہانہ کردوں گا۔ لیکن شیخ نے کہا، (ترجمہ) "خدائے تعالیٰ کی مشیّت، اب اور آگے، وہاں اور یہاں برابر ہے۔ جو کچھ مقدر میں ہے ضرور ہوگا۔" مجبوراً شیخ کو لے کر لشکرِ شاہی میں پہنچے۔ سلیم شاہ سوار، کوچ کے لئے تیار کھڑا تھا۔ شیخ عبداللہ جب سامنے پہنچے تو بے باکانہ گردن اُٹھائے جا کھڑے ہوئے اور "السّلام علیک" کہا۔ میاں بھوہ نے کہ کسی نہ کسی طرح سلیم شاہ کے غیظ و غضب سے ان کو بچانا چاہتا تھا۔ گردن پکڑ کے جھکا دی اور کہا، بادشاہوں کو یوں نہیں یوں سلام کرتے ہیں۔ اس پر شیخ نے گرج کر کہا "جو سلام کہ سنّت ہے اور صحابہ، اللہ کے رسولؐ کے سامنے کیا کرتے تھے یہی ہے۔ اس کے سوا میں کوئی اور سلام نہیں جانتا۔" سلیم شاہ نے غضب ناک ہو کر اشارہ کیا اور لشکریوں نے لاٹھیوں، کوڑوں، مکّوں اور لاتوں سے پیٹنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئے، جب تک ہوش رہا یہ آیتِ قرآنی وردِ زباں تھی ربنا اغفرلنا ذنوبنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین سلیم شاہ نے جب شیخ کو یہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا، کیا کہتا ہے ؟ مخدوم الملک نے کہا، 'تم اور ہم کو کافر کہتا ہے۔' اس پر اس کو اور زیادہ طیش آیا اور جب تک موت کا یقین نہیں ہوگیا، برابر زدوکوب کا حکم دیتا رہا۔"

آگے چل کر لکھا ہے :

" افسوس! عُشّاقِ حق کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوا اور اعدارِ حق و اصلاح کے ہاتھوں، کبھی ان کو امن کی گھڑیاں نصیب نہ ہوئیں۔ یہی ہوتا رہا ہے اور شاید ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ دشمنانِ حق نے اگر ان کی جانوں کو سب سے بڑی چیز سمجھ کر لینا چاہا، تو انھوں نے بھی اپنی جان کو دنیا کی ساری چیزوں میں سب سے زیادہ ہیچ حقیر اور ادنیٰ سمجھا۔ ولنا فیھم اسوۃ حسنۃ۔" [1]

---

[1] یہ عبارت تذکرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۸۲، ۸۳ سے یہاں نقل کی گئی ہے۔

Goto Main List

شیخ داؤد کے ساتھ علماءِ سوء کی زیادتی | شیخ محمد داؤد کے حالات کے تحت ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے :

" بعض وقت علماءِ وقت خصوصاً شیخ الاسلام مولانا عبداللہ سلطانپوری کو حضرت شیخ (داؤد) سے سخت حسد و عناد تھا۔ سبب اس کا یہ تھا کہ شیخ موصوف پر میر سید محمد جونپوریؒ کی نسبت منکشف ہوا تھا کہ وہ کبار اولیاء اللہ اور صاحبانِ مدارج و مقاماتِ علیہ میں سے ہیں اور ان کے احوال و مقامات کی نسبت لوگوں کو، بوجہ قصورِ فہم دھوکا ہوا ہے، جو علماءِ وقت ان کی (سید محمد جونپوریؒ کی) تکفیر و تضلیل کے درپے ہیں سخت غلطی کر رہے ہیں۔ یہ بات بعض علماء دربار پر سخت گراں گزری کیونکہ وہ برابر طائفہ مہدویہ کے قتل و تعزیر میں کوشاں رہتے تھے اور اس دار و گیر میں بڑے بڑے فقراء و اہل اللہ کی اذیت و مصیبت کا باعث ہوئے تھے۔" [1]

آپ نے دیکھا، شیخ الاسلام عبداللہ سلطانپوری کو شیخ محمد داؤد سے صرف اس بناء پر عناد و دشمنی تھی کہ شیخ محمد داؤد پر یہ منکشف ہوا تھا کہ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ، بڑے اولیاء اللہ سے ہیں۔ اس انکشاف کے بعد شیخ داؤد نے جب دیکھا کہ شیخ عبداللہ نیازی اور ان کے ساتھ فقراء گروہ مہدویہ پر مظالم ہو رہے ہیں تو شیخ داؤد نے کہا :

" ان مظلوموں کا خون عنقریب رنگ لائے گا اور افغانیوں کی حکومت زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہے گی "

یہ بات مشہور ہوئی تو معاندین نے حضرت شیخ کو بھی " مہدویت " سے متہم کیا اور بہت کلفت و تعب و مصیبت کا باعث ہوئے۔ (تذکرہ ۳۴۷)۔

ملا عبدالقادر بدایونی منتخب التواریخ[2] میں لکھتے ہیں کہ جس زمانے میں مخدوم الملک نے بعض اکابر اہل اللہ کو طرح طرح کے فتنے اٹھا کر قتل کرایا تو ان کی (شیخ داؤد جھنی والؒ) طرف بھی مخالفانہ عزم سے متوجہ ہوئے اور گوالیار سے سلیم شاہ کا فرمان بھجوا کر طلب کرایا۔ یہ (شیخ داؤد) ایک دو خادموں کو لے کر روانہ ہوئے اور گوالیار سے باہر ملاقات ہوئی، لیکن شیخ کو دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر (سلیم شاہ) بہت متاثر ہوئے

---

[1] تذکرہ ۳۴۷ [2] تذکرہ ۳۴۵

اور کہا کہ (ترجمہ) "ان سے تو جھوٹ کی بُو بھی نہیں آرہی ہے"۔ شیخ (داؤد) نے چند کلمے وعظ و نصیحت کے فرمائے اور عزّت و احترام کے ساتھ واپس کر دیئے گئے"۔

علمارِ سوء کے اتہامات میں، مہدویہ اور غیر مہدویہ کے ساتھ یکسانیت رہتی تھی۔

ملاقات کے دوران شیخ داؤد نے دریافت کیا کہ "ہم فقیروں کی طلبی کی ایسی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ جواب ملا کہ مخدوم الملک سے معلوم ہوا تھا کہ" ذکر کرنے کے وقت، آپ کے مریدین یا داؤد یا داؤد کہتے ہیں۔ شیخ نے کہا" سننے میں اشتباہ ہوگیا ہے ورنہ ہمارے مریدین علانیہ طور پر یَا وَدُوْدُ، یَا وَدُوْدُ کہتے ہیں"۔

اس پر ابوالکلام آزاد نے یہ نوٹ لکھا ہے:

" لبظاہر یہ بات تو کچھ وقیع معلوم نہیں ہوتی، لیکن عجب بھی نہیں۔ اس گروہ (علمارِ سوء) کے مکر و حیلوں کے کاروبار بہت وسیع و پیچیدہ ہیں۔ عجب نہیں کہ اسی راہ سے مصیبت میں پھنسا دینے کا قصد کرلیا ہو اور" یا ودودُ" کو" یا داوٗد" بناکر فتنہ اُٹھانا مقصود ہو"۔ (تذکرہ ص۲۶)۔

جس طرح مخدوم الملک اور اُن کے ساتھی علمارِ سوء نے" یا ودود" یا ودودُ" کے وظیفے اور ورد کو" یا داوٗد" یا داوٗد" بنا دیا اور شیخ داوٗد کے مریدوں کو شیخ داوٗد کا وظیفہ یا ورد کے عامل قرار دے دیا۔ پھر اس کو بنیاد بناکر سلیم شاہ کو شیخ داوٗد سے بدظن کرکے ان کے داروگیر اور قتل وہلاکت پر آمادہ کرنا چاہا تھا۔ بالکل یہی طریقہ ان ہی جیسے علمارِ سوء نے حضرت صدیق ولایتؓ اور عام مہدُیوں کے خلاف اختیار کیا تھا اور سلطان مظفر کے پاس قتل وخون کے حکم کی اجرائی کی استدعا کے ساتھ نمائندگی کرتے ہوئے عرض کیا تھا:

" حضور! سید محمد کے تابعین کلمہ پورا نہیں پڑھتے[لہ]" یعنے مہدوی لوگ صرف لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں کہتے"۔

حالانکہ یہ بات دراصل یوں ہے کہ مہدوی صرف لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ جو کہتے ہیں وہ محض ذکر اللہ اور یاد الٰہی کے طور پر ہے نہ کہ" کلمہ" کی ادائی کے طور پر۔ اور کلمہ جس کے الفاظ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہیں، اس کا اظہار اور اقرار ہر مہدوی کرتا ہی ہے۔ دیکھئے اصل بات کو کس طرح اُن

لہ دفتر اول شاہ برہانؒ کے، باب۳

علمار نے بدل دیا اور مہدویہ پر اتہام لگاکر، قتل کا حکم، سلطان مظفر سے حاصل کرنا چاہا۔

مہدویہ کے ساتھ علمار سوء کے مظالم پر ابوالکلام آزاد کا کھلا اعتراف

دیکھئے! ابوالکلام آزاد نے کس کھلے دل کے ساتھ اپنے ہی ہم عقیدہ غیر مہدوی علمار کی نازیبا کارستانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

" اس زمانہ میں مہدوی فرقہ کا نیا نیا چرچا ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور علمار دربار کے لئے اس فرقہ کے قتل وسلب اور تکفیر و تضلیل کا مشغلہ، سب سے زیادہ دل پسند اور کامیاب مشغلہ تھا۔ ان لوگوں کو ہر زمانے میں اپنی دل بستگی و حکمرانی کے لئے فرقہ آرائی اور جنگ و قتالِ مسلمین کا کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور ملنا چاہئے" (تذکرہ ص۴۶)۔

ابوالکلام آزاد نے ہی تو یہ بھی لکھا ہے:

" افسوس! ہر عہد اور ہر دور میں جس قدر بربادیاں ہوئیں علمارِ سوء ہی کے ہاتھوں ہوئیں۔ وقت اور زمانے کی شکایت بے سود ہے" (تذکرہ ص۴۲)

ایسے ہی علمار سوء نے، مہدویوں کے ساتھ بھی اپنا یہی طریقہ کار روا رکھا ہے۔ ابوالکلام آزاد ہی سے سنئے کہ حضرت امام آخرالزماں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کا اسوہ کیا تھا؟ مہدویوں کی روش کیا تھی؟ ان کے مشاغل کیا تھے؟

حضرت مہدی موعودؑ کے اسوۂ حسنہ اور "دعویٰ مہدیت" کا ذکر

ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے:

" سید محمد جونپور کے رہنے والے تھے ۸۴۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے اشد شدید مخالف بھی معترف ہیں کہ علوم رسمیہ کے ساتھ زہد و درویشی اور ورع و تقویٰ میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ شیخ علی متقی (کہ سید کے معاصر اور سخت مخالف ہیں اور ان کے رد میں رسالہ لکھا ہے) تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا ابتدائی عہد، کمال زہد و تقشف اور استغراق اور استہلاک باطنی میں گزرا۔ سات سال تک یہ حال رہا کہ پے در پے روزہ رکھتے اور تن تنہا ایک گوشے میں پڑے رہتے۔"

آگے چل کر" دعویٰ مہدیت" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" معلوم ہوا کہ" انت المھدی "کی صدا آرہی ہے۔ برسوں تک متامل رہے اور جب پے در پے (منجانب خدا) یہی معاملہ پیش آیا تو اپنے مہدی ہونے کا اعلان کیا"۔ ....

Goto Main List

علماء حقانی بہت کم تھے، اور علماء دنیا ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ دنیا طلبی اور مکروزور کی گرم بازاری تھی...... یہ حال دیکھ کر سید موصوف نے احیاء شریعت اور قیام امر بالمعروف کا غلغلہ بلند کیا اور لوگوں سے کہا...... سب سے بڑا مجاہدہ یہی ہے کہ خلق اللہ کو سیدھی راہ پر لگاؤ اور احکام شرعیہ کے قیام کی راہ میں اپنی جانیں تک لڑا دو اور عشق کی صداقت اور قلب کی پاکی نے ان کی دعوت و تذکیر میں ایسی تاثیر بخشی تھی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں آدمی حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔" (تذکرہ ص۴۷)

مرید ہونے والوں کے تذکرہ کے تحت ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ:

"متعدد سلاطین وقت نے ان سے (سید محمدؑ سے) بیعت کی۔" (تذکرہ ص۴۸)

ابوالکلام آزاد کا مہدویہ کے حق میں صحابہ نبوت کے خصائص سے مشابہت کو تسلیم کرنا۔

آگے چل کر، مہدویہ روش کا ذکر، ابوالکلام آزاد نے کس طرح کیا ہے؟ پڑھئے:-

"ان لوگوں کے طور طریق کچھ عجیب عاشقانہ و والہانہ تھے اور ایسے تھے کہ صحابہ کرامؓ (دور نبویؐ) کے خصائص ایمانی کی یاد تازہ کرتے تھے۔ عشق الٰہی کی ایک جاں سپار جماعت تھی جس نے اپنے خون کے رشتوں اور وطن و زمین کی فانی اُلفتوں کو ایمان و محبت کے رشتہ پر قربان کردیا تھا اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر راہ حق میں ایک دوسرے کے رفیق و غمگسار بن گئے تھے۔ امیر و فقیر، اعلیٰ و ادنیٰ سب ایک حال اور ایک رنگ میں رہتے، اور بجز خلق اللہ کی ہدایت و خدمت اور احکام شرع کے اجراء و قیام کے اور کسی کام سے واسطہ نہ رکھتے۔" (تذکرہ ص۴۸)

منتخب التواریخ، نجات الرشید اور طبقات میں مہدویہ کا ذکر

ابوالکلام آزاد نے تحریر کیا ہے:-

"ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ اور نجات الرشید میں اور نظام الدین ہروی نے طبقات میں ان لوگوں کے مفصل حالات لکھے ہیں مگر زیادہ تفصیل تذکرۃ الواصلین میں بہ ضمن حالات شیخ داؤد ملتی ہے اور اس کو پڑھ کر قلب پر ایک عجیب عالم وجد و محویت طاری ہوجاتا ہے اور بے اختیار دل چاہتا ہے کہ ساری باتوں کو چھوڑ کر صرف انہی پاکانِ حق کا ذکر کیجئے۔

صدیاں گزر گئیں، عشاقِ حق کے ذکر میں آج یہ تاثیر ہے، نہیں معلوم ان کی پاک صورتوں اور پاک صحبتوں کی گیرائیوں اور دلربائیوں کا کیا حال ہوگا؟ ـ

Goto Main List

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما (تذکرہ ص۶۲)

اب آگے پڑھئے کہ ان "عشاقِ حق" کے ساتھ علماء سو نے کیا سلوک اور برتاؤ کیا؟ کسی اور سے نہیں اُنہی ابوالکلام آزاد ہی سے سنئے:

شیخ علائیؒ کے ساتھ عالمِ سور مخدوم الملک کی زیادتیاں

"سلیم شاہ کے دل پر شیخ علائی (مہدوی بزرگ) کی حق پرستی کا زخم لگ چکا تھا مگر خود عالم نہ تھا، چاہتا تھا کہ اگر ایک عالمِ حق گو کا سہارا بھی مل جائے تو شیخ علائی کو علماء سور کے پنجوں سے چھڑائے لیکن افسوس کہ سب نفس و دنیا کے پجاری نکلے...... شیخ علائی اس وقت سخت بیمار تھے۔ گلے میں ایک بہت بڑا زخم تھا..... مخدوم الملک نے حکم دیا کہ کوڑے لگائے جائیں۔ جلاد نے تیسری ہی ضرب لگائی تھی کہ اس شہیدِ حق کی روح پرواز کرگئی... افسوس مرنے کے بعد بھی ظالموں کو تسکین نہ ہوئی اور اس غنا فی الحق کی نعش کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو بدر اور احد کے مقتول کفار کے ساتھ بھی نہیں کیا گیا تھا" یہ ۹۵۷ھ کی بات ہے۔ (تذکرہ ص۸۱)۔

آگے بدایونی لکھتے ہیں کہ ہاتھی کے پاؤں سے باندھ کر چرہ دایا گیا اور ان کے تکڑوں کی تمام لشکر (فوج) میں تشہیر کی گئی۔ پھر حکم دیا کہ دفن نہ کیا جائے اور اس غرض سے پہرہ بٹھا دیا گیا" (تذکرہ ص۸۲)۔

واضح باد کہ ملا عبدالقادر بدایونی کے حوالہ سے یا کسی دوسرے حوالے سے ابوالکلام آزاد نے علماء سور کی جس "بدروش" کو بیان کیا ہے، ناظرینِ باتمکین کے لئے یہاں اس کو درج کئے جانے سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوجائے گا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصالِ مبارک کے پچاس سال کے بعد بھی جب ان علماء سور کا حسد، بغض و عناد اور عداوت کا یہ عالم رہا تھا تو پھر مہدویت کی توسیع اور پھیلاؤ کے ابتدائی دور اور مہدی علیہ السلام کے صحابہؓ کے دور میں ان کا حسد، بغض و عناد، عداوت ظلم و ستم، کس درجے بڑھا ہوا نہ رہا ہوگا۔

اگلے صفحات پر پیش کئے جانے والے واقعات، حضرت صدیقِ ولایتؓ اور آپؓ کے دائرہ والوں کے علاوہ، گجرات کے عام مہدیوں کے ساتھ روا رکھے گئے، لرزہ براندام کر دینے والے، انسانیت کے سر کو جھکا دینے والے، ان کے ظلم و ستم کے کارناموں سے انشاء اللہ اس کی توضیح ہوجائے گی۔

Goto Main List

فصل (۲)

علماء سوء کا عام مہدویوں کے خلاف اجتماعی محضرہ کرنا

حضرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ گجرات بھر کے عام مہدویوں کے ساتھ ایذا رسانیوں، ظلم و زیادتیوں اور ان کے قتل عام پر ان مفسد اور ظالم علماء سوء نے نہ صرف حکام اور بادشاہ کو اُکسایا، ورغلایا تھا بلکہ کلمہ گو عامۃ المسلمین کو بھی ملوث کر دیا تھا، جیسا کہ ان کے ترتیب دیئے گئے "اجتماعی محضرہ" کی عبارت اور ان کے دیئے ہوئے فتوے میں مندرج امور پر عمل آوری کے لئے عوام کو ہدایات دیئے جانے سے اس کا ثبوت ملتا ہے، ان ہدایات کی تفصیل، تاریخ سلیمانی میں اس طرح مرقوم ہے[۱]:

۱۔ کسی نے اگر ایک مہدوی کو قتل کیا تو سات حج کا ثواب پایا۔

۲۔ ایک مہدوی اگر قتل کر دیا جائے تو سمجھو کہ ستّر ہزار قتل کئے گئے۔

۳۔ کسی نے اگر مہدوی کی مدد کی تو اس کی نسل کو منقطع کر دیا جائے۔

۴۔ مہدویوں کو بوریئے میں لپیٹ کر، اس میں کانٹے بھر کر، اگر جلا دیا جائے تو بڑا ثواب پاؤ گے۔

۵۔ مہدویوں کی پوری جماعت کو قتل کیا جانا چاہیے۔

۶۔ مہدویوں کے سر ایسی جگہ کاٹے جائیں جہاں پانی نہ ملتا ہو۔

"انصاف نامہ" میں یہ بھی مرقوم ہے :۔

۷۔ ہر ایک شخص (کلمہ گو) پر لازم ہے کہ مہدویوں کے قتل کو مباح (ثواب کا کام) جانے۔

۸۔ ہر ایک شخص (کلمہ گو) پر لازم ہے کہ مہدویوں کی مسجدوں اور گھروں کو جلائے۔

۹۔ جو کوئی، سید محمد مہدیؑ کے چاہنے والوں کو مار مار کر، سید محمد مہدیؑ سے پلٹانے کی کوشش کرے بڑا ثواب پائے گا۔

۱۰۔ جو کوئی سید محمد مہدیؑ کے چاہنے والوں کی پیشانیوں پر، لوہے کا پنجہ گرم کر کے داغ دے گا، ثواب کا مستحق ہو جائے گا۔[۲]

---

[۱] ضا، گ ۶، ح۱

[۲] انصاف نامہ باب ۱۶

Goto Main List

علمار سوء کے ایسے ہی فتووں کے باعث ابتداءً بادشاہ گجرات، سلطان مظفر کے کارپردازوں نے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ، کو سنہ ۹۱۹ھ میں سخت اور ناقابل قیاس اذیت پہنچائی۔ آپؓ کے مبارک پیروں میں سوا من وزنی زنجیریں ڈالی گئیں، جن سے گہرے زخم آگئے۔ انہی زخموں سے ۱۴ رمضان سنہ ۹۱۹ھ کو آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ایذارسانی کا یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ بڑھتے بڑھتے اس نے خلفاء، صحابہ اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ عام مصدقین اور مہدوی افراد کو بھی اپنے گھیرے میں لے لیا۔ گجرات اور دوسرے مقامات پر مہدویوں کے لئے اپنے عقائد پر قائم رہنا، مشکلات اور ظلم وستم کو گویا دعوت دینا تھا، جیسا کہ ابھی ابھی اس کا بیان گزرا۔

ناظرین با تمکین غور کریں کہ اُس دور کے کلمہ گو علماء سُوء نے محض اپنے حاصلہ دنیاوی مفادات کے تحفظ اور شخصیت کی بقاء کے لئے، بزرگانِ مہدویہ اور عام مہدویوں کے ساتھ کس قدر ایذارسانیوں کو روا نہیں رکھا؟ مگر ایک وقت ایسا بھی آگیا جبکہ انہی کے ہم عقیدہ اور ہم عمل لیکن غیر جانبدار، حق شناس، تاریخ لکھنے والے علماء نے خود کو حق گوئی پر مجبور پایا اور بہ بانگِ دہل کہہ اُٹھے کہ:

" یہ (مہدوی) لوگ انسان نہیں تھے۔ ملاءِ اعلیٰ (آسمان) کے مقدس فرشتے تھے جن کو خدا نے اپنی زمین کی طہارت کے لئے آدمیوں کے ہیکل میں بھیج دیا تھا۔" (تذکرہ ابوالکلام آزاد ص۵۳)۔

پس ان غیر جانبدار اور حق شناس کلمہ گو علماء اور تاریخ لکھنے والوں کے بیانات سے کسی کے لئے بھی ان مفسد وظالم علمار سوء کے مبنی بر شر فتووں کی حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا ہے۔

روایت ہے کہ "اجتماعی محضرہ" پر چوالیس (بروایتے پچپن) علماء کی دستخطیں ثبت تھیں اور ان سب میں نمایاں شخصیتیں، صرف تین علماء، ملا حمید، ملا ناراللہ اور ملا کبیر کی تھیں[1]

علماء نے حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس اپنا محضرہ بھیج کر کھانبیل سے چلے جانے کی دھمکی دی

علماء نے متذکرہ صدر اجتماعی محضرہ کو حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں بھی بھجوایا اور دھمکی کے طور پر کہلوایا کہ اب آپ کے لئے بھی یہی بہتر ہوگا کہ آپ کھانبیل سے کہیں اور چلے جائیں ورنہ آپ کو، ہم سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جانا

---

[1] انصاف نامہ، دفتر شاہ برہانؒ، تاریخ سلیمانی

Goto Main List

چاہئے ـــــ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے علماء کے اس پیام کو سُنا اور علماء کے بھیجے ہوئے محضرہ کو دیکھا، آپ بہت خوش ہوئے اور حاضرین سے ارشاد فرمایا :

"معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے مخبرِ صادق حضرت مہدی علیہ السلام کی دی ہوئی خبر قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کے ظہور کا اب وقت آچکا ہے ۔ بندہ کو اس کی آرزو ایک عرصہ سے تھی ۔"

کھانبیل سے اخراج کی خاطر حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس شاہی سپاہی بھیج دیئے گئے ۔

علماء نے فتوے دینے اور محضرہ مرتب کرکے روانہ کرنے کے کچھ ہی دنوں بعد اپنے اثر ورسوخ کا استعمال شروع کردیا اور کھانبیل سے حضرت صدیق ولایتؓ کو اخراج پر مجبور کرنے کی خاطر شاہی سپاہیوں کو بھجوایا ۔ شاہی سپاہیوں کا یہ فوجی دستہ جب کھانبیل سے قریب پہنچا تو افسر متعلقہ نے اپنے نمائندوں کو حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں یہ پیام دے کر بھیجا کہ "اب آپ اس مقام کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں ورنہ علماء اور بادشاہ کے حکم کے تحت آپ سے مقابلہ ہوگا ۔"

آنے والوں نے اپنے افسر کے پیام کو پہنچانے کے ساتھ خود اپنے طور پر خواہش کی کہ آپ کھانبیل سے کہیں اور روانہ ہوجائیں ورنہ بادشاہ نے آپ سے مقابلہ کا حکم دے دیا ہے ۔

یہ سب باتیں سننے کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے پُرعزم انداز میں ارشاد فرمایا کہ "تم لوگ اگر مقابلہ کی غرض سے ہی آئے ہیں تو بنام خدا ہم بھی اس کے لئے تیار ہیں ۔"

سپاہیوں نے جب حضرت صدیق ولایتؓ کے اس عزم اور استقلال کو دیکھا تو ششدر رہ گئے ۔ پھر انھوں نے عجز وانکساری ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ علماء اور بادشاہ نے ہم سے آپ کے منتقل کرنے پر عہد لیا ہے ۔ ہم یہ صرف اس لئے چاہتے ہیں کہ اگر آپ یہاں سے منتقل نہ ہوں تو ہمارے اہل وعیال تباہ کردیئے جائیں گے ۔ حضرت، ہم پر رحم فرمائیں اور کچھ دنوں کے لئے ہی کہیں اور منتقل ہوجائیں، چندروز کے بعد لوٹ کر آسکتے ہیں ۔ ہمیں فی الحال کوئی گزند نہ پہنچ سکے گا ۔ آئندہ آپ بھی امن میں رہیں گے ۔ اور قسم کھاکر کہا کہ "آپ کے دائرہ کی باڑ کا ایک کانٹا بھی نہ توڑا جائے گا ۔" (انصاف نامہ باب ۱۶)

حضرت صدیق ولایتؓ نے آئے ہوئے فوجیوں کی درخواست قبول فرمالی ۔ آپ نے اس ظلم کو سہنے کا ارادہ فرمالیا اور اخراج پر تیار ہوگئے ۔

Goto Main List

حضرت صدیقِ ولایتؓ، کھانبیل سے بھدرے والی، منتقل ہو گئے

حضرت صدیقِ ولایتؓ کھانبیل سے روانہ ہوئے اور بھدرے والی منتقل ہو کر دائرہ قائم فرمایا اور وہیں قیام پذیر ہو گئے ۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کو بھدرے والی منتقل ہوئے، زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آپؓ کو خبر ملی کہ کھانبیل میں مسجد اور دائرہ کی جھونپڑیوں کو ان اشرار نے آگ لگا دی ہے ۔ اور عہد شکنی کر کے امن کی فضا کو پھر سے مکدّر کر دیا ہے ۔ دائرہ کی باڑ کے کانٹے کو نہ توڑنے کا تیقن دینے والوں نے نہ صرف اللہ والے فقیروں کی جھونپڑیوں کو آگ لگا دی بلکہ خدا کے اس گھر کو جس میں آٹھ پہر عبادت ادا ہوتی تھی، اللہ کی یاد کی جاتی تھی ان بدبختوں نے اُس کو بھی جلا دیا ۔

دشمنوں نے عہد شکنی کی، مسجد اور دائرہ کی جھونپڑیوں کو آگ لگا دی تب حضرت صدیقِ ولایتؓ، پھر کھانبیل واپس تشریف لائے

کھانبیل میں مسجد اور دائرہ کی جھونپڑیوں کو آگ لگا دینے کی خبر سُن کر حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرمایا، اپنے تیقن کے خلاف ان لوگوں نے عہد شکنی کی ہے، ان کے نزدیک ہم لوگ خطا وار تھے مگر عبادت گاہ اور فقراء کی جھونپڑیوں کے جلانے کی وجہ کیا ہے ؟

مذکورہ واقعہ کے بعد حضرت صدیقِ ولایتؓ نے پھر سے کھانبیل کا قصد فرمایا ۔ اب آپؓ کے لئے ان ظالموں کے خلاف، جہاد کی دوسری تمام صورتوں کے اختیار و تکمیل کر لینے کے بعد آمادہ "قتال" ہو جانے کے سوائے کوئی دوسری صورت باقی رہ نہیں گئی تھی تاکہ ان کے ظلم و ستم کا انسداد ہو اور مہدویت کا تحفظ اور بقا ہو ۔ کیونکہ امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور فرہ سے گجرات واپس تشریف لانے (۹۲۰ھ) کے بعد سے بیس سالہ اس دور میں، آپؓ نے ستائیس مرتبہ اخراج و ہجرت کی تکالیف اُٹھائیں، چھ مرتبہ دائرہ اور مساجد کے جلائے جانے کو برداشت کیا تھا، گھروں سے نکالا جانا قبول کیا، اذیتیں سہیں، نیز جابجا عام مہدویوں پر کئے جانے والے ظلم و ستم اور مہدویت سے انھیں برگشتہ کرنے کی منظم کوششوں کو ہر روز آپ ملاحظہ فرما رہے تھے ۔

فصل (۳)

حضرت صدیق ولایتؓ ـــ اور ـــ قتال (جنگ) کے لئے آپؓ کا آمادہ ہوجانا، احکام الٰہی کے عین مطابق تھا۔

حضرت صدیق ولایتؓ اور دوسرے عام مہدویوں کے ساتھ یہ سارا مناقشہ اور جھگڑا فی الحقیقت کوئی مذہبی بنیاد، یا مہدویوں کے عقاید و اعمال کے بگاڑ یا خرابی، یا ان علماء کے لئے کوئی اور مبنی بر صحت وجہ جواز نہیں رکھتا تھا، جیساکہ مہدویوں کے تعلق سے عمومی طور پر اور بزرگان مہدویہ کے تعلق سے خصوصی طور پر غیر متعصب اور غیر جانبدار، تاریخ لکھنے والے انہی کے ہم مذہب علماء کے تحریر کردہ تعریف و تحسین پر مشتمل بیانات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ البتہ اس عداوت و مخالفت کے اہم اسباب خود ان کلمہ گو علماء سوء کا اسلامی تعلیمات سے دُور ہوجانا خدا اور رسولِ خدا کے واضح احکام کو سرے سے نظر انداز کردینا، مہدوی بزرگوں کے زہد، تقویٰ، عبادت و ریاضت، احکامِ الٰہی کی کماحقہٗ تعمیل، ان کے تقرّبِ الٰہی کی واضح نشانیوں کے باعث عوام اور مخلوقِ خدا میں روز بروز بڑھتی ہوئی ان کی مقبولیت، مذہبِ مہدویہ کی توسیع نیز ان کا اپنی مشیخت اور حاصلہ دنیاوی مفادات کے باقی نہ رہنے کا اندیشہ، خوف اور ڈر تھے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ساری باتیں "شیطانی حرکات" قرار پاتی ہیں۔ ایسے شیطانی اوصاف کے حامل افراد سے مرعوب ہونے سمجھوتہ نہ کرنے بلکہ اُن سے "قتال" (جنگ) کرنے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے "ایمان رکھنے والوں" کو پُرزور انداز میں اپنے کلام پاک میں ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ سورۂ نساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (آیت ۷۶)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝

یعنے جو لوگ ایمان دار ہوتے ہیں تو ان کا لڑنا (قتال کرنا) اللہ کی راہ میں (اللہ کے واسطے) ہوتا ہے (نہ کہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل یا محض دوسروں سے حسد، بغض یا پھر جلبِ منفعت کی خاطر) اور جن لوگوں نے "کفر" کو (پھر سے) اختیار کرلیا ہے تو ان کا لڑنا (گمراہی کے باعث) شیطان کی راہ میں (شیطانی اثر کو قبول کرنے کی وجہ، اپنے نفسانی خواہشوں کی تکمیل اور اس جیسی دوسری قباحتوں کے لئے) ہوتا ہے ـــ پس

Goto Main List

(اگر تم واقعی ایمان رکھنے والے ہو تو تم پر لازم ہے کہ ان) شیطان کے دوستوں سے "قتال" (جنگ) کرو، یقیناً شیطان (اور اس کے دوستوں) کا مکر (جو انھوں نے پھیلا رکھا ہے) بالکل بودا اور کمزور ہے۔

۱۔ حضرت صدیق ولایتؓ کو جب یہ خبر ملی کہ علماء اور بادشاہ کے ان کارپرداز، شریر النفس سپاہیوں نے عہد کرنے کے بعد کھانبیل کی مسجد اور گھروں کو جلادیا اور اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے تو آپؓ کو بھی ان شیطان دوستوں سے "قتال" کے لئے آمادہ ہوجانا پڑا۔ چنانچہ اس خبر کے ملتے ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے اس آیتِ شریفہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ (التوبہ ۹، ۱۲)۔

یعنی اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعنے دیں (برا بھلا کہیں) تو تم لوگ اس ارادہ سے کہ یہ ان (شیطانی حرکتوں) سے باز آجائیں۔ کفر کے ان پیشواؤں سے (خوب) قتال (جنگ) کرو۔ کیونکہ (اس عہد کو توڑنے کی صورت میں) ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں، تم ایسے لوگوں سے (آخر) کیوں نہیں لڑتے؟ (یعنی ضرور لڑو)۔

"عہد شکنی" کے اس بدترین واقعہ کے بعد ہی حضرت صدیق ولایتؓ بھدرے والی سے کھانبیل واپس تشریف لائے اور "خدائی حکمِ قتال" کی تعمیل و تکمیل کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کیا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا قتال کے لئے آمادہ ہوجانا قرآنی تعلیمات کے عین موافق تھا۔

"قتال" (جنگ) کے لئے آپؓ کی آمادگی، آپؓ کے غصہ یا کسی اور شخصی یا ذاتی جذبات کے تحت ہرگز نہیں ہوئی تھی بلکہ ان ہزاروں، لاکھوں مہدویوں کی مدد و حمایت اور دینِ حقہ کی حفاظت و صیانت کے تحت بھی تھی جو آئے دن ان کے ظلم و زیادتی کا شکار ہو رہے تھے۔

قتال کے لئے آپؓ کا تیار ہوجانا خدائے بزرگ و برتر کے حکم کے تحت نہایت ضروری بھی تھا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

Goto Main List

وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الخ (النساء آیت ۷۵)۔

یعنے (مومنو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قتال نہیں کرتے؟ حالانکہ کئی ایسے بےبس مرد اور کئی ایسی عورتیں اور کئی ایسے بچے ہیں جو فریاد کر رہے ہیں کہ اے خدا! ہمیں اس بستی سے، جہاں کے باشندوں نے (ہم پر) ظلم وستم پر کمر باندھ لی ہے، نجات دلایئے اور کسی ہستی کو اپنی جانب سے ہمارا دوست بنا دیجئے۔ (کہ وہ ان ظالموں سے ہمیں چھٹکارا دلاسکے) اور ہمارے لئے کسی کو، ہمارا مددگار بنا دیجئے۔

تاریخ مہدویہ سے ثابت ہے کہ مہدویت (عین اسلام) میں، وطن سے ہجرت کو ہمیشہ اختیار کیا جاتا رہا، تمام بزرگانِ دین رض تارکِ دنیا تھے۔ انھیں شخصی ملکیت، املاک، مال ومتاع یا ملوکیت وبادشاہی سے قطعاً کوئی تعلق یا دلچسپی نہیں رہی۔ انھوں نے اخراج، گھر سے نکالے جانے کو ہمیشہ صبر سے برداشت کیا، کل کے لئے اُٹھا نہ رکھنا اور اسی روز فی سبیل اللہ خرچ کردینا ان کے آئین میں داخل رہا۔ تین دن سے زیادہ کسی کی مہمانی، قابلِ قبول نہ تھی، ہر قسم کا تعین، وظیفہ، انعام، جاگیر ومنصب ناقابلِ قبول رہا۔ رہنے سہنے اور عبادت گزاری کے لئے، پانی اور کھانے کے لئے صرف "گھوکروکی بھاجی" کے مقامات کو منتخب کیا جاتا رہا۔ لباس میں کوئی تخصیص نہ تھی، دو جوڑے کجا ایک جوڑا لباس بھی پورا نہ ہوتا، سر پر عمامہ کی بجائے رسّی ہی لپیٹ لی جاتی۔ جھونپڑے یا عبادت خانے، گھانس پھونس کے اور بغیر دیوار کے بنائے جاتے رہے۔ وہ امن کے خوگر اور طلبہ گار رہے تاکہ دلجمعی کے ساتھ دن اور رات نمازوں کی ادائی، آٹھ پہر کے ذکر الٰہی کے ساتھ اپنے خالق، اپنے معشوق حقیقی کے جلوہ آرائی کا "دیدار" کرسکیں، کوئی امر، حجاب اور پردہ بننے نہ پائے۔ مگر ہمیشہ خلل ڈالا جاتا رہا، بادشاہی کے خواہشمند ہونے کا الزام دیا گیا اور ان طالبانِ مولیٰ کے ساتھ، شروع ہی سے ایذا رسانیوں کا ایک طویل سلسلہ قائم رکھا گیا۔ جہاں جہاں یہ بزرگانِ دین، ہجرت کرتے، منتقل ہوجاتے، اپنے ہم نواؤں کے ذریعہ یہ ظالم، وہاں فساد پھیلاتے۔ بس یہی ان کا محبوب سا مشغلہ ہوگیا تھا۔

پس حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے مہدوی مردوں، عورتوں اور بچوں سے ان ظالموں کو دفع کرنے کی خاطر اور مذہب مہدویہ کے تحفظ وبقا کے لئے "قتال" پر آمادگی کو ضروری سمجھا۔

(۲) اس کے علاوہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کی، باقی رہی ہوئی، چوتھی صفت "قتال" کا حضرت صدیق ولایت رض کی ذات سے (بلحاظ بدلِ ذاتِ مہدیؑ) تکمیل ہونا بھی ضروری تھا۔

Goto Main List

جس کا اظہار، ناگور اور فرہ میں، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا، اس کی تعمیل کی خاطر بھی حضرت صدیق ولایتؓ نے، موجودہ واقعۂ کھانبیل کو، اس کا پیش خیمہ تصور فرما کر خود کو "قتال" (جنگ) کے لئے آمادہ وتیار کرنا ضروری سمجھا۔

"مہدویت کے اظہار" پر شاہی حکم امتناع عاید کیا گیا
اظہارِ مہدویت کی سزا، موت مقرر کی گئی

علمارِ گجرات نے پہلے تو "اجتماعی محضرہ" کیا، پھر مہدویوں کے "قتلِ عام" کے لئے فتوے دیئے، اسی پر انھوں نے بس نہیں کیا بلکہ مخالفت کو ہوا دینے کی کوئی نہ کوئی صورت اور نکالتے رہے۔ وہ چاہتے یہی تھے کہ مہدویوں کا نام ونشان، سرزمین سے مٹا دیا جائے۔ انھوں نے فتوے کی عبارت اور شاہی حکم کی، گجرات کے چپہ چپہ پر تشہیر کی انھیں خوب عام تام کیا تاکہ عام لوگوں کو بھی مہدویوں کے خلاف کھڑا کیا جائے اور انھیں قتلِ عام پر اُبھارا جائے۔

اسی دوران انھوں نے مہدویت کے خلاف اپنا آخری انتہاپسندانہ وجابرانہ ایک اور اقدام کر دیا اور اس بات کی منادی کرادی کہ جس مہدوی نے سید محمد جونپوریؑ کو "مہدی موعودؑ" تسلیم کیا اور ان پر اعتقاد لایا ہے حکمِ شاہی کی بنا، پر اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اعتقاد کا کھلم کھلا اور علانیہ اظہار نہ کیا کرے، خلاف ورزی کی صورت میں اس کو موت کی سزا دی جائے گی۔

محض "مہدوی" ہونے کے اظہار پر ہی میاں کبیر محمد اور دو نگریز نوجوانوں کو بربریت کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔

مہدویوں کی آبادیاں، اس وقت احمد آباد کے علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ احمد پورہ، ہیبت پورہ، سکندر پورہ، داسارہ، پھوچلکہ وغیرہ مقامات پر مہدوی کثرت سے آباد تھے۔

مختلف قریہ جات سے شہر احمد آباد میں آکر کاروبار کی غرض سے رہائش اختیار کرنے والے ان مہدویوں میں، کھنبایت سے آئے ہوئے دو نوجوان بھائی بھی تھے۔ جن میں ایک کی عمر ۱۴ سال اور دوسرے کی عمر ۱۸ سال تھی۔ ایک نے رنگ کی دکان اور دوسرے نے صابن کی دکان لگالی تھی۔ مہدویوں کے ساتھ کئے جانے والے ظلم وستم سے ویسے تو یہ نوجوان لڑکے واقف ہی تھے مگر جب رفتہ رفتہ اس شاہی حکم امتناع کی خبر ان دونوں بھائیوں کو ہوئی تو وہ دونوں اب ضبط نہیں کرسکے اور پورے جوش وخروش کے ساتھ اپنی اپنی دکانوں سے باہر آکر بہ آوازِ بلند

۱؎ تاریخ سلیمانی، ریاض اول، گلشن ششم، چمن اول

اظہار کرنے لگے کہ، ہم نے حضرت سید محمدؑ جونپوری کو مہدی موعودؑ تسلیم کیا ہے۔ ہم نے آپ کو اللہ کا خلیفہ اور برحق جان کر آپؑ کے دعویٰ مہدیت کی تصدیق کی ہے۔ ہم اپنے اس اقرار کو ہرگز پوشیدہ نہیں رکھیں گے۔ ہم اور ہمارے جان و مال سب آپؑ پر سے قربان ہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات تیزی کے ساتھ عام ہوگئی اور پھیل گئی کہ حکم شاہی کے خلاف زنگریز طبقہ سے دو نوجوان لڑکے، اپنے مہدوی ہونے کا علی الاعلان اظہار کر رہے ہیں۔ پس ان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ لڑکوں کا جوشِ مذہبی برقرار رہا، یہ سمجھ کر کہ لڑکے ہیں، جوشیلے ہیں، انھیں اظہار سے باز رکھنے پر آمادہ کرنے، انہی کے ہم مذہب کسی ذی سمجھ آدمی سے تفہیم کی کوشش کی جائے، پتہ لگا کر اسی آبادی سے میاں کبیر محمدؒ بلائے گئے، انھیں تمام باتوں سے واقف کرایا گیا اور بتایا گیا کہ انھیں اپنے مذہبِ مہدویہ کو پوشیدہ رکھنے پر آپ آمادہ کریں ورنہ انھیں موت کی سزا دی جائے گی۔ میاں کبیر محمدؒ کو ان باتوں کے سننے سے اچنبھا ہوا۔ وہ خود بڑے پکے مہدوی تھے۔ انھوں نے کارپردازوں کی ہی تفہیم کرنی چاہی اور ان کے اپنے ارادوں سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ ان کارپردازوں نے اب میاں کبیر محمدؒ سے ہی خواہش کی کہ وہ خود بھی اقرارِ مہدویت سے باز آجائیں۔ میاں کبیر محمدؒ، ان باتوں سے مرعوب ہونے والے نہیں تھے۔ انھوں نے پُرزور انداز میں اپنے اقرار کو ظاہر کیا اور کہا اِنَّ المهدی الموعود قد جاء و مضٰی اٰمنّا و صدّقنا۔ علماء اور بادشاہ کے یہ کارپرداز اب مایوس ہوگئے، لڑکوں کو تفہیم کروانے کی بات رہی ایک طرف، انھوں نے پہلے میاں کبیر محمدؒ کو ہی سزا دینے کا ارادہ کرلیا، انھیں خوب مارا پیٹا گیا۔ باز نہ آنے کی وجہ عہدہ داروں کے حکم سے بیل کی سینگوں سے میاں کبیر محمدؒ کو اتنا زخمی کیا گیا کہ وہ شہید ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ [1]

اِدھر سے فراغت پانے کے بعد ان کارپردازوں نے پھر ان لڑکوں کی طرف توجہ کی، انھوں نے خیال کیا تھا کہ میاں کبیر محمدؒ کے واقعہ سے یہ لڑکے، اظہارِ مذہب سے باز آگئے ہوں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ دریافت کرنے پر ان لڑکوں نے اپنے پہلے سے جوش کا پھر اظہار کیا۔ ان کارپردازوں نے انھیں ان کی کم عمری اور نوجوانی کا احساس دلایا اور کہا کہ باز آجاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ لیکن دونوں لڑکے یہی کہتے رہے کہ "مہدیؑ موعود آمد و گذشت

---

[1] بعضوں کے نزدیک ان دو رنگریز شہیدوں میں سے ایک کا نام میاں کبیر محمدؒ اور دوسرے کا نام میاں اسمٰعیل تھا۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

Goto Main List

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔" ان کارپردازوں نے ان لڑکوں کو سمجھانے کی ایک اور تدبیر سوچی۔ لڑکوں کی ماں کا پتہ لگا کر اس بے چاری کو بلایا اور کہا کہ "انھیں سمجھالے ورنہ قتل کر دیئے جائیں گے۔" ماں نے سب ماجرا سُنا لڑکوں کے نزدیک گئیں، کارپرداز خوش تھے کہ ماں اپنے لڑکوں کو مذہبِ مہدویہ کے پوشیدہ رکھنے کی ہدایت دے رہی ہے۔ مگر اس بی بی نے اپنے لڑکوں کے کان میں آہستہ سے کہا "دیکھو، میرے بیٹو، میرے لال، خدا کی راہ میں مرد بنے رہو، اپنے دلوں کو مضبوط بنائے رکھو، اِن منکرینِ مہدی سے ہرگز خوف نہ کھانا، ان کی بات کبھی نہ ماننا، اپنے امام برحق پر استوار رہو، جان دینے میں گھبراؤ نہیں۔ تمہارے خون سے ایک مٹھی، خاک کی بھیگ نہ سکے گی مگر تم اللہ کی راہ میں شہادت کے وقت اپنے خدا کا دیدار کر لوگے۔ ہمیشہ خدا کا قرب تمہیں حاصل رہے گا۔" ماں نے ان لڑکوں کو اور مستحکم بنادیا۔

ان کارپردازوں نے ماں کے ہٹنے کے بعد لڑکوں سے پھر دریافت کیا۔ لڑکے اس بار اور بھی جوش سے نعرہ لگا اُٹھے کہ مہدی موعودؑ آئے اور گئے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔

دو رنگ ریز نوجوان بھائیوں کو شہید کر دیا گیا۔

بالآخر مایوس ہو کر عہدہ داروں نے جلاّد کو، ان دونوں لڑکوں کو قتل کر دینے کی ہدایت کی۔ جلاّد نے پہلے بڑے بھائی کو زمین پر لٹا یا کہ قتل کر دے۔ مگر بڑے بھائی نے جلاّد سے فہمائش کی کہ پہلے چھوٹے بھائی کو شہید کیا جائے تاکہ وہ مجھے قتل ہوتا دیکھ کر اپنے استقلال سے باز نہ آجائے۔ ویسے میں یہ بھی دیکھ لوں گا کہ وہ کس مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی جان، اللہ کی راہ میں دیتا ہے۔

بہر حال جلاّد نے یکے بعد دیگرے، پہلے بڑے بھائی اور اس کے بعد چھوٹے بھائی کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ شہادت کے وقت، یہ دونوں، اپنے عقیدے پر مضبوطی سے قائم رہے۔ احمد آباد کے رنگریزوں کے محلہ میں ان دونوں بھائیوں کو دفن کیا گیا، ان کا مقبرہ آج بھی مرجعِ خلائق ہے۔

اس واقعہ کی خبر شہر احمد آباد کے علاوہ، اطراف کے مقامات پر تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ احمد آباد کے کسی مہدوی نے کھانبیل آکر حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں تمام تفصیلات بیان کیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے ان شہیدوں کے حق میں ایمان کی بشارت دی۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے میاں کبیر محمدؒ

Goto Main List

کے حق میں بشارت دے کر فرمایا کہ "مرحبا میاں کبیر محمدؒ کہ تم نے خدا کی راہ میں مہدی موعودؑ کے نام پر اپنی جان دی اور اس باب میں "امانت" کرلی۔ تم پر خدا کی رحمت نازل ہو"۔

تاریخ سلیمانی میں مرقوم ہے کہ رنگریز شہیدوں کی خبر سن کر حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا:

"وہ دلاوران، ہماری فوج اور ہماری شہادت کے امام ہیں"۔

الغرض حضرت صدیق ولایتؓ نے افہام و تفہیم کی خاطر ایک مکتوب، علماء گجرات کے لئے ملاکبیر کے نام تحریر روانہ فرمایا، تاکہ یہ لوگ اپنی ان ظالمانہ حرکتوں سے باز آجائیں:-

(ترجمہ) مکتوب سید خوندمیر الیٰ سید کبیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ وَبِهٖ ثِقَتِيْ

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (الحج، آیت ۴۰)۔

(ترجمہ) جو لوگ ظلم کئے جا کر قتال کئے جاتے ہیں، ان کو (ظالموں کے دفع کرنے کی خاطر جنگ کرنے کی پوری پوری) اجازت ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر بے شک قادر ہے۔ وہ لوگ اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے، انھوں نے صرف اتنا کہا کہ ہمارا معبود (صرف) "اللہ تعالیٰ" ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض (ظالم) لوگوں کو، بعض (مظلومین کی مدد) سے دفع نہ کر دے تو (ظالموں کی طرف سے) خانقاہیں گرجے، عبادت گاہیں اور مساجد جن میں اللہ کا ذکر، کثرت کے ساتھ کیا جاتا ہے گرا دیئے جائیں۔ اور جو کوئی (اللہ کے حدود کو قائم و برقرار کرنے کی کوشش کرکے) اللہ تعالیٰ کی مدد کرتا ہے اس کی (بھی) مدد، اللہ تعالیٰ یقیناً

۱؎ دفتر اول شاہ برہانؒ ک، ب ۲؎ ص، گ ۶، چ ا ۳؎ النساء آیت ۱۷۱

یقیناً" کرتا ہے۔ بے شک اللہ بہت قوت والا اور غلبہ والا ہے۔

...... معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخلوق کو، جس دن سے خدا کی طرف بلایا ہے، مخلوق نے ان سے عداوت اور مخالفت شروع کردی ہے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے دریافت فرمایا تھا کہ" ان سے مخالفت کا کیا سبب ہے؟ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اگر اس بندہ سے کوئی بھول چوک یا غلطی ہوگئی ہے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ (فرمانِ خدا) بے شک مومنین، آپس میں بھائی بھائی ہیں (کے مطابق) معلوم کرائیں تاکہ ہم بھی، اتفاق کرکے کتاب اللہ کی طرف رجوع کرلیں گے اور خدا کے رسولؐ کے ساتھ موافقت اختیار کرلیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے" (ترجمہ) اگر تم کسی بات پر آپس میں جھگڑا کرو تو اس بارے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو"۔ پس تم اور ہم میں سے جو کوئی کتاب اللہ اور رسولؐ خدا کی اتباع سے ہٹ گیا ہو وہ شخص توبہ کرلے اور باز آکر خدا اور رسولؐ کے ساتھ موافقت اختیار کرلے۔ اگر خدا اور رسول کی مخالفت سے باز نہ آئے اور اس پر اصرار کرے تو وہ شخص واجب القتل ہے"۔

بیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے کہ اس مدّعا کا اظہار اور اعلان حضرت سید محمدؐ اور ان کے اصحابؓ کرتے رہے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی ہماری خطا یا غلطی جانتا ہو، بلحاظِ انصاف، علمی حجت کے تحت ہم کو اس سے باز نہ کردے تو وہ خود اللہ تعالیٰ کے پاس پکڑا جائے گا۔ مگر آج تک بھی کسی نے علمی حجت اور دلیل سے ہماری تفہیم نہیں کی۔ اس کے برخلاف ظلم اور زیادتی روا رکھتے ہوئے، بس ہم پر بدعت اور گمراہی کا حکم لگاتے جارہے ہیں۔ اس وقت تک ہمارے ساتھ بہت ظلم کیا جاچکا ہے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض لوگوں کو مار مار کر ان ظالموں نے جان لے لی۔ بعضوں کو قید خانے میں پہنچا دیا، بعضوں کو آبادیوں سے نکلوا دیا، مسجد کو جلا دیا اور جھونپڑوں کو آگ لگادی۔

الغرض مختلف قسم کے ظلم وستم ڈھائے مگر کوئی بھی انصاف نہیں کررہا ہے۔ اس وقت ہم پر لازم ہوگیا ہے کہ خدا کے دین کی مدد کی خاطر ان مظلوموں کی مدد کریں اور ان کے لئے مددگار بن جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ" اے مومنو! تم اللہ کے مددگار بن جاؤ"۔ ہم تھوڑے اور کمزور ضرور ہیں مگر ہمارا خدا قوی اور غلبہ والا ہے۔

Goto Main List

سنا جا رہا ہے کہ احمد آباد میں طالبانِ مولیٰ فقیروں اور ان عام لوگوں کے ساتھ جو حضرت سید محمدؑ کو مہدی موعودؑ مانتے ہیں، بہت زیادتی اور ظلم و ستم برتا جا رہا ہے۔ تعجب تو بس اس کا ہے کہ علماء اور مشائخین کے رہتے ہوئے ظالموں کا حکم کیونکر چل رہا ہے؟ بلکہ چاہیے تو یہ تھا کہ علماء کا حکم ان پر چلتا۔

اگر ممکن ہو سکے تو ظالموں کو منع کیجیے اور فقراء فی سبیل اللہ کو اذیت و تکلیف پہنچانے سے باز رکھئے۔ ایک طویل مدت سے فقیروں پر بلا سبب ظلم ہوتا آ رہا ہے، اور اب وہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ خدا کے واسطے، مظلوموں کی نصرت اور مدد کریں اور خدا کے مددگار بن جائیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم بھی دیا ہے" اے مومنو! تم اللہ کے مددگار بن جاو"۔ (۱۴/۶۱)۔

بہر حال آپ کو یہ سب اس لئے لکھا گیا ہے کہ آں عزیز کو "حق" کا خیال ہے اور آں عزیز حضرت سید محمدؑ کی حقیقت اور یہاں کے واقعات سے واقف ہیں، ایسی نصیحت کریں کہ ظالم ظلم سے رُک جائیں ورنہ یقین کے ساتھ جان لو کہ "فتنہ" کھڑا ہو جائے گا اور بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ اس وقت ہم پر بھی لازم ہو گیا ہے کہ خدا کی راہ میں، ہم بھی اپنی جان پر کھیل جائیں"۔

دیگر یہ کہ مکتوب لانے والا، زبانی جو کچھ عرض کرے اس کا یقین کریں اور باقی تمام کیفیت مکتوب میں لکھی جا چکی ہے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے افہام و تفہیم اور رفعِ شر کے لئے یہ مکتوب مُلّا سید کبیر کے پاس احمد آباد، حضرت خلیفہ گروہؓ کے ذریعہ خاص طور پر روانہ فرمایا۔

احمد آباد پہنچ کر حضرت خلیفہ گروہؓ نے یہ مکتوب مُلّا کبیر کے حوالے کر دیا۔ انھوں نے دیکھا، پڑھا، پڑھنے کے دوران، ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا، توقع کے مطابق نصرت اور مدد کی کوئی بات انھوں نے نہیں کی۔ بلکہ بعد میں ثابت یہ ہوا کہ حق کی مدد کرنے کی بجائے وہ سختی کے ساتھ مخالفت پر اُتر آئے[1]۔

ملّا کبیر کے نام، حضرت صدیق ولایتؓ کے پہلے خط کے پہنچنے کے باوجود، محسوس کیا گیا کہ مہدیوں کے کے ساتھ کئے جانے والے ظلم و ستم میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔ علماء نے اصلاح حال کی کوئی صورت اختیار نہیں کی۔

---

[1] انصاف نامہ، دفتر اول شاہ برہان، تاریخ سلیمانی، گلشن ششم، چمن اول

Goto Main List

روانہ کئے گئے خط کا جواب تک نہیں دیا - علاوہ ازیں ظلم و ستم کی خبریں، روز بروز مسلسل سننے میں آتی رہیں۔ اسی دوران کئی مہدویوں کو اس بُری طرح مارا پیٹا گیا کہ ان میں کے بعض، زخموں میں چور، بہ مشکل تمام، اپنے اپنے گھر پہنچ سکے۔ دوسرے ایسے بھی تھے جو راستے ہی میں انتقال کر گئے۔ جو کوئی مہدوی، اپنے مذہب کو ظاہر کرتا تو کم از کم اس کی پیشانی پر، جو سجدہ میں، خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے ٹیکی جاتی تھی لوہے کے بنائے گئے کوّے کے پنجہ سے اس کو ضرور داغ دیا جاتا تھا تاکہ اس اذیت و تکلیف کی وجہ، مہدوی لوگ اپنے مذہبِ حق کو ظاہر نہ کریں، بلکہ مذہب سے پلٹ جائیں اور اس کے نتیجے میں مذہبِ مہدویہ کی توسیع رُک جائے۔ اس کی مقبولیت کے باوجود مخلوقِ خدا اس کو اختیار کرنے سے عاجز رہے۔

بگڑتی ہوئی اس صورتِ حال کو دیکھنے کے بعد ہی، حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنا یہ دوسرا خط علماء گجرات کے پاس" استفتار" (فتویٰ چاہنے) کی صورت میں روانہ فرمایا:

عُلمار گجرات کے نام حضرت صدیقِ ولایتؒ کا دوسرا خط' بصورت استفتار

(ترجمہ)" فقیروں اور خدا پرستوں کی ایک جماعت، اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی رضامندی کی جستجو اور ذاتِ مطلق تعالیٰ کی طلب میں لگی ہوئی ہے، ان میں کا ہر ایک فرد شریعت کا پابند، پرہیزگار، متوکل، گوشہ نشین، تارکُ الدنیا اور طالبِ خدا ایسا ہے جو تمام اوصافِ حسنہ سے موصوف اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے صحابہؓ کی صفات سے متصف ہے۔ ان میں کے کسی بھی ایسے فرد پر، اگر کوئی شخص، کسی شرعی سبب کے بغیر، قتل اور اخراج کا حکم لگائے تو اس پر کیا حکم ہوگا؟ (بَیِّنُوا و توجروا)۔

عُلمار کی جانب سے" استفتار" کا جواب

ان علمار نے جو اکابرین سے تھے اور بادشاہ کے اعتماد والے، صاحبِ جاہ و منزلت، بادشاہ کے رازدار اور واقف کار بھی تھے، خط کو پڑھا' استفتار پر غور کیا اور جواب دیتے ہوئے اسی استفتار کی پیٹھ پر اطمینان کے ساتھ لکھ دیا کہ" وہی حکم اس پر عاید ہوگا جو اقتلوا الموذی قبل الایذاء کے مطابق ہے"۔

یعنے" موذی" کو تم اذیت دینے سے پہلے ہی قتل کر دو؟ (تاریخ سلیمانی گ ۲ چ۱)

Goto Main List

حضرت صدیق ولایتؓ نے قرآنی احکام کے تحت میاں کبیر محمد اور دونوں نوجوان زنگریز شہیدوں کے قصاص کی اجازت دی

علمائے گجرات کے اس "فتوے" کے وصول ہونے کے بعد ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے خدائے تعالیٰ کے احکام کی اتباع میں میاں کبیر محمد اور دونوں نوجوان زنگریز شہیدوں کی جانوں کے بدلے کے طور پر" اجتماعی محضرہ کرنے والے اور مہدویوں کے حق میں قتل و غارتگری کا فتویٰ دینے والے علمائے گجرات مُلّا حمید اور مُلّا نایہ وغیرہ سے قصاص لینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

کیونکہ "قصاص" کے لئے اللہ تعالیٰ کا صاف اور صریح حکم یہ ہے:

یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی (البقرہ ۱۷۸)

یعنی اے ایمان والو! جان بوجھ کر (کسی کو) قتل کردینے (کی پاداش) میں تم پر قصاص کا قانون فرض کیا جاتا ہے۔

قصاص کی تفصیلی وضاحت، خدائے تعالیٰ نے پھر اس طرح بیان فرمادی:

وَکَتَبْنَا عَلَیْھِمْ فِیْھَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ۔ (المائدہ ۴۵)

یعنی ہم نے ان پر یہ بات فرض کردی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (اسی طرح) خاص زخموں کا بھی بدلہ (لیا جانا فرض کیا جاتا) ہے۔

"قصاص" کو فرض کرنے میں، کیا بہتری اور خوبی ہے، اس کی وضاحت بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے:

وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ ۱۷۹)۔

یعنی، اے صاحب سمجھ لوگو! قصاص (جرم کے بدلے کے طور پر جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک لینے) میں تمہاری زندگی (کی حفاظت کا مقصد پوشیدہ) ہے۔ کاش تم (کسی دوسرے کی جان لینے یا اس کی آنکھ، ناک، کان تباہ کرنے میں خدا تعالیٰ سے) ڈرا کرتے۔

چونکہ اس وقت مصدقان حضرت مہدی علیہ السلام کی جانوں کی حفاظت، دین حق پر چلنے والوں کی مدد و نصرت نیز احکام خداوندی اور حدود الٰہی کا نافذ کیا جانا حضرت صدیق ولایتؓ کے پیش نظر نہایت ضروری اور فرض کے درجہ میں تھا۔ اس لئے آپ نے اس توقع کے ساتھ کہ اس کے بعد ظالم لوگ اور علماء سوء، اللہ تعالیٰ

Goto Main List

سے ڈریں گے اور ظلم وستم ڈھانے، ناحق مومنوں کی جانوں کو لینے، فتنہ وفساد پھیلانے سے باز آجائیں گے۔
مہدویوں کے حق میں قتل اور مختلف اذیتیں دینے کا فتویٰ دینے والے مُلّاؤں کے حق میں "قصاص" کی تعمیل کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ اوپر بیان کئے ہوئے خدائے تعالیٰ کی صاف وصریح احکام کی تعمیل میں ہی مُلّا حمید اور دوسری روایت کے اعتبار سے مُلّا ناریہ، میاں کبیر محمدؒ اور دو نگریز شہیدوں کی جانوں کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کروائے گئے۔

کئی بار افہام وتفہیم کرنے اور خطوط لکھنے کے بعد (جیساکہ پچھلے صفحات پر بیان کیا گیا ہے) کوئی اصلاحی صورت حال کے پیدا نہ ہونے اور ان مخالف علماء سے فتویٰ حاصل ہونے کی بنا پر بالآخر حدود الٰہی کے قائم کرنے کے لئے حضرت صدیق ولایتؓ کو یہ اقدام کرنا پڑا۔

فصل (۴)

علماء وارکانِ سلطنت کا جمع ہوکر بادشاہ مظفر کو، حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنا
عین الملک کا "سپہ سالار فوج" مقرر کیا جانا۔

علماء گجرات کے نام حضرت صدیق ولایتؓ کی جانب سے خطوط روانہ کئے جانے، اور مُلّا حمید و مُلّا ناریہ کو دونوں نوجوان زنگریز شہیدوں کے "قصاص" میں قتل کرا دینے کے بعد ہی، احمد آباد، پٹن اور اطراف واکناف کے دوسرے شہروں کے علماء، مشائخین اور امراء مہدویوں سے غیر ضروری طور پر خوفزدہ ہوگئے۔ ان کی مرعوبیت کافی بڑھ گئی، پہلے ہی سے انھیں یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ کافی سے زیادہ روک تھام کرنے، سختی پر سختی روا رکھنے کے باوجود یہ مہدوی قوم، مادیت سے بیزارگی، رسم وعادت وبدعت کو ترک کردینے، اللہ کے نام پر آئے ہوئے تمام مال وزر کو سب میں علی السویۃ (برابر برابر) تقسیم کردینے، کل کے لئے کچھ بھی اُٹھا نہ رکھنے، خدا پر پورا پورا توکل کرتے، شب وروز اسی کی یاد میں منہمک رہنے، دنیا ہی میں "خدا کے دیدار" کو ممکن بتانے اور "دیدارِ خدا" کی طرف لوگوں کو بلانے کے باعث روز بروز مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ وہ سُن رہے تھے کہ ہر روز کئی بندگانِ خدا، طالبانِ صادق اس مذہب میں (جو عینِ اسلام ہے) داخل اور گروہ مہدویہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ انھیں حضرت صدیق ولایتؓ سے سخت حسد سا ہوگیا تھا کہ تین لاکھ سے زیادہ

Goto Main List

عقیدت مند جن میں عام افراد کے علاوہ امراء اور وزراء سلطنت بھی تھے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے دستِ مبارک پر "بیعت" کر کے حلقۂ مریدی میں شامل ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں ان جیسے علماء اور دنیا پرست ارکانِ سلطنت کو چین سے کس طرح بیٹھنے دے سکتی تھیں؟ انھیں تو اب اس کا اندیشہ ہو گیا تھا کہ مہدویت کی اس ترقی اور وسعت کی صحیح صورتِ حال سے اگر سلطان مظفر واقف ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی مہدوی ہو جائے۔ اور یہ بات انھیں کسی صورت گوارا نہیں تھا، کیونکہ ایسی صورت میں ان کے وہ تمام مفادات اور فائدے جو انھیں اب تک حاصل رہے ہیں ختم ہو جائیں گے، تباہ ہو جائیں گے۔ ان کے مریدین و معتقدین بھی ان سے علٰحدگی اختیار کر لیں گے، پھر ان کے "کاروبار" اور "گھودار" کیسے چلیں گا؟ ان مُلّاؤں کی مشائخی تو اس وقت صرف انہی مقاصد اور مفادات کے حاصل کرنے کی خاطر، باقی رہ گئی تھی۔ صورت دیکھی بات کرنا، ابن الوقت بن کر، مخاطب اور سائل کے مطلب کے موافق، دین کے مسائل کے جوابات دے کر، ان کے دلوں میں اپنی اُلفت پیدا کرنا، ایک ہی مسئلہ میں کبھی ایک حکم سنانا، پھر دوسرے موقع پر اسی مسئلہ میں دوسرا حکم سُنانا، حیلے[1] بہانوں کا سہارا لے کر حق کی پردہ پوشی اور مخالفت کرنا، "مصلحت" کے نام پر جھوٹ، مکر و فریب کو دین میں داخل سمجھنا، ان کے نزدیک صحیح اور درست کام تھے، انہی پر انھیں زیادہ سے زیادہ مفادات بھی حاصل ہوتے تھے اور اسی کو وہ اپنی مقبولیت کی "سند" بھی سمجھے ہوئے تھے۔ انھیں نہ تو اللہ ہی سے واسطہ تھا نہ اللہ کی "یاد" سے اور نہ اس کے دیدار کی طلب سے۔

الغرض اپنے دنیاوی اغراض اور مفادات کے تلف ہو جانے کے اندیشوں کے تحت، علماء اور ان کے ہمنوا ارکانِ سلطنت، ایک جگہ جمع ہوئے، اجتماع کیا، ان سبھوں نے مل کر کافی غم و غصہ کا اظہار کیا، اور بادشاہ کے پاس، فریاد پیش کرنے، اس کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنے پر سب نے اتفاق کیا۔

چنانچہ علماء سوء نے بادشاہ مظفر سے ملاقات کی، حقائق کے خلاف اس کو باور کرا دیا کہ:

(۱) (میاں) سید خوندمیر (صدیق ولایتؓ) نے گجرات کے سپاہیوں کا بہت بڑا لشکر جمع کر لیا ہے۔

(۲) سید خوندمیر، ملک کی تباہی اور علماء کی خوں ریزی کی کوشش کر رہے ہیں۔

(۳) سید خوندمیر کو آپ کا ملک لے لینے کی فکر ہو گئی ہے۔

---

[1] تذکرہ ابوالکلام آزاد صـ۲۷

Goto Main List

(۴) اس ملک کی جس زمین پر سید خوندمیر رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ "اب وہ یہاں سے نہیں جائیں گے" اندیشہ ہے کہ ملک پر بھی اسی طرح وہ آئندہ قبضہ کرلیں گے ۔

(۵) امیر سید محمد جونپوری کے یہ متبعین پورا کلمہ نہیں پڑھتے ۔

(۶) یہ لوگ آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے منکر ہیں ۔

(۷) یہ لوگ کسب کو حرام کہتے ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

پس حقائق کے بالکل برعکس ان جیسی بہت ساری من گھڑت، فرضی باتیں انھوں نے بادشاہ سے کہیں اور عرضداشت میں تحریر کیں ۔

اپنی عرضداشت کے آخر میں انھوں نے بادشاہ مظفر کو مشتعل کرنے اور بھڑکانے کی خاطر یہ بھی لکھ دیا کہ "اے بادشاہ اعظم! اگر آپ اس معاملہ میں غفلت ولاپرواہی کریں گے اور ملک کی حفاظت اور صیانت کی جانب فوراً توجہ نہیں فرمائیں گے تو یقین کے ساتھ جان لیجئے کہ ملک آپ کے قبضہ سے نکل جائے گا"[1]

حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں سلطان مظفر کا پیام بھیجنا

سلطان مظفر نے علماء اور ارکان سلطنت کی بیان کی ہوئی باتوں کو توجہ سے سنا اور ان کی عرضداشت کو قبول کرلیا ۔ چونکہ سلطان مظفر نے علماء کی باتوں کو درست اور سچ سمجھ لیا تھا اس لئے اپنے قاصد اور نمائندہ کے ذریعہ حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس، پیام کے طور پر کہلوایا کہ :

"آپ کو ملک لے لینے اور بادشاہت کی ہوس ہوگئی ہے، لہذا آپ میرے ملک کو چھوڑ دیں اور کہیں چلے جائیں" ۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا جواب باصواب

شاہی قاصد نے سلطان مظفر کا پیام جب حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت اقدس میں پہنچا دیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا :

" سوائے ذات خدا کے، آٹھ جنت بھی، بندہ کے نزدیک ہیچ ہیں ۔ میں تیری بادشاہت کو کیا سمجھتا ہوں"[2]

شاہی قاصد نے، حضرت صدیق ولایت کے جواب کو من وعن، سلطان مظفر کے سامنے بیان کردیا ۔ بادشاہ

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک، ۳ب

[2] دفتر اول شاہ برہانؒ ک، ۳ب

کی غلط فہمی اور بڑھ گئی۔ اس جواب کے سننے کے بعد اس کی پریشانی میں اور اضافہ ہوگیا۔ اس پر اس قدر زیادہ ہیبت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھوں، پاؤں میں لرزہ پیدا ہوگیا۔ علماء نے پچھلی بار بادشاہ کی خدمت میں جو من گھڑت اور فرضی باتیں پہنچائی تھیں مظفر نے انہی کی روشنی میں اس جواب کو بھی سنا اور سمجھا۔ حالانکہ حضرت صدیق ولایتؓ نے علماء کے اہتمام اور بادشاہ کی غلط فہمی کی نفی اور تردید کی تھی کیونکہ سوائے ذاتِ خدا کے، دوسری ساری نعمتیں جب، ہیچ ہیں فرمایا گیا تو کسی ملک گیری یا گجرات کی بادشاہت کی ہوس کا سوال ہی کہاں پیدا ہوسکتا تھا؟ آپ کی ذات سے اس بات کو منسوب کرنا محض فساد اور فتنہ پیدا کرنا ہی تھا سلطان مظفر جس کا ذہن مسموم اور "زہر بھرا" ہوگیا تھا، حضرت صدیق ولایت کے جواب باصواب کو اپنی بادشاہت کے لئے خطرہ سمجھا۔

سلطان مظفر کا دربار طلب کرنا اور حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف رائے مشورہ کرنا۔

سلطان مظفر کا احساس اور تاثر جڑ پکڑ گیا کہ اس معاملہ کا "معقول بندوبست" اس وقت اگر نہ کردیا جائے تو پھر میری حکومت اور سلطنت میرے ہاتھ سے نکل جائے گی! پھر اس نے اس بے بنیاد تاثّر و احساس کو، زبردست خطرہ کے طور پر اس قدر شدت کے ساتھ اہمیت دے دی کہ علماءِ سوء کی تمنا کی تکمیل کی صورت ظاہر ہونے لگ گئی۔ سلطان مظفر نے "دربار" کے انعقاد کا اعلان کیا اور اپنے تمام امراء وارکانِ سلطنت کو اس امر کے انسداد کے سلسلہ میں رائے مشورہ کے لئے بالالتزام حاضر رہنے کا حکم نامہ جاری کردیا۔

مقررہ تاریخ اور وقت پر دربار منعقد ہوا، تمام درباری اور فوج کے عہدہ دار بھی حاضر ہوگئے۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے اس معاملہ کی خبر آہستہ آہستہ سلطنت کے تمام حلقوں تک پہنچ چکی تھی۔

حضرت صدیق ولایتؓ سے مقابلہ کے لئے درباریوں کو ابھارنے کی کوشش

سلطان مظفر کی جانب سے، درباریوں کو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے "معاملہ" کے تعلق سے نہایت اختصار کے ساتھ واقف کرایا گیا۔ پھر دریافت کیا گیا کہ: "سید خوندمیر سے "مقابلہ" کے لئے کون بیڑا اٹھاتا ہے؟"

اس کے ساتھ ہی مقابلہ کا بیڑا اٹھانے کے تعلق سے سلطان مظفر کی طرف سے، ہر طرح کی مدد، کمک اور رسد کا تیقن دیا گیا۔ نیز یہ وعدہ بھی کیا گیا کہ اس کو جاگیر دی جائے گی، منصب مقرر کردی جائے گی۔

اس تیقن کے باوجود، دربار میں سناٹا سا چھایا رہا۔ حق پسند اور خداترس درباری اس قسم کے مقابلہ اور

Goto Main List

جنگ کے لئے تیار نہیں تھے، وہ سب خاموش رہے، ان میں سے کوئی آگے نہیں بڑھا۔ وہ سب جانتے تھے کہ سلطان مظفر کا یہ اعلانِ جنگ، فقراء اہل اللہ اور متوکلینِ خدا، جماعت کے خلاف ہے۔ اور سلطان مظفر بے بنیاد خطرہ کا سہارا لے کر آلِ رسول کے قتل وخون کے لئے اس قدر بھاری لالچ دے رہا ہے۔ اس جماعت کے اخلاقِ حسنہ اور مقاماتِ عالیہ سے، بعض درباری امراء واقف بھی تھے۔ حضرت صدیق ولایتؒ کے تعلق سے بھی وہ لوگ بہت کچھ معلومات رکھتے تھے، انھیں یقین تھا کہ حضرتؒ قول کے سچے ہیں۔ انھوں نے حضرت صدیق ولایتؒ کا یہ قول سن رکھا تھا کہ "اگر گجرات کی تمام فوج، بندہ پر چڑھائی کرے اور بندہ صرف اکیلا ہی رہے تب بھی یقین کر رکھو کہ پہلے روز بندہ ہی کی فتح ہے اور دوسرے روز بندہ کی شہادت ہوگی۔ وہ درباری، حضرت صدیق ولایتؒ کے اس کہنے کو بالکل حق اور سچ سمجھتے تھے اس لئے جنگ کا بیڑہ اٹھانے کے لئے وہ تیار نہ ہوئے۔

عین الملک کا آمادہ جنگ ہو کر بیڑا اٹھانا۔

مگر انہی میں سے ایک شقی القلب، سنگدل، مذہب حق اور آلِ رسولؐ کا دلی دشمن، درباری ومقربِ سلطان، عین الملک، جاگیر، منصب، انعام واکرام کے لالچ میں اپنی جگہ سے اٹھا، آگے بڑھا اور سلطان مظفر سے مخاطب ہو کر نہایت غرور اور تکبر کے ساتھ کہا "اے بادشاہِ عالم! اگر میری خواہش کے مطابق جنگجو سپاہی، اسباب اور آلاتِ جنگ مجھے مہیا کر دیئے جائیں تو بندہ اس مہم کے انجام دینے کا وعدہ کرتا ہے"۔ سلطان مظفر جو اس دربار میں بھی حد سے زیادہ متاثر اور خوف زدہ دکھائی دے رہا تھا عین الملک کی استدعا کے جواب میں اس کی ہر خواہش کی تکمیل کا تیقن اسی وقت دے دیا۔

سلطان مظفر کے تیقن دینے کے بعد عین الملک نے اس قتل وخون کی مہم کو سر کر لینے کا وعدہ کیا اور بیڑا اٹھایا۔ ملک برا کاکریجیؒ جیسے اور بھی معتقدینِ صدیق ولایتؒ، سلطان مظفر کے ملازم ومقرب تھے، انہی سے دربار کی اس کیفیت کی خبر عام ہوئی۔

روایت ہے کہ "سپہ سالاری" پر انتخاب کے بعد ہی عین الملک نے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ فقراء اور متوکلین کی جماعت کے خلاف "جنگ کی تیاری" کے لئے بھی اس نے خوب وقت لیا۔

روایت ہے کہ تمام لوگ، عین الملک کو مختصر طور پر صرف "عینل" کہہ لیا کرتے تھے مگر شقاوت وسنگدلی اور حضرت صدیق ولایتؒ کے خلاف، سپہ سالارِ فوج بن کر، فقراء کے قتل وخون اور ان سے جنگ کرنے کا بیڑا اٹھانے کی وجہ، لوگوں نے اس کے نام کے آخری حرف یعنی لام کو آخر سے نکال کر شروع میں لگا دیا۔ اس طرح

Goto Main List

مخلوقِ خدا نے اس کو "عینل" سے "لعین" یعنے خدا کا لعنت کیا ہوا شخص کہہ کر پکارا۔

سلطان مظفر کے دربار کے واقعہ پر حضرت صدیق ولایتؓ مسرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

سلطان مظفر کے دربار کے اس روداد اور عین الملک کی طرف سے جنگ کے لئے تیاریوں کی خبر سن کر حضرت صدیق ولایتؓ نے مسرت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ کی بشارت قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کے پورا ہونے کا وقت اب اور قریب آپہنچا۔ حضرت مہدی موعودؑ کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ نے بندہ کو ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ بندہ اگر چاہے تو لکڑی کے گھوڑے پر بیٹھ کر تمام لشکر شاہی کو آناً فاناً شکست دے سکتا ہے مگر انبیاء، اولیاء کی سنت ایسی نہیں رہی ہے۔" [1]

فصل (۵)

حضرت صدیق ولایتؓ کے "قتال" کا فلسفہ اور حقیقی مقاصدِ جنگ

بندگی میاں حضرت صدیق ولایتؓ کے قتال (جنگ) پر غور و فکر کرنے سے حقیقی حالات و مقاصدِ قتال اور "فلسفۂ شہادت" کا علم یوں ہوتا ہے:

(۱) ارطاۃ کی روایت کے مطابق مخبرِ صادق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ:

"..... پھر ایک شخص (قبیلہ) قحطان سے چھدے ہوئے کان والا (یعنے مطیع و منقاد اور تابعِ تام مہدیؑ) فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہو کر شہادت پائے گا۔"

(۲) امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مطابق حضرت رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "اُس (مہدیؑ) کی جماعت کے سرداروں میں ایک شخص ہوگا جس کو "منصور" (خدا کی مدد پایا ہوا) کہا جاتا ہے جو آلِ محمدؐ کی مدد کرے گا، جیسا کہ قریش نے رسول اللہ کے لئے جگہ فراہم کی تھی ہر مومن پر اس کو قبول کرنا واجب ہوگا۔"

---

[1] دفتر اول شاہ برہان، ک ۴۷، ب ۔ تاریخ سلیمانی صفحہ ۲۶

Goto Main List

حضرت رسول اللہ صلعم کی بیان کی ہوئی ان خبروں اور پیشین گوئیوں کے عین مطابق حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کا واقعہ ہے :

فرہ میں مخبرِ صادق حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ :

(۱) " بھائی سید خوندمیر! بندہ کو اس قاتلوا و قتلوا (کی صفتِ شہادت کے حاصل کرنے کا) بہت اشتیاق تھا لیکن اب اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم اس طرح ہوا ہے کہ (بدل قرار پاکر) تمہاری ذات سے (یہ صفتِ شہادت) پوری ہوگی "۔ پھر ارشاد فرمایا : " برادرم سید خوندمیر! خوشی مناؤ اور مسرور ہو کہ "ولایتِ مصطفےٰ کے اس بار" کی آرزو تمام انبیاء اور اولیاء نے کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا "۔

(۲) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے یہ بھی واضح طور پر ارشاد فرمایا اور "خبر" دے دی کہ :

" برادرم سید خوندمیر! خدائے تعالیٰ نے "بارِ عظیم" عطا فرمایا ہے اور ولایتِ مصطفےٰ کا یہ بار جس کسی کو عنایت ہوا ہے (اس کا) سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہوا ہے "۔ (جیسا کہ تفصیلی ذکر باب ۳ فصل ۲ میں گزرا ہے)۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بیان کی ہوئی ان "خبروں" اور "پیشین گوئیوں" کی صداقت اور ان کے واقع ہونے کا، حضرت صدیق ولایتؓ کو پورا پورا الیقین تھا۔

پس قرآنی تعلیمات اور مخبرین صادقین خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء علیہما السلام کی بیان کردہ انہی "صادق خبروں" اور پیشگوئیوں پر الیقان کامل کے نتیجہ میں حضرت صدیق ولایتؓ نے "قتال" (جنگ) کو قبول فرمایا تاکہ حصول "مرتبۂ عظیم" کے ساتھ مہدویوں میں بھی یہ باتیں مستحکم طور پر پیدا اور قائم رہیں کہ :

- حق کی برقراری کے لئے، ہر طرح کی جرأت وبے باکی پیدا رہے۔
- حق کے لئے عزیز ترین چیز "جان" دینے کے لئے مہدوی ہمیشہ مستعد اور آمادہ رہے۔
- تمام مہدوی، حضرت مہدی علیہ السلام کے دعویٰ اور اپنے مذہب مہدویہ (عینِ اسلام) کو کسی خوف ڈر اور جھجک کے بغیر دنیا کے سامنے پیش کرسکیں، پھیلاسکیں، تبلیغ کرسکیں۔ اس راہ میں حائل ہونے والی کسی بھی رکاوٹ اور امتناع کا قلع قمع کیا جائے۔
- ساری دنیا میں نام مہدیؑ اور دعوتِ مہدیؑ عام تام ہوجائے۔
- بڑی سی بڑی کوئی بھی طاقت، قیامت تک مہدویوں کو یا "مہدیت" کو مٹانے کے ارادہ کی ہمت

Goto Main List

نہ کر سکے ۔ اور امام آخر الزماں، خلیفۃ الرحمان، معصوم عن الخطا حضرت میراں علیہ السلام کی دی گئی غیب کی خبر کی صداقت ظاہر ہو جائے کہ :

- مہدی اور مہدویاں، قیامت کے قائم ہونے تک (برقرار) رہیں گے ۔

اور

- مخلوق کو خالق سے ملانے، دیدارِ خدا کی طرف مخلوق کو بلانے اور دعوت دینے کا سلسلہ قیامت تک قائم و برقرار رہ جائے ۔

یہی وہ چند امور ہیں جو حضرت صدیق ولایتؓ کے "قتال" (جنگ) کے حقیقی حالات اور مقاصد یا "فلسفۂ شہادت" کہلاتے ہیں ۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے حق کی سربلندی، حق کی برقراری اور باطل سے بہر طور مقابلہ کرنے کے لئے خدا پر کامل ایقان، کامل بھروسہ، پورے عزم و استقلال کے ساتھ قرآنی تعلیمات کے موافق، حضرت رسول اللہ صلعم اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عین اتباع میں پوری بے باکی کے ساتھ اور کسی خوف و خطر کے بغیر، جہاد فی سبیل اللہ کی آخری صورت، "قتال" (جنگ) کے لئے جو آمادگی اختیار فرمائی، اپنی عزیز جان کا ایثار کیا، اپنے جگر گوشوں کے ساتھ، نہایت شوق کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا، وہ تاریخ اسلام کا بے مثل واقعۂ عظیم ہے ۔ اگلی مہدوی نسلوں اور ساری مہدویت پر آپ کا یہ احسانِ عظیم ثابت ہوا ہے ۔ مہدویت کے جس کسی دور میں، دینِ حق کی حفاظت یا اس کی مدد اور نصرت، قتال کے بغیر ممکن نظر نہ آئی، بزرگانِ دین نے، جاں باز مہدویوں نے بلالحاظِ رنگ و نسل، بلا امتیازِ حسب و نسب، حضرت صدیق ولایتؓ کی اسی روش کو اپنایا ۔ طاغوتی طاقتوں کے خلاف، اپنے اپنے دور میں پوری قوتِ ایمانی کے ساتھ اللہ کی راہ میں قتال (جنگ) پر آمادہ ہوئے ۔ شہادتیں پائیں، دینِ حق کا سربلند کیا ۔ یہ سلسلہ تقریباً پانچ سو برسوں سے اب تک برابر جاری ہے اور یقیناً حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان :

" مہدی و مہدویاں تا قائم قیامت باشند " (حاشیہ انصاف نامہ) ۔

(یعنے مہدی (کی دعوت و تعلیمات) اور مہدوی لوگ قیامت قائم ہونے تک رہیں گے)

کے بموجب، قیامت تک قائم رہے گا ۔ انشاء اللہ العزیز ۔

Goto Main List

فصل (۶)

فوجی لشکر کی تیاری، پایہ تخت "چاپانیر" سے احمد آباد کی سمت، فوج کا کوچ کرنا

روایت ہے کہ سلطان مظفر کی طرف سے دربار کی طلبی اور عین الملک کے بیڑا اُٹھا لینے کے بعد فوجی لشکر کی تشکیل اور ہر قسم کی تیاری جب مکمّل ہوگئی، سلطان مظفر نے اصرار کے ساتھ احکامات دیئے کہ فوج عجلت کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ سپہ سالار عینل (عین الملک) نے تیار شدہ فوج کو گجرات کے پایہ تخت چاپانیر سے احمد آباد کے راستہ سے کھانبیل کی طرف کوچ کا حکم دے دیا۔ فوج چاپانیر سے روانہ ہو کر منزل بہ منزل ٹھیرتے ہوئے احمد آباد پہنچی، جہاں چند دنوں پڑاؤ رہا۔ اس دوران، عینل آگے روانہ ہونے کا جب بھی ارادہ کرتا تو اس کو یہ فکر اور تشویش روک رکھتی کہ سید خوندمیر کی طاقت اور قوت ایسی کیسی ہے کہ وہ بے نوا فقیر، بادشاہ کے لشکر سے قتال (جنگ) پر تیار ہو گئے ہیں۔ اس سوچ اور فکر کے دوران اس پر ہیبت سی طاری ہو جاتی اور وہ آگے بڑھنے کو ملتوی کر دیتا۔

آپسی، موقتی اختلافِ رائے کی خبر فوج کو بھی مل گئی۔

انہی دنوں، جاسوسی پر متعیّن فوجی سپاہیوں نے عین الملک تک یہ خبر پہنچائی کہ "میاں سید خوندمیر" کے برادروں (بعض خلفاءِ مہدیؑ) نے غیر مہدوی افراد سے جنگ کرنے اور نہ کرنے کے سوال پر اختلاف پیدا کر لیا ہے اور ان کی جماعت کے ایسے لوگوں نے ان سے دشمنی اختیار کر کے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

اس خبر کے پہنچتے ہی عین الملک کی ہمّت تازہ ہوگئی، اس کی جرأت بڑھ گئی، ارادے میں مضبوطی پیدا ہوگئی۔ عینل نے قدرے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کے بعد ہی اس نے فوج کو احمد آباد سے کھانبیل کی جانب جہاں حضرت صدیق ولایتؓ قیام پذیر تھے، آگے بڑھنے کا حکم دے دیا۔

فصل (۷)

آگے ہونے والی جنگ یا قتال، چونکہ کسی ذاتی و شخصی اختلافات یا ملک گیری یا سلطنت کے حاصل کرنے کے فاسد ارادوں کے تحت، لڑی جانے والی، ہرگز نہیں تھی بلکہ مذہبِ مہدویہ کی حفاظت وصیانت،

مظلوم مصدقینِ مہدیؑ کی نصرت و مدد، روز بروز روا رکھے جانے والے ظلم وستم کے سدِ باب، اظہارِ حق کی آزادی، حق کی سربلندی، مذہبِ مہدویہ کے اظہار واقرار پر حکومتِ گجرات کے عائد کردہ امتناع اور پابندیوں کے قلع قمع کرنے نیز خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چوتھی صفتِ قتال کی تکمیل میں، بدلِ ذاتِ مہدیؑ کی حیثیت سے حضرت صدیق ولایتؓ کی" ذات کی شہادت" کی صورت میں رونما ہونے والی تھی۔ اسی لئے حضرت صدیق ولایتؓ نے "جنگِ بدر" کی تیاریوں کی طرح حضرت نبیٔ کریم صلعم کی سنت کی اتباع میں، چند گھوڑے اپنے اور اپنے ساتھی فقراء کے لئے خریدے۔

روایت ہے کہ چند گھوڑوں کی خریدی، برائے نام معاوضہ اور قیمت پر طے پائی جس کی ادائی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے، انہی دنوں پہنچائی ہوئی "فتوح" سے کی گئی۔ چند گھوڑے بنام خدا حاصل ہوئے۔ اس طرح جملہ ۲۸ گھوڑے اکٹھا اور جمع کئے گئے۔ انہی میں ایک بہت ہی شریر اور سرکش گھوڑا بھی تھا جو کسی کو سوار ہونے دیتا ہی نہ تھا مگر جوں ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے خریدی کی نیت سے طلب فرمایا ریشم کی طرح وہ رام، مطیع اور نرم ہوگیا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے اس پر سواری کی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے، اس کا نام "ریشم" تجویز کیا۔ انہی میں دوسرا ایک گھوڑا بہت عمدہ، کیت (لاکھے رنگ کا) تھا جس کا نام "الھداد" رکھا گیا تھا۔

حضرت صدیق ولایتؓ جنگ میں "ریشمی" گھوڑے پر سوار ہوئے تھے اور "الھداد" کو اپنے فرزند دلبند میاں سید جلالؓ کے حوالے کیا۔

خلفاء کرام مہدیؑ اور قتال سے ان کے اختلاف کی مختصر کیفیت

قتال کے لئے حضرت صدیق ولایتؓ کی جانب سے گھوڑوں کی اس خریدی کے بعد ہی بعض خلفاء کرام مہدیؑ نے حضرت صدیق ولایتؓ سے اختلاف فرمایا تھا۔ یہ اختلاف آگے چل کر اس حد تک انتہا کو پہنچ گیا تھا کہ اس کی خبر سلطان مظفر اور عین الملک کو بھی پہنچ گئی۔ اسی بناء پر حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ خود ہی اکیلے اس جنگ میں حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔

- ایسا اختلاف رونما ہونا، امر لازمی تھا کیونکہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت پہلے ہی اس کی خبر دے دی تھی۔
- یہ اختلاف صرف موقتی تھا اور اجتہادی خطا سے بڑھ کر اس کی کوئی وقعت نہیں تھی۔

Goto Main List

● جنگ کے ختم ہو جانے کے کچھ ہی دنوں بعد، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق معلوم کرا دیے جانے کے فوری بعد، اختلاف رکھنے والے ایسے تمام خلفاء کرامِ مہدیؑ نے اعتراف حق میں، حق کا علانیہ اظہار کر کے حضرت صدیق ولایتؓ کے امرِ "قتال" کی صحت کو قبول کیا اور قیامت تک کے لئے ساری قومی فضاء کو خوشگوار بنا دیا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کا مقابلہ کے لئے آمادہ و تیار ہونا عینل کے لئے لائقِ تعجب ہی رہا

حضرت صدیق ولایتؓ نے جب چند گھوڑے خریدے تو اس کی خبر عینل کو بھی ہوئی۔ اس پر وہ پھر ایک بار حیرت زدہ ہوگیا۔ اس نے حضرت صدیق ولایتؓ کی ایسی تیاریوں اور آمادۂ جنگ رہنے کو دیکھنے کے بعد ملک معظم ملک پرا کاکریجی سے جو سلطان مظفر کی فوج میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے اور مصدقِ مہدی بھی تھے دریافت کیا کہ: (میاں) سید خوندمیرؓ کی عمر کیا ہے؟ عقل اور فراست کیسی ہے؟ شجاعت کا حال کیسا ہے؟ اور شاہی فوج سے کس بل بوتے پر وہ جنگ میں مقابلہ کا تہیہ کئے ہوئے ہیں؟

ملک پرا کاکریجی کا انتخاب بھی سلطان نے اس فوج کے لئے کیا تھا۔ ابھی آپ نے فوج سے علٰحدگی اختیار نہیں کی تھی۔ اس بارے میں حضرت صدیق ولایتؓ کی ہدایت کے وہ منتظر تھے۔ عین الملک کے دریافت کرنے پر انھوں نے جواب دیا کہ "آپ کو میاں سید خوندمیر کا نسب اور حسب اچھی طرح معلوم ہی ہے، آپ اعلیٰ نسب رکھنے والے اور ساداتِ حسینی سے ہیں۔ آپ کے آباء و اجداد پیراں پٹن کے امراء رہے ہیں۔ ان کی شجاعت اور جوانمردی سے عام لوگ بھی واقف ہیں۔ آپ کی عمر چالیس سال کے قریب ہے۔ غیر معمولی عقل اور فراست رکھتے ہیں۔ آپ تارک الدنیا، متوکل اور گوشہ نشیں ہیں۔ آپ کے سبھی ساتھی تارک الدنیا اور متوکل ہیں۔ خدائے تعالیٰ پر ان سب کا یقین، ناقابلِ بیان ہے۔ حق کے لئے بڑی سے بڑی طاقت کو وہ ہیچ سمجھتے ہیں۔ ان سب کو آپؓ سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہے۔ وقتِ ضرورت وہ اپنی جانیں بھی آپ پر سے فدا کرتے تیار رہتے ہیں۔ انھیں اس جنگ کے پہلے روز فتح کا پورا یقین ہے۔"

عینل نے ملک پرا کاکریجی سے، حضرت صدیق ولایتؓ کے جب ایسے حالات سُنے تو اس کی فکر اور بڑھ گئی۔ اس کے بعد ہی عین الملک نے حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھ آپ کے ساتھیوں کی محبت، اور فدائیت کی تصدیق کے ارادہ سے اور ملک پرا کاکریجی کے بیان کی توثیق کی خاطر، اپنے قابلِ اعتماد چند

جاسوس، حضرت صدیق ولایتؒ کے دائرہ میں، مسافروں کے بھیس میں بھجوائے۔ عصر کی نماز کے وقت سے کچھ پہلے یہ جاسوس دائرہ میں پہنچ گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد، حضرت صدیق ولایتؒ اپنی قیام گاہ سے نکلے مسجد کی طرف تشریف لا رہے تھے، جاسوس خاموشی سے ہر بات پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت صدیق ولایتؒ نے اپنے دہنِ مبارک سے، پان کا پس خوردہ (اُگال) نکالا اور زمین پر پھینک دیا۔ قریب ہی ٹھیرے ہوئے آپؒ کے منتظر عقیدت مندوں نے جب یہ دیکھا تو لپک کر اس کو زمین سے چن لیا اور خود اپنے اپنے منہ میں ڈال لیا، پان کے پس خوردہ کے ساتھ، مٹی کے ریزے بھی شامل ہو گئے مگر ان فدائیوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

عینل کے جاسوس یہ منظر دیکھ رہے تھے، وہ حیران و مبہوت رہ گئے اور جلد سے جلد وہاں سے نکل کر عینل سے ملے اور سارا واقعہ من و عن بیان کر دیا۔

فدائیت کا ایسا واقعہ، عینل نے کبھی نہیں سنا تھا۔ اپنے جاسوسوں پر اس کو پورا بھروسہ بھی تھا۔ اس واقعہ نے اس کو اور بھی زیادہ تشویش میں ڈال دیا اور ملک پراکا کریجی کی کہی ہوئی سب باتوں کے صحیح ہونے کا یقین ہونے لگا۔

ملک پراکا کریجی نے، کچھ دن بعد حضرت صدیق ولایتؒ کو عینل کی زیر کمان فوج کی کثرت اور گجرات کے ہر علاقہ کے جنگجو اور نامور فوجیوں کے اس میں شامل رہنے کی اطلاع کرتے ہوئے ایک مکتوب لکھا کہ " عینل کی ایسی فوج کے مقابلہ میں آپ کے فقراء کی جماعت نہایت قلیل، تھوڑی اور آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ آپ اس امر پر اچھی طرح غور فرمالیں۔ آگے چل کر ملک موصوف نے یہ بھی لکھا تھا کہ " اگر آپ کا حکم ہو تو عینل کا سر کاٹ کر لانے پر بندہ تیار ہے[1]۔ اس بارے میں ناچیز کے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ کوئی اور خدمت جو میرے لائق ہو، ضرور مطلع فرمائیے۔"

حضرت صدیق ولایتؒ نے اس کا جواب اس طرح روانہ فرمایا کہ " بھائی ملک پراکو بعد سلام و دعا، معلوم ہو کہ ...... تم اس بات کی فکر نہ کرو کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے اور فقراء کی تعداد آٹے میں نمک کے

---

[1] دفترِ شاہ برہانؒ ک۔ باب ۶

برابر ہے، اچھی طرح یاد رکھو، خدا نے چاہا تو نمک آٹے پر غالب آجائے گا اور روٹی کو کوئی کھا نہ سکے گا۔

دیگر یہ کہ تم نے عین الملک کے قتل کے تعلق سے دریافت کیا ہے، تم اس کو ہرگز قتل نہ کرو، کیونکہ عینل فتنہ (خدا کی طرف سے آزمائش) بن کر آرہا ہے، اس کی ذات سے بڑا کام انجام پانے والا ہے اور فوج کے کھانبیل پہنچنے تک تم اس کے ساتھ رہو۔ جب کھانبیل پہنچ جائیں اور جنگ چھڑ جائے تو تم عینل سے علٰحدہ ہوکر مصدقین مہدی کی جماعت میں شریک ہوجاؤ اور منکرین کو قتل کرو۔"

پس جب ملک پرا کو یہ جواب ملا تو انھوں نے اسی طرح عمل کیا اور جنگ میں دوسرے شہیدوں کے ساتھ لڑکر خود بھی شہید ہوئے اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے[۱]

عینل کی فوج کا، کھانبیل کی سمت پیش قدمی کرنا کھاریال سے کرڈی کی طرف پہنچ جانا

جب حضرت صدیق ولایتؓ کو یہ خبر ملی کہ آگے بڑھتے ہوئے فوج اب کھانبیل کی سمت آرہی ہے تو آپ اس خبر پر بہت خوش ہوئے۔ پھر ارشاد فرمایا "جو شخص مجھے یہ خبر پہنچائے کہ عینل کا فوجی لشکر موضع کھاریال آگیا ہے تو میں اس کا منہ مصری سے بھر دوں گا۔" موضع کھاریال، کھانبیل سے تین کوس پہلے ہے۔

تھوڑے ہی وقفہ کے بعد، میاں سید جلالؓ خبر لائے کہ فوج کھاریال تک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق ولایتؓ نے فرزندِ دلبند کا منہ مصری سے بھر دیا۔ پھر آپؓ نے دائرہ کی تمام عورتوں کو ایک مقام پر جمع کیا، بعد نماز عشا، بیانِ قرآن فرمایا۔ سب کو استقلال اور ہمت سے کام لینے کی تلقین فرمائی اور وصیت فرمائی کہ اگر منکرین ظلم وزیادتی کریں، تکالیف پہنچائیں یا قید کرلیں، قتل کر ڈالیں تو حق سے منہ نہ پھیریں۔ جو مصیبت بھی آپڑے صبر کریں، جو کام لیا جائے انجام دیا کریں۔ بہر حال خدا کی راہ میں ہمارے بعد جو بھی صورتِ حال پیش آئے استقلال کے ساتھ اس کو برداشت کیا جائے۔ اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کریں۔ حق سے روگردانی نہ کریں ہمیشہ خدا کی عبادت کریں، یادِ خدا میں رہیں۔ اس جنگ کو "برحق" نیز خدا کے حکم اور حضرت مہدی موعودؑ کی بشارت کے موافق جانیں۔[۲]

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے وصیت اور نصیحت کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر دشمن

---

[۱] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۷، باب ۶
[۲] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۷، ۵

Goto Main List

تمہاری طرف آنے لگے تو تم میں ہر ایک، مٹھی بھر خاک ان کی طرف پھینک دو۔ انشاء اللہ اس خاک کا ایک ایک ذرہ بحکم خدا سے دشمنوں اور حملہ آوروں پر تیر کا کام کرے گا۔

نصیحت سننے کے بعد، عورتوں کو بھی اس بات کا یقین ہو گیا کہ "اب جنگ ضرور ہوگی"۔ انھوں نے اپنی عادت کے مطابق اس موقع پر بھی عینل کو اور اس کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ تب حضرت صدیق ولایتؒ نے پھر نصیحت فرمائی اور انھیں تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ عین الملک کو اور اس کے ساتھیوں کو برا نہ کہو۔ وہ اپنی طرف سے نہیں آرہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے حبیبؑ کی صفت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے۔ جب ہم ان کی ایک ایک زیادتی پر صبر کرتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک ایک نئی نعمت ہم سب کو عطا فرماتا ہے۔

حضرت صدیق ولایتؒ، اپنے دشمنوں کے حق میں بھی رحمت کے طلبگار ہوتے تھے

اسی دوران، حضرت صدیق ولایتؒ نے، پے در پے خدا کی نعمتوں کے نازل ہونے پر، انتہائی مسرت کے عالم میں خدائے تعالیٰ سے التجا کی اور عرض کیا:

"اے بارِ خدا! تیری یہ نعمتیں جو ہم پر نازل ہو رہی ہیں، یہ صرف ہمارے دشمنوں کی وجہ سے ہیں کیونکہ ہم ان کی زیادتیوں پر صبر کرنے والے ہیں۔ اس لئے تو انھیں بھی اپنی رحمت سے سرفراز فرما۔"

اس طرح حضرت صدیق ولایتؒ اپنے دشمنوں کے حق میں بھی خدائے تعالیٰ سے "رحمت" کے طلبگار ہوئے۔ اس استدعا پر آپؒ کو غیب سے ندا آئی:

"اے سید خوندمیر! تیری اس دعا کی وجہ، ہم تجھ کو اور دس گنا نعمتیں دیں گے۔"

تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی مہدوی نے اس سلسلہ میں کسی بھی وقت نہ تو تبرا کیا، نہ واویلا کیا اور نہ ہی ہائے وائے کیا بلکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی صبر کیا جاتا ہے۔

کھانبیل سے نکلنے کے سلسلہ میں طلب ہدایت پر خدائے قدوس کی طرف سے بندگی میاںؒ کو جواب

کھاریال سے عینل نے اپنے قاصد کے ذریعہ حضرت صدیق ولایتؒ کے پاس پیام کہلوایا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ کھانبیل سے نکل جائیں ورنہ ہم سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ سلطان مظفر نے سختی کے ساتھ تعمیل کا ہم کو حکم دیا ہے۔

Goto Main List

حضرت صدیق ولایتؓ نے اس کے بعد ہی اس مسئلہ میں ظالموں کے ظلم وستم کے تعلق سے خدا، رسول اللہؐ اور مہدیؑ مراد اللہ کی طرف رجوع فرمایا اور اپنے لئے ہدایت و رہنمائی کی درخواست کی۔ اس کے جواب میں تاکید کے ساتھ حکم ملا ہے کہ:

انّ القضا فقد مضیٰ فان صبرتَ فانت ماجورٌ وان جزعتَ فانت مھجورٌ۔ (دفتر اول شاہ برہانؒ ک، باب ۹)۔

یعنے آگاہ رہو جو فیصلہ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے، اگر تم صبر سے کام لوگے تو اجر و ثواب پاؤگے اور اگر بے صبری ظاہر کی تو ثواب سے محروم کر دیئے جاؤگے۔

عینل کی فوج جب کھاریال سے پیش قدمی کر کے، آگے بڑھ کر کڑی پہنچی تو میاں قاضی شہ تاجؒ نے حضرت صدیق ولایتؓ کو کھانبیل سے نکل جانے کی طرف توجہ دلائی، تو حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا:

"اس بندہ نے کھانبیل سے نکل جانے کے سلسلہ میں، خدائے تعالیٰ کی جناب پاک میں تین بار رجوع کیا اور ہدایت و رہنمائی چاہی ہے، مگر تین بار بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ملا ہے کہ: ان القضا فقد مضیٰ فان صبرتَ فانت ماجورٌ وان جزعتَ فانت مھجورٌ" (دفتر اول شاہ برہانؒ ک، ۹)۔

یعنے آگاہ رہو، جو فیصلہ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔ اگر تم نے صبر سے کام لیا تو اجر و ثواب پاؤگے اور اگر بے صبری ظاہر کی تو پھر ثواب سے محروم کر دیئے جاؤگے۔

پھر آپؓ نے فرمایا کہ "تم بالیقین جان لو کہ ہماری یہ جنگ حکمِ خدا، حکمِ رسولِ خدا اور حکمِ مہدیؑ مراد اللہ سے ہو رہی ہے۔ بادشاہ مظفر ایک ہی کیا اگر سات مظفر بھی حملہ آور ہو جائیں تو پہلے روز فتح بندہ اور ہم ہنستے اور بے سروسامان، حزب اللّٰہی فقراء کی جماعت کو ہی حاصل ہوگی اور دوسرے دن یہ بندہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو جائے گا"۔

پھر ارشاد فرمایا:

"تم یہ بات بھی یاد رکھو کہ اس جنگ کے بعد ان شاء اللہ اس شہر کا امن وامان باقی نہ رہے گا۔ بادشاہ اور اس کی اولاد تباہ ہو جائے گی، علماء ومشائخین جنھوں نے مصدقینِ مہدیؑ اور مومنوں پر ناحق قتل کے فتوے

Goto Main List

جاری کئے ہیں، ان سب کی عزتیں باقی رہیں گی اور نہ ان کا نام و نشان۔ اور اس قوم کے بچے ہوئے فقراء آئندہ کسی خوف وخطر کے بغیر، اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف رہیں گے اور خلق تک دعوتِ حق پہنچانے میں مصروف رہیں گے۔"

پھر ارشاد فرمایا:

"مہدویوں پر اُس وقت تک جور وظلم ہوتا رہے گا جب تک بندے کے تن پر سر رہے اور جب تک بندہ کے خون سے مُٹھی مٹی تر نہ ہو جائے، مہدی کا نام گلی بہ گلی نہ ہوگا۔" [1]

دسواں باب

فصل (۱)

عینل کی فوج کا کھانبیل کے قریب پہنچ جانا۔ جنگ کا یقینی ہو جانا۔

عینل کا فوجی لشکر پیش قدمی کرتے ہوئے، کڑی سے روانہ ہو کر حضرت صدیق ولایتؒ کے مقام کھانبیل کے قریب آگیا۔ اس خبر کے ملتے ہی حضرت صدیق ولایتؒ نے دائرہ والوں سے ارشاد فرمایا کہ اب "قتال" (جنگ) یقینی ہے۔ اس جنگ میں شریک ہونے پر کوئی شخص مجبور نہیں ہے۔ اگر کوئی اس جنگ میں شریک ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ ابھی سے وہ دائرہ سے جدا ہو جائے ورنہ بعد میں اگر وہ جدا ہونا چاہے تو اس پر "نفاق" کا حکم عاید ہوگا۔ چنانچہ اس ارشاد کے ساتھ ہی دائرہ میں قیام رکھنے والے دو بھائیوں نے حضرت صدیق ولایتؒ سے اپنے لئے اجازت چاہی، اجازت ملنے کے بعد ہی وہ دائرہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت صدیق ولایتؒ نے تمام اہلیانِ دائرہ کے سامنے آیتِ شریفہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ [2] تلاوت فرمائی اور "بیان" فرمایا۔ پھر آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جانوں، اپنی روحوں،

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک، باب ۹۔ تاریخ سلیمانی گ ۲۔ دفتر دوم شاہ برہان ۲۲۵

[2] یعنی، تم اس وقت تک نیکی (یعنی ذاتِ خدا) کو حاصل نہ کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز (جان) کو خرچ نہ کردو۔

Goto Main List

اپنے مال اور اولاد کو، خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی راہ میں خرچ کر ڈالو، اگر تم نے صداقت اور خلوص دل کے ساتھ یہ کام کیا تو یقین جانو، اس کے صلہ میں "خدائے بزرگ و برتر تمہیں سب سے بڑی نعمت، یعنی اپنے "دیدار" سے نوازدے گا اور دونوں جہان میں تمہیں سرخروئی عطا فرمائے گا۔" پھر ارشاد فرمایا: "فانی فی اللہ تو ہو چکے ہو، اب خدا کے فضل اور اس کے کرم سے "باقی باللہ" بھی ہو جاؤ۔

پھر آپ نے ان کے جذبۂ شجاعت اور جاں نثاری کو اُبھارتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "تم اپنے مقصدِ حیات، "دیدارِ خدا" کے حاصل کرنے کے لئے گھوڑوں[1] کو دوڑاؤ، بتاؤ کہ حق کی سربلندی حق کی نصرت اور مدد، کلمۂ حق کی برقراری کے لئے، ظالموں اور حق کے دشمنوں کو، اللہ والوں سے دفع کرنے کے لئے تم اپنی عزیز جانوں کو گیند بازی کی طرح کیسے صرف کروگے۔"

۱۱ اور ۱۲ شوال سنہ ۹۳۰ھ ۲۲ / ۲۳ اگست ۱۵۲۴ء کی یہ درمیانی رات تھی۔ دائرہ کی عورتوں نے اپنے تعلق سے سوال کیا کہ "آپ نے کئی بار جس "قتال" (جنگ) کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ اب اس کا وقت آچکا ہے، ہمارے لئے کیا حکم ہوتا ہے؟"

حضرت صدیق ولایتؒ نے ارشاد فرمایا:

"اگر ظالم تمہیں قید کریں تو قید ہو کر ان کی خدمت عمدگی کے ساتھ کرو، اگر وہ بازار میں بیچیں تو بک جانے پر تیار رہو۔ جو کام کاج تم جانتی ہو اس کو نہ چھپاؤ۔ اگر مہدی کے نام پر تم سے سخت سے سخت کام لیا جائے تو اسے بھی کر دیا کرو، اس کا انصاف خدا کے پاس ضرور ہوگا۔ لیکن سر میں کنگھی، آنکھ میں کاجل اور دانتوں کو مسّی نہ لگاؤ۔ آرائش وزیبائش نہ کرو۔ مجھے بس یہی آرزو ہے کہ قیامت کے روز یہ کہہ کر بلایا جائے کہ ان لوگوں کو لاؤ جو دنیا میں ہمارے نام پر بازار میں بیچے گئے اور قید کئے گئے تھے۔"

پھر ارشاد فرمایا:

"بندہ ایسا ہی چاہ رہا تھا، لیکن خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے یہ فرمان ہو رہا ہے: اے سیّد خوندمیر!

---

[1] حضرت صدیق ولایتؒ کا یہ عمل بہ اتباعِ نبی صلعم ہوا ہے۔ چنانچہ سنہ ۳ھ میں جنگ سے قبل مسلمانوں کو آپؐ نے حکم دیا تھا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھوڑوں کو آزمالو کہ یہ جنگ کیسے لڑیں گے۔ (شمس التاریخ صہ ۱۵۵)۔

Goto Main List

ہم نے تیری اس آرزو کی جزا، ہزار درجہ بڑھادی ہے۔ لیکن ہماری مشیت اور دستورِ قدرت کبھی ایسا نہیں رہا ہے، پچھلوں کی طرح تیرے اہل وعیال اور دوسرے سب ہماری نگہبانی اور حفاظت میں رہیں گے۔ دشمنوں کے گھوڑوں کی گرد بھی ان تک پہنچ نہ سکے گی"۔[1]

پھر ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا تین دفعہ حکم ہوا ہے کہ اے سیّد خوندمیر! اپنے اہل وعیال کو ہماری رحمت کے دامن میں ڈال دے۔ چنانچہ بندہ نے تم تمام کو، اللہ کی رحمت کے دامن میں ڈال دیا ہے۔ تم سب بے فکر رہو اور اللہ کی یاد میں مصروف رہو"۔

پھر ارشاد فرمایا:

"انشاء اللہ، دائرہ کی عورتوں اور بہنوں پر ان ظالموں کی نظر تک نہیں پڑے گی"۔

پھر بی بی خونذا بوا نے حضرت صدیق ولایتؒ کی خدمت میں، دائرہ کی بہنوں کا یہ معروضہ گزرانا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ مرد لوگ، اس قتال (جنگ) کے ثواب سے مستفید ہوں گے اور ہم محروم رہیں گے!"

حضرت صدیق ولایتؒ نے مکرّر ارشاد فرمایا:

"تم عورتیں اگر، مٹھی بھر مٹی یا اینٹ، ڈھیلا، ان ظالموں کی طرف پھینک دو تو انشاء اللہ، تمہارا شمار بھی مجاہدین فی سبیل اللہ میں ضرور ہو جائے گا"۔[1]

اس سے قبل، کھاریال میں دشمن کی فوج آجانے کی خبر پر بھی حضرت صدیق ولایتؒ نے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا۔ قرآن کا "بیان" کرنے، ضروری نصیحت اور ہدایتیں دینے، تسلّی وتشفّی دلاکر حضرت صدیق ولایتؒ نے تمام عورتوں اور بچوں کو کھانبیل کے پرانے قلعہ میں بھیج دیا جو دائرہ سے قریب ہی واقع تھا۔

فقرائے دائرہ سے حضرت صدیق ولایتؒ کا بیعت لینا

عورتوں اور بچوں کو کھانبیل کے قلعہ میں بھیج دینے کے بعد حضرت صدیق ولایتؒ نے کھڑے ہوکر ایک درخت کی شاخ بائیں ہاتھ سے

---

[1] تاریخ سلیمانی ورق ۸۵۔ دفتر شاہ برہانؒ۔ خاتم سلیمانی گ۲ چ۱۔ مطلع الولایت

پکڑ کر، فقرائے دائرہ سے ارشاد فرمایا : "سب آئیں اور بیعت کریں"۔

یہ سن کر سب نے بیعت کی۔ حضرت صدیق ولایتؓ کا دایاں ہاتھ اُوپر تھا اور جاں نثاری کا عہد کرنے والوں کا ہاتھ نیچے تھا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے پھر ارشاد فرمایا :

"ایک ہزار سال کے بعد جنگِ بدر ولایت کا ظہور ہو رہا ہے"۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے اس موقع پر "جنگِ بدر نبوت" کی کیفیت اور پیش آئے ہوئے واقعات کی بنیاد پر ہی اس جنگ کو "جنگِ بدر ولایت" فرمایا ہے اور اس جنگ میں حصہ لینے والوں کو "بدری" فرمایا ہے۔ آگے آنے والی تفصیلات سے یہ امر بخوبی ثابت ہو جاتا ہے۔

بعد نماز عشاء کبڈی کا اہتمام ہونا

بیعت لینے کے بعد نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر حضرت صدیق ولایتؓ نے جذبۂ ایثار وجاں نثاری میں خاطر خواہ اضافہ ہونے، مستعدی اور عزم محکم کے اُجاگر ہونے اور شوقِ شہادت میں تڑپ بڑھنے کی خاطر "کبڈی" کی مشق کا حکم دیا۔ چنانچہ دوسرے روز کی جنگ میں شریک ہونے والوں کی دو جماعتیں بنیں۔ جنگ میں شریک ہونے والوں کی فہرستیں حضرت صدیق ولایتؓ نے اس سے بہت پہلے مرتب کرا دی تھیں۔ ان میں یہ صراحت فرما دی تھی کہ فلاں اور فلاں (اگر موجود نہ ہوں تو اپنے اپنے مقامات سے آئیں گے اور) جنگ میں حصہ لیں گے۔ فلاں اور فلاں غازی ہوں گے، فلاں اور فلاں شہید ہوں گے۔ حضرت صدیق ولایتؓ کی صراحت کے لحاظ سے شہیدوں کی تعداد جملہ ایک سو تھی۔

کبڈی کے لئے بنائی گئی دو جماعتوں کو درمیان میں ایک لکیر کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل ٹھیرنے کی ہدایت فرمائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ "کبڈی" میں اور جنگ میں جانوں کو دینے میں کوئی فرق روا نہ رکھا جائے[1]۔

پھر حضرت صدیق ولایتؓ نے بندگی ملک حمادؒ سے ارشاد فرمایا :

"دونوں جماعتوں میں سے ایک کا امام میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؓ کو اور دوسری جماعت کا امام میاں سید جلالؓ کو مقرر کر دو"۔

اس کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے بندگی ملک الہدادؒ کو بندگی سید شہاب الدینؓ کی جماعت میں

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ کے باب ۹

شریک ہوجانے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ بندہ برخوردار سید جلالؒ کی طرف رہے گا ـــــ اس طرح کیڈی کا اہتمام ہوا اور سبھوں نے نہایت شوق کے ساتھ شہادت پانے کے اپنے جذبہ کو استحکام بخشا۔

کھانبیل کے پرانے قلعہ میں عورتوں کی حفاظت کے لئے چالیس فقراء کو مقرر کرنا

اس کے بعد حضرت صدیق ولایتؒ نے دائرہ کے ساٹھ گھوڑوں اور جو کچھ معمولی سا ہتھیار تھا، سب کچھ ساٹھ غازیوں میں تقسیم فرمایا۔ ان غازیوں کے علاوہ چالیس اور فقراء تھے، انھیں کھانبیل کے پرانے قلعہ پر جہاں عورتوں کو رکھا گیا تھا مقرر فرمادیا اور قلعہ کے سامنے ایک لکیر کھینچ کر ہدایت فرمائی کہ اس لکیر کے اندر ٹھہرے رہ کر حفاظت کریں اور ضرورت پڑنے پر اسی لکیر کے اندر رہ کر ظالموں کی مدافعت بھی کریں۔

ان باتوں سے فراغت پانے کے بعد حضرت صدیق ولایتؒ نے تمام مردوں اور عورتوں کو اللہ کی یاد میں مستغرق ہوجانے کی تلقین فرمائی، نیز تاکید فرمائی کہ جب ظالم آئیں اور تم پر حملہ کردیں اور تم میں سے دو ایک کو جب تک وہ زخمی نہ کردیں، اس وقت تک اپنی جگہ سے جدا نہ ہوں اور مقابلہ کا تہیہ نہ کریں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ حملہ آور و ظالم اور تم مظلوم و مدافعت کرنے والے قرار پائیں۔

چنانچہ تمام مرد اور عورتیں اطمینان کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر اللہ کی یاد میں مشغول ہوگئے۔ حضرت صدیق ولایتؒ خود بھی ایک گوشہ میں مستغرق بحق ہوگئے۔

فصل (۲)

جنگ کی اگلی کیفیت کے درج کرنے سے پہلے ہمارے ناظرین و تمکین کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ہر دو طرف لڑنے والوں کی تعداد کیا تھی؟

معتبر کتب میں ہر دو طرف کے لڑنے والوں کی تعداد اور ہتھیاروں کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے:

دونوں طرف کی فوج کی تفصیل

(۱) حضرت صدیق ولایتؒ کی طرف جنگ میں حصہ لینے والوں کی تعداد دو سو سے کم تھی جن میں ساٹھ سوار بھی شامل تھے ـــــ نئے اور پرانے ملا کر جملہ چھ بکتر، آٹھ تلواریں، چند خنجر نیزے، تیر و کمان، لاٹھیاں ـــــ بس اسلحہ اور ہتھیار اتنا ہی تھا۔

(۲) عیسٰی کے ساتھ سلطان مظفر کی بھیجی ہوئی فوج اور ہتھیار یہ تھے:-

Goto Main List

گجرات کے منتخبہ مشہور و معروف پیادہ سپاہی سولہ ہزار ، بکتر بند، مسلح سوارہ فوجی چالیس ہزار ماہرِ جنگ حبشی چار ہزار، نقارے پانچ سو، لوہے کی زنجیریں پھینکنے والے مست ہاتھی تین سو، نفیر پانچ سو، بار بردار پانچ سو، توپیں اسّی ۔ اس کے علاوہ سلطان گجرات کے بہی خواہوں کے علاقہ جات سے بھی بہت سی آئی ہوئی فوج ان کے ساتھ شریک تھی ۔

ناظرین بانکمین! غور کیا جائے تو حضرت صدیق ولایتؒ کی طرف جنگ میں حصہ لینے والوں کی جو تعداد ہے اس کا تناسب عینل کے زیر سرکردگی سلطان مظفر کی بھیجی ہوئی فوج کے مقابلہ میں ۳۰۰ : ۱ یعنے تین سو اور ایک سے بڑھ کر نہیں ۔ پھر حملہ آور دشمن توپیں اور زنجیر پھینکنے والے ہاتھی الگ لایا ہے ۔

دونوں طرف کی فوجوں کی تعداد میں زبردست فرق کی وجہ

دونوں جانب کے جنگ میں حصہ لینے والوں کے اس زبردست تفاوت اور فرق کو دیکھنے کے بعد، جائزہ لینے والے ذہن کو زبردست الجھن محسوس ہوتی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچنے لگتا ہے کہ حضرت صدیق ولایتؒ کے دو سو ساتھیوں کے مقابل عینل کی فوج کی بتائی ہوئی اس قدر کثیر تعداد کبھی صحیح نہیں ہوسکتی اور سلطان مظفرؔ نے فقراء جیسی کمزور جماعت کے دو سو افراد کے مقابلہ میں اتنی زبردست فوج جو بھیج دی تھی وہ قرینِ قیاس اور صحت سے قریب بات نہیں ہوسکتی ۔

غور کرنے کے بعد یہ الجھن دُور ہوجاتی ہے اور جو گرہ ہے وہ کھُل جاتی ہے :

ہم جب اُس وقت کے علماء سُور کی مذموم مساعی، ان کی ریشہ دوانیوں، جنگ و جدل کی ان کی زہر بھری ذہنیت، اتہامات، بہتانات کے ذریعہ، سلطان مظفر کو بھڑکانے، قتل و خون پر اُکسانے اور اپنے حسد کی آگ بجھانے پر اُتر آنے کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے حضرت صدیق ولایتؒ کی مخالفت میں سلطان مظفر کو حد سے زیادہ خوف دلا دیا تھا۔ ملک کی زمین پر قابض ہوجانے، بادشاہت کو چھین لینے کا فرضی ہوّا کھڑا کرنے کے علاوہ انھوں نے یہ بھی باور کرا دیا تھا کہ :

"سید خوندمیر نے گجرات کے سپاہیوں کا بہت بڑا لشکر جمع کر لیا ہے ۔"

دیکھا آپ نے ؟ ان علماء سور نے سلطان مظفر کو کس طرح ہیبت زدہ کردیا تھا ۔ وقت آجانے پر جہاں دو سو ہتّے یا برائے نام ٹوٹے پھوٹے خنجر، نیزے، لاٹھیاں رکھنے والے فقراء جمع ہوئے، ان کے تعلق سے سلطان مظفر کو باور کرا دیا تھا کہ "سید خوندمیر نے گجرات کے سپاہیوں کا بہت بڑا لشکر جمع کر لیا ہے ۔" کیا اتنی سی تھوڑی

Goto Main List

سی تعداد کے لئے "بہت بڑا لشکر" کہنا صحیح ہو سکتا تھا؟

بس سلطان مظفر نے، جو ان علما سو، کو" دین کے ستون"، اپنی سلطنت کے پاسبان، خدا کے برگزیدہ بندے سمجھ بیٹھا تھا، مزید تحقیقات کی ضرورت کو نظر انداز کر کے، وحشت ناک انداز میں بے سروسامان فقرا، کے مقابل فوجی حملے کے لئے بے اندازہ مسلح انسان اور جانوروں کی فوج کو منتخب و روانہ کر دیا۔ سلطان مظفر نے، حضرت صدیق ولایتؓ کی "فوج" کا جتنا غلط اندازہ قائم کیا تھا، اسی لحاظ سے اپنی فوج کو بھی "حدود سے بڑھی چڑھی کثرت کے ساتھ حملہ کے لئے عین الملک کو" پابند" بنا کر روانہ کر دیا۔ دونوں طرف کے جنگ میں حصہ لینے والوں کی تعداد کے ناقابلِ یقین حد تک فرق و تفاوت کی یہ ایک اہم صورت ہے۔

(۲) اس جنگ میں دونوں طرف سے حصہ لینے والوں کی تعداد کے ایسے زبردست "فرق" اور "تفاوت" کی یہ صورت کہ حضرت صدیق ولایتؓ، گجرات بھر کے مہدویوں کے نزدیک قائم مقامِ حضرت مہدیٔ موعودؑ، بدلِ ذاتِ مہدی، حاملِ بارِ امانت، داعی الی البصیرت ہونے، تین لاکھ مریدوں کے پیر ہونے کے باعث اندیشہ تھا کہ جنگ کے وقت اچانک مہدویوں کی ناقابلِ قیاس تعداد، مہدوی امرا کے بے شمار سپاہی، سلطان مظفرؔ کی بھیجی ہوئی عین کی فوج کے مدِّمقابل ہو جائیں گے۔ اسی لئے سلطان مظفرؔ نے ایسا زبردست لشکر بھیج دیا ہو۔ ہاں اس قدر کثیر فوج کے بھیجنے کی یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے جو بادی النظر میں کسی حد تک قرینِ قیاس اور درست معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ نے آرزو کی تھی کہ آپؓ قلیل، تھوڑی اور محدود تعداد والی فقرا، کی جماعت کے ساتھ قَاتَلُوا وَقُتِلُوا کے اس "قتال" میں حصّہ لے کر دنیا کو دکھا دیں کہ حضرت مہدی موعودؑ کا یہ کہا ہوا حق ہے کہ:

"پہلے روز تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا ہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی۔ اور دوسرے روز تمہاری شہادت ہو جائے گی۔ جس طرح میں نے کہا ہے، اگر ایسا ہی ہو تو یہ تحقیق جان لو کہ بندہ مہدی موعودؑ ہے اور جو کچھ کہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کہا اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں اور جو کچھ ہم نے کہا تھا، اپنے نفس کے کہنے کی بنا پر کہا تھا۔"[1]

---

[1] دفترِ اول شاہ برہانؒ ک ۳، ۵

Goto Main List

حضرت صدیق ولایتؓ نے اسی وجہ، ان دو موقعوں پر بھی جبکہ آپ نے اس "جنگِ بدرِ ولایت" کے لئے غازیوں اور شہیدوں کے ناموں کی فہرست ترتیب دی تھی۔ اس جنگ میں شریک ہونے والے فقراء کی تعداد ایک سو سے بڑھ کر مرتب نہیں فرمائی۔ فتح کے اسی ایقان کے باعث، آپؓ نے صرف جماعتِ فقراء سے حصہ لینے والے افراد منتخب فرمائے، کسی امیر، وزیر، صاحبِ جاگیر کو پہلے روز کے قتال (جنگ) میں شامل نہیں فرمایا۔ تاکہ ہونے والی فتح کے بعد کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ حضرت صدیق ولایتؓ نے امیروں، وزیروں، جاگیرداروں کے بل بوتے پر "جنگ" میں فتح حاصل کی ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ ہونے والی فتح تو حضرت رسول اللہ کی بشارت "منصور" کا مظہر اور حضرت مہدیٔ موعودؑ کی مہدیتِ حقہ کی حجت اور دلیل تھی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے پایۂ ثبوت کو پہنچنے والی تھی۔ ان حقائق سے چونکہ سلطان مظفر بے خبر تھا، اس لئے اس نے علماءِ سوء کے حاسدانہ مشوروں پر اتنی زبردست فوج کو جھونک دیا۔

ایسی صورت میں دشمن کی فوج کی یہ بڑھی چڑھی تعداد کسی الجھن اور تعجب کے قابل تصور نہیں جاسکتی۔ اور جو گرہ دکھائی دیتی تھی وہ اب باقی نہیں رہتی۔

فصل (۳)

الغرض ۱۱ و ۱۲ شوال ۹۳۰ھ کی درمیانی رات، عین کا فوجی لشکر، کھانبیل میں حضرت صدیق ولایتؓ کے دائرہ کے قریب پہنچ جانے کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ نے قرآن کا "بیان" کیا۔ دائرہ کے مردوں اور عورتوں کو ضروری نصیحتیں کیں۔ بیعت لینے اور عشاء کی نماز کے بعد، کبڈی کے منعقد کرانے اور اس کے بعد تمام دائرہ والوں کو "اللہ تعالیٰ کی یاد" اور اس کے ذکر میں مشغول ہوجانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اسی طرح اللہ کے ذکر اور اس کی یاد کے ساتھ تہجد کی ادائی اور فجر کی نماز کی ادائی کے بعد پھر سب کے سب اللہ کی یاد میں مستغرق ہوگئے۔

اس رات، خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے حضرت صدیق ولایتؓ کو معلوم کرایا گیا کہ "آج کی رات دائرہ میں موجود تمام افراد کو ہم نے بخش دیا ہے۔"

Goto Main List

۱۲ رشوال سنہ ۹۳۰ھ کی صبح، عینل کے فوجی مسجد میں گھس آئے اور فقراء پر حملہ کردیا

۱۲ رشوال سنہ ۹۳۰ھ روز چہار شنبہ کی جب صبح ہوگئی تو عین الملک کی فوج حرکت میں آئی، فوجی دائرہ کی طرف بڑھنے لگے۔ دائرہ میں مکمل خاموشی اور سناٹے کو دیکھ کر فوجی بہت خوش ہوگئے، انھوں نے سمجھا کہ دائرہ والے راتوں رات کہیں چل دیئے۔ چنانچہ عینل نے بڑے ہی طنز آمیز انداز سے کہا:

"کہاں ہیں وہ بہادر لوگ! جو ہم سے مقابلہ اور فتح کی آرزو لئے بیٹھے تھے۔ کیا وہ ہم سے ڈر کر، بھاگ ہی گئے ؟!"

پھر عینل نے فوج کو حکم دیا کہ "دائرہ کی کانٹی والی باڑ کو توڑ کر اندر داخل ہوجاؤ اور دیکھو، کہیں چھپے ہوئے تو نہیں ہیں ؟"

اس وقت تک بھی حضرت صدیق ولایتؓ اپنے دائرہ والوں کے ساتھ، دائرہ کی مسجد میں خدائے بزرگ و برتر کی درگاہ میں اپنے سروں کو جھکائے ہوئے "اللہ کی یاد" میں مستغرق تھے۔

عینل نے حضرت صدیق ولایتؓ کے دائرہ والوں کو اس کیفیت میں دیکھا مگر اس نے اس کیفیت کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ وہ انتہائی طیش اور زبردست غرور کی حالت میں تھا۔ دائرہ والوں پر نظر پڑتے ہی، سپاہیوں کو حکم دیا کہ "آگے بڑھو اور ان پر حملہ کردو"۔ پس سپاہیوں نے نہتے اور یادالٰہی میں مشغول خدا کے ان فقیروں پر ہلّہ بول دیا اور چند فقیروں کو اسی جگہ مسجد ہی میں زخمی کردیا۔

اس طرح، عینل کے حملہ آور ہونے کے بعد ہی، فقراء نے ایک زبردست نعرۂ تکبیر بلند کیا، اپنی جگہ سے سب کے سب اُٹھے۔ حضرت صدیق ولایتؓ بھی اپنے مقام سے اُٹھے، فقراء کو جب عینل نے اس طرح مستعد دیکھا تو اپنے سپاہیوں کو میدان کی طرف جانے اور صف بندی کا حکم دے دیا۔

عینل کے اس جارحانہ رویّہ اور فوج کی صف بندی کی وجہ، جنگِ قَاتِلُوْا وَ قُتِلُوْا کے واقع ہونے میں اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے بھی اپنی جماعت کے فقراء کو میدانِ

میدانِ جنگ میں عینل کی فوجوں کی صف بندی کے بعد ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے بھی اپنی جماعت کے فقراء کو صف بندی کی اجازت دیدی

جنگ میں صف بندی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور خود بہ نفسِ نفیس ایک سو جانبازوں اور فقراء کے ساتھ، جن میں ساٹھ سوار اور چالیس پیدل تھے، میدانِ جنگ میں تشریف لائے۔ میدانِ جنگ میں پہنچے

Goto Main List

ہی ارشاد فرمایا ۔ " سبحان اللہ! آج ایک ہزار سال کے بعد جنگ برپا ہورہی ہے جنگِ بدر جیسی یہ جنگِ بدرِ ولایت ہے ۔ وہاں خاتم نبیؐ شریکِ جنگ تھے، یہاں خاتم ولیؑ کا "حکم" ساتھ ہے ۔" (یعنے حضرت مہدی موعودؑ کے حکم کے تحت، چوتھی صفت کی تکمیل میں یہ جنگ ہورہی ہے) ۔

پھر ارشاد فرمایا: " خداوندِ عالم نے بہ طفیلِ مہدیٔ موعودؑ، غازیوں اور شہیدوں کی جماعت کو اپنے دیدار سے مشرف کیا اور مخلصین کی جماعت میں شامل فرمالیا ہے ۔"

اسی وقت حضرت سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؓ کا وہ حیرت ناک مشہور واقعہ پیش آیا کہ حضرت صدیق ولایتؓ کی گود میں آپ کی موجودگی اور نظر کی ایسی تاثیر تھی کہ دشمن کی فوج آگے نہیں آرہی تھی ۔ چنانچہ حضرت صدیق ولایتؓ نے آپ کو اپنی گود سے اُتار کر جماعت میں بھیج دیا، تب فوج آگے بڑھ سکی اور حملہ کرسکی ۔

> حضرت صدیق ولایتؓ نے 'صف بندی' کے بعد غنیم کو ہی "حملہ آور" بننے کا موقع دیا

دونوں جانب، جنگ میں حصہ لینے والوں کی صف بندی کے بعد، حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے گھوڑے کو جس پر سوار تھے، اچانک پیچھے ہٹایا اور اس کا رخ دشمن کی طرف سے اپنی ہی جماعت کی طرف پھیر دیا ۔

حضرت صدیق ولایتؓ کے اس اچانک عمل پر حضرت بندگی ملک الہدادؓ کو حیرت ہوئی، انھوں نے ارادہ کیا کہ اپنے ہاتھ سے، گھوڑے کے رُخ کو دشمن کی جانب پھیر دیں ۔ مگر حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے کوڑے کے اشارے سے انھیں روک دیا اور ان کا ہاتھ ہٹا دیا ۔ بندگی ملک الہدادؓ نے ادب کے ساتھ تین بار ایسی کوشش کی مگر ہر بار حضرت صدیق ولایتؓ نے ان کے ہاتھ کو اشارہ کرکے ہٹا دیا ۔ پھر چند لمحوں کے بعد خود حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے گھوڑے کو دشمن کی جانب پلٹایا اور وجہ دریافت کرنے پر حضرت بندگی ملک الہدادؓ سے ارشاد فرمایا کہ اس سے بندہ کا مقصود صرف یہ تھا کہ دشمن اس کو ہماری کمزوری سمجھ کر خوش ہوجائے اور ہماری طرف آگے بڑھنے کی جرأت کرے، کیونکہ اگر ہم پہلے آگے بڑھیں تو دشمن کو یہ مجال نہیں کہ آگے بڑھے اور آج ہم سے مقابلہ کرے ۔ دوسری بات یہ کہ دشمن کے آگے بڑھنے سے ان کا جنگ میں پہل کرنا اور ابتدا کرنا ثابت ہوجائے گا ۔ اس طرح خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ ظالم اور ہم مظلوم قرار پائیں گے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ (بقرہ آیت ۱۹۰) ۔ یعنے "اور تم

(کسی تکلف کے بغیر) اللہ کی راہ میں، ان لوگوں کے ساتھ جو (ظلم و زیادتی کرتے ہوئے اور تمہارے دین کی مخالفت کرتے ہوئے) تمہارے ساتھ لڑنے لگیں، خوب لڑو (مگر تم) حد سے (خود پہل کرنے والے بن کر) آگے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

حضرت صدیق ولایت رضؓ نے یہ ارشاد ہی فرمایا تھا کہ دشمن کی فوج آنے بڑھنے لگی اور حملہ کر ہی دیا۔

فصل (۴)

جنگ کا پہلا دن، قَاتِلُوْا کی تکمیل، دشمن کی شکست

میدانِ جنگ میں، جیسے ہی عینل کی فوج نے پیش قدمی کی اور حملہ کیا، حضرت صدیق ولایت رضؓ کی جماعت حزب اللہ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ تسبیح کہی:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُ اِلٰـهُنَا ، مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا ،

اَلْقُرْاٰنُ وَالْمَهْدِیُّ اِمَامُنَا ، اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا

تسبیح کہنے کے ساتھ ہی حضرت صدیق ولایت رضؓ کی جماعت حزب اللہ کا ہر ایک فرد، ظالم فوج کے ہر حملہ کا پوری شدت اور بہادری کے ساتھ جواب دینے اور مدافعت کرنے لگا۔

حضرت صدیق ولایت رضؓ نے بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عطا کی ہوئی تلوار میان سے چار انگل ہی کھینچی تھی کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا:

"اے سید خوندمیر! نظر اٹھا اور آسمان کی طرف ہماری قدرت کو دیکھ۔"

حضرت صدیق ولایت رضؓ نے نظر بلند کی اور دیکھا کہ ہر طرف فرشتے اپنے ہاتھوں میں چار انگل تلوار کھینچے ہوئے جنگ میں مدد کے لئے رونما ہوئے ہیں۔

پھر حکم خداوندی ہوا: "اے سید خوندمیر! تیری تلوار ہماری تلوار ہے، اگر تو تلوار چلائے گا تو کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ اگر آج سات مظفرؒ بھی ہوں تو سب کے سب بھاگ جائیں۔"

اس کے بعد ہی حضرت صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام میں کر لی اور برچھی ہاتھ میں لی،

Goto Main List

اور لڑنا شروع کردیا ۔[1]

حضرت صدیق ولایتؓ، جماعتِ فقراء کی مدافعت اور دشمنوں کے ساتھ، ان کی بے جگری کے ساتھ جنگ کا معائنہ فرمارہے تھے کہ عینل کی فوج کا ایک سپاہی چھپ کر آیا اور موقع پاکر حضرت صدیق ولایتؓ پر حملہ کردیا۔ آپؓ نے نیزہ (برچھی) ہی سے اس کے حملہ کو روکا۔ اسی دوران برچھی کی نوک، اس ظالم کے جسم میں دھنس گئی اور ٹوٹ بھی گئی۔ برچھی کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کو چھوڑ کر حضرت صدیق ولایتؓ نے کوڑا لے لیا اور اس دن، جنگ کے ختم ہونے تک کوڑے ہی کا استعمال کیا۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو خدائے تعالیٰ نے ایسی طاقت عطا فرمائی کہ آپ نے اسی کوڑے سے کئی ایسے وار کئے کہ حیرت ناک انداز میں کئی سوار اپنے گھوڑوں کے ساتھ دو ٹکڑے ہوتے دیکھے گئے۔ یہ کوڑا کیا تھا، ایک شمشیر تھا۔ آپؓ نے دشمن کی کئی صفیں صاف کردیں۔ اسی دوران، دشمن کے کسی سپاہی نے چھپ کر حضرت بندگی ملک الہدادؓ کو گہرے زخم پہنچائے، سر پر چلائے گئے وار سے، ابرو تک زخم اُتر آیا۔ دوسرا وار شانہ پر کیا گیا، جو بازو کی ہڈی کو کاٹتے ہوئے نیچے تک پہنچ گیا۔ ظالم نے بندگی ملک الہدادؓ کو پہچان کر معافی چاہی، آپ نے معاف فرمادیا۔ مگر میاں سید حسین ابن حضرت امیر سید عطنؓ نے اس کو جالیا اور ایک ہی وار میں واصلِ جہنم کردیا۔ حضرت بندگی ملک الہدادؓ نے سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو سہارا دیا، پھر بائیں ہاتھ سے سر کو سنبھالا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی جماعت میں، سوار صرف ساٹھ تھے مگر غیبی تائید ایسی ہورہی تھی کہ دشمن کو ہر طرف دائرے کے فقراء ہی نظر آرہے تھے۔ انھیں ایسا محسوس ہورہا تھا کہ ہزارہا مہدوی میدانِ جنگ میں، ان سے مقابلہ کررہے ہیں۔ ان ظالموں کے خلاف خدا کی قدرت اس طرح مددگار بنی ہوئی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزارہا ظالم کٹ چکے تھے اور ہر طرف خون ہی خون نظر آرہا تھا۔

الغرض چند ہی گھنٹوں میں دشمن کی فوج میں سخت افراتفری اور انتشار پیدا ہوگیا، ان کی کثرت خود ان کی ہلاکت اور موت کا باعث بن گئی۔ کرائے کے یہ سپاہی اپنا ہتھیار، چھوڑ بھاگنے کی طرف مائل

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک ۹ ب

Goto Main List

ہوگئے۔ زنجیر پھینکنے والے ہاتھی' اپنی ہی فوج کو روندنے لگے۔ مہدویوں نے دشمن کی اس حیرانی کو دیکھا تو اور بھی زبردست ہلّہ بول دیا۔ عینل کے لئے اپنی اس کثیر فوج پر قابو رکھنا ہی مشکل ہوگیا۔ جاں باز مہدوی، اس کے نزدیک پہنچ گئے مگر حضرت صدیق ولایتؓ نے اجازت نہیں دی تھی اس لئے جان سے نہیں مارا گیا۔ مہدویوں کو اپنے قریب آتا دیکھ کر وہ حواس کھوگیا۔ وہ اور اس کے ساتھی جان بچاکر کرآی کی طرف بھاگ نکلے اور کچھ فوجی جدھر مناسب دکھائی دیا فرار ہونے لگے۔

میدانِ جنگ میں ہر طرف دشمن کی فوج کی لاشیں ہی لاشیں نظر آرہی تھیں یا پھر بھاگی ہوئی فوج کا ہتھیار دکھائی دے رہا تھا۔ ظہر کے قریب پہلے دن کی یہ جنگ ختم ہوگئی۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی جماعت میں سے' اس دن کوئی بھی شخص شہید نہیں ہوا، البتہ غازی ہوئے۔ جب عینل شکست اٹھا کر بھاگ رہا تھا' ملک پرا کاکرچی نے طعنے دیئے اور کہا کہ "جناب! دیکھ لیا کہ حق پر حضرت صدیق ولایتؓ ہیں یا آپ؟" تو عینل برداشت نہ کرسکا۔ سخت غصہ میں آکر قتل کردینے کا حکم دیا، چنانچہ ملک پرا کو شہید کردیا گیا[1]۔ مگر یہ واقعہ دورانِ جنگ واقع نہیں ہوا اور اس وقت ملک پرا تو عینل کے ساتھیوں میں سے تھے۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے' فقراء کو دشمن کی فوج کا تعاقب کرنے سے منع فرمایا۔ فقراءِ حزب اللہ نے مالِ غنیمت کو ہاتھ نہیں لگایا۔ سب کے سب حضرت صدیق ولایتؓ کے نزدیک جمع ہوگئے۔

حضرت صدیق ولایتؓ کو ۱۲؍ شوال کے دن حضرت خاتم النبیینؑ کی بشارت کے تحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور مدد ملی اور حضرت مہدی موعودؑ کے فرمان کے بموجب کہ:

> "برادرم سید خوندمیرا پہلے روز تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا رہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی"۔ (بابؑ، فصل ؑ)۔

حضرت صدیق ولایتؓ کو ہی "فتح" حاصل ہوئی۔ حضرت صدیق ولایتؓ کا وہ کہا بھی پورا ہوا کہ "آٹا اُڑگیا اور نمک باقی رہ گیا"۔

جب عینل کی فوج نے شکست اٹھائی اور فوجیوں کے بھاگ جانے کے بعد میدان خالی ہوگیا تو حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے ساتھیوں	حضرت صدیق ولایتؓ کی دائرہ کو واپسی اور پوشیدہ دشمن کے چھوڑے ہوئے تیر کا آنکھ میں پیوست ہوجانا

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ کرا، با

کے ساتھ، دائرہ کو واپسی کا ارادہ کیا۔ تھوڑا فاصلہ آپ نے طے کیا تھا کہ چھپے ہوئے مقام سے دشمن کے بھاگے ہوئے ایک حبشی کا تیر آپ کی سیدھی آنکھ میں پیوست ہوگیا۔ زخم گہرا اور لانبا تھا، جو بائیں آنکھ تک چلا گیا تھا۔ خود اپنے ہی ہاتھ سے حضرت صدیق ولایت رضہ نے تیر کو کھینچ دیا، پھر اپنی کمر پر باندھا ہوا کپڑا کھول کر آنکھ پر لپیٹ لیا۔

حضرت صدیق ولایت رضہ سے اجازت حاصل کرکے پوشیدہ طور پر تیر چلانے والے کی تلاش، میاں یاقوت اور میاں سید بلال دونوں بھائیوں نے کی اور چھپے ہوئے اس حبشی کو پکڑ لیا۔ اس نے بہت زیادہ عاجزی وانکساری کے ساتھ، اپنی جان کی امان مانگی اور وعدہ کیا کہ وہ یہاں سے چلا جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

چھپے ہوئے حبشیوں نے قلعہ کے نگہبان نہتے فقراء کو شہید کردیا

فی الاصل یہ حبشی اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے جیسے کچھ اور حبشی، چھپ کر وہاں ٹھیر گئے تھے۔ انھوں نے کھانبیل کے قلعہ پر، جہاں عورتوں کو رکھا گیا تھا، اچانک زوردار حملہ کردیا۔ اس قلعہ کی نگہبانی کے لئے حضرت صدیق ولایت رضہ نے چالیس فقراء کو ایک لکیر کھینچ کر، لکیر سے باہر نہ آنے کی ہدایت کے ساتھ مقرر کیا تھا۔ حملہ اچانک اور زوردار تھا۔ نگہبانی کرنے والے فقراء، میدان جنگ سے دور اور بغیر ہتھیار تھے۔ اس لئے جتنا ممکن ہوسکا لکیر کے اندر رہ کر مدافعت کی مگر ان حبشیوں نے اس طرح دھوکہ سے حملہ کرکے بالآخر ان سب چالیس فقراء کو شہید کردیا۔ اس کے بعد وہ سب قلعہ پر حملہ کے ارادہ سے آگے بڑھے۔ قلعہ پر سے جب بعض عورتوں نے دشمن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر حضرت صدیق ولایت رضہ کی ہدایت کے مطابق ہر ایک نے مٹھی بھر مٹی ان کی طرف پھینکنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مٹی کے یہ ریزے تیر کا کام کرنے لگے اور حبشی اس کو برداشت نہ کرسکے اور وہاں سے دائرہ کی جانب پلٹ پڑے۔ اُدھر سے حضرت صدیق ولایت رضہ کو بھی زخمی حالت میں چارپائی پر لٹا کر، دائرہ کے تمام فقراء، دائرہ کی طرف آرہے تھے۔ ان حبشیوں کا فقراء کی جماعت سے پھر سامنا ہوا۔ حبشیوں نے جو سخت سراسیمگی اور گھبراہٹ کے عالم میں دکھائی دے رہے تھے مکر وفریب سے کام لیا اور حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہدیت کی تصدیق کی اور جان کی امان چاہی۔ حضرت صدیق ولایت رضہ نے فرمایا کہ یہ ظالم اب حضرت میراں علیہ السلام

Goto Main List

کے واسطہ سے اپنی نجات چاہتے ہیں، انھیں جانے دو۔ مگر انھیں عام راستہ کی بجائے چور راستہ سے جانے دو تاکہ دیکھنے والے سمجھ جائیں کہ یہ لوگ، مہدویوں سے خوف کھا کر چور راستہ سے بھاگ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ سب فرار ہو گئے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ "چلو تاکہ قلعہ والوں کی کیفیت لی جائے"۔ جب آپ یہاں پہنچے تو دیکھا کہ اسی حد اور لکیر کے اندر سبھی چالیس فقراء نے جامِ شہادت نوش کرلیا ہے۔ مگر یہ واقعہ میدانِ جنگ سے باہر اور مقامِ "قتال" سے بہت دُور وقوع میں آیا تھا۔

اس سے واقف ہونے کے بعد، آپ کو ان حبشیوں کی سخت سراسیمگی اور گھبراہٹ کی وجہ سمجھ میں آئی۔ پھر مکر و فریب سے تصدیق مہدیت کا پُرفریب چکمہ دے کر بچ نکلنے کا افسوس بھی ہوا۔ آپ نے فرمایا، "مشیت الٰہی ایسی ہی تھی۔ آپ نے تمام شہیدوں کے حق میں "ایمان اور دیدار" کی بشارت دی، ان کے جذبۂ اطاعت اور استقلال پر خوشنودی ظاہر فرمائی۔ اسی حالت میں ان سب پر نماز جنازہ ادا فرمائی اور کھانبیل کے حوض (جواب بھی ایک کنڈ کی صورت میں باقی ہے) کے کنارے ایک بڑا گڑھا کھودنے کا حکم دیا پھر تمام شہیدوں کو ایک ہی جگہ دفن کیا۔ اس مدفن کا نام "گنجِ شہداء" رکھا[1]

حضرت صدیق ولایتؓ نے ان شہیدوں کو دفن کیا تھا کہ سدراسن کے جاگیر دار ملک شرف الدین شہادت کے شوق ہی میں کھانبیل آئے تھے، جب انھیں جنگ ہو جانے کی خبر ملی تو اپنے جنگ میں شریک نہ رہنے اور محروم رہ جانے پر سخت ملال اور افسوس کرنے لگے۔ تب حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا:

"اجی ملک شرف الدین! رنج اور افسوس کیوں کر رہے ہو؟ آج کی یہ نعمت تو صرف ہمارے فقراء کا حصہ تھی۔ تمہارا حصہ کل ہمارے ساتھ ہے۔ ملک شرف الدین! یقین رکھو، آج کی یہ فتح مخبر صادق حضرت مہدی موعودؑ کی دی ہوئی سچی خبر کا ظہور تھا، کیونکہ حضرت مہدی موعودؑ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ بندہ کے کندھے پر رکھ کر ارشاد فرمایا تھا کہ "بھائی سید خوندمیر! بندہ کی ذات کی یہ صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگی ..... اگر بندہ مہدی موعود ہے تو قَاتَلُوا وَقُتِلُوا کی یہ صفت تمہاری ذات

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ کتاب

Goto Main List

سے پوری ہوگی۔ پہلے روز، تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا رہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی اور دوسرے روز تمہاری "شہادت" ہوجائے گی۔" پھر ارشاد فرمایا:

"اجی ملک شرف الدین! آج کی "جنگ" میں اگر تم جیسے لوگ شریک رہتے اور ہمیں یہ فتح حاصل ہوتی تو یہی کہا جاتا کہ سید خوندمیر کی جانب سے جنگ میں گجرات کے امیروں نے حصہ لیا، اس لئے فتح حاصل ہوئی۔ آج خدائے تعالیٰ کو توان بے سروسامان فقراء سے، دشمن کو شکست دینا منظور تھا، اس لئے تم کیونکر شریک رہتے۔" پھر فرمایا:

"اگر بندہ کے ساتھ، آج کوئی بھی حصہ نہ لیتا تب بھی ایک منظفر کا لشکر ہی کیا اگر اس جیسے سات منظفر کے لشکر بھی حصہ لیتے تو یقیناً وہ سب شکست اٹھاتے۔" پھر ارشاد فرمایا:

"انشاء اللہ کل، ہمارے ساتھ، تمہاری بھی شہادت ہوجائے گی۔" [1]

فصل (۵)

۱۲ر شوال ۹۳۰ھ م ۱۵ر اگسٹ ۱۵۲۴ء چہار شنبہ۔ "گنج شہداء" کے ناموں کی فہرست

کھانبیل میں جنگ کے پہلے روز شہادت پانے والوں کی تعداد روایات میں چالیس، اکتالیس اور بیالیس ذکر ہوئی ہے۔ دفتر اول و دوم کے مصنف حضرت شاہ برہانؒ اور صاحب تاریخ سلیمانی کے لحاظ سے تعداد اور ناموں کی فہرست، یہ ہے:

۱۔ میاں سید یعقوب داماد میاں قاضی خاں
۲۔ میاں شاہ جی، داسیجی، قریب احمد آباد
۳۔ میاں تاجن (تاج الدین) ساکن اساول قریب بھروچ
۴۔ میاں تاج الدین جالوری
۵۔ میاں حسام الدین پٹنی
۶۔ میاں قطب الدین بن رفیع الدین
۷۔ میاں کالا بن یوسف (برادر میاں ولی جی غازی)
۸۔ میاں پیر محمد بن میاں عطا
۹۔ میاں پیر محمد ملتانی
۱۰۔ میاں حسام الدین ماژندانی

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ ک، باب

Goto Main List

۱۱۔ میاں احمد بن شمن (شمس الدین)
۱۲۔ میاں قاسم بن شمن
۱۳۔ میاں محمود بنگالی
۱۴۔ میاں محمود مہر تراش
۱۵۔ میاں خان کمان گر
۱۶۔ میاں سلیمان جالوری
۱۷۔ میاں حاجی سلیمان سندھی
۱۸۔ میاں بہار الدین ہندوستانی
۱۹۔ میاں حسن بن میاں بھائی مہاجرؒ
۲۰۔ میاں بھائی منگلوری
۲۱۔ میاں بڑا ابن یوسف
۲۲۔ میاں شاہ جی سیاہ
۲۳۔ میاں سدھن ہندوستانی (سعد الدین)
۲۴۔ میاں ابراہیم ہندوستانی
۲۵۔ میاں یوسف برادر علی میاں
۲۶۔ میاں بڈھو
۲۷۔ میاں لاڈسا کن ڈابھوئی
۲۸۔ میاں سید حسّان جالوری
۲۹۔ میاں آدھن ہندوستانی (سعادت اللہ)
۳۰۔ میاں چھتہ بلوچ (شہ تاج)
۳۱۔ میاں پیرجی جمشید
۳۲۔ میاں شمس الدین ہندوستانی
۳۳۔ میاں کمال الدین ہندوستانی
۳۴۔ میاں علاء الدین دلوانی
۳۵۔ میاں ابراہیم بن راجن (راج محمد)
۳۶۔ میاں حسن بن فیروز
۳۷۔ میاں حسن بن علی
۳۸۔ میاں جمال الدین ہندوستانی
۳۹۔ میاں ملک جی داسیجی
۴۰۔ میاں عبداللہ ملتانی

رحمھم اللہ اجمعین

اس جنگ کے باعث کھانبیل میں کافی ابتری پھیل گئی ۔ کھانبیل کے میدان اور قلعہ میں جو کچھ تباہی ہوئی وہ تو الگ ہی رہی، اس کے علاوہ ان ظالموں کے لشکر نے، بھاگنے کے دوران کھانبیل کی آبادی کو بھی برباد کر دیا تھا۔ یہاں اب قیام کرنا یا اگلی ضروریات کے لئے کسی چیز کا حاصل کرنا ناممکن سا ہو گیا تھا۔ حضرت صدیق ولایتؒ کے فقراء، وغیرہ غازیانِ جنگ کی مرہم پٹی ضروری تھی۔ نیز خدائے تعالیٰ کی طرف سے حضرت صدیق ولایتؒ کو معلوم کرایا گیا تھا کہ اب قُتِلُوْا کا وقوع کھانبیل میں نہیں بلکہ سدراسن کے میدان میں ہونے والا ہے۔ کھانبیل کے "گنج شہیدوں" کی تدفین سے حضرت صدیق ولایتؒ

ابھی فارغ ہوئے تھے کہ ملک شرف الدینؒ نے آگے بڑھ کر عرض کیا :

"میاں جی! کھانبیل کا مقام تو اب بالکل ویران ہوگیا ہے، یہاں اب کسی چیز کا ملنا بھی ناممکن ہے اس لئے بندہ کی بصد ادب عرض ہے کہ، میاں جی، اس بندہ کے مقام سدراسن تشریف لے چلیں تاکہ وہاں غازیوں کی بہتر خدمت اور ان کی مرہم پٹی کا بندوبست ہوسکے۔"

چنانچہ حضرت صدیق ولایتؒ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ہی ملک شرف الدینؒ نے حضرت صدیق ولایتؒ اور آپ کے ساتھی تمام غازیانِ جنگ کو اپنی جاگیر سدراسن لے چلنے کا بندوبست کیا۔ کھانبیل سے سدراسن تقریباً ۱۲ کوس دُور واقع ہے۔ ملک شرف الدینؒ، حضرت صدیق ولایتؒ کو اسی حالت میں، چارپائی پر لِٹا کر، سدراسن روانہ ہوئے اور منزل بہ منزل ٹھہرتے ہوئے ۱۴ر شوال ۹۲۰ھ کی صبح سدراسن پہنچے۔

گیارھواں باب

فصل (۱)

۱۴ر شوال کو کھانبیل سے سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؒ کی آمد۔ قتلوا کے تحت حضرت صدیق ولایتؒ کا شہید ہونا

عینل نے اپنی زیر سرکردگی فوجوں کے ساتھ، کھانبیل کے میدانِ جنگ میں شکست اُٹھانے کے بعد کرڑی کی سمت نہایت خوف و دہشت کے عالم میں فرار اختیار کیا۔ شام ہوتے ہوتے وہ کرڑی کے مقام پر پہنچا، اور رات گزارنے کی خاطر وہاں ٹھہر گیا۔ سلطان مظفر کے عتاب کے خیال سے وہ عجیب شش و پنج میں مبتلا تھا۔ کرڑی سے آگے، جانے کی اس میں ہمت نہ تھی۔

مگر اچانک اس کو اندیشہ ہوا کہ سادات تعاقب کرتے ہوئے کرڑی تک چلے آئے ہیں، اس کے بعد ہی وہ وہاں پر رات گزارنے کا اپنا ارادہ بدل کر سولا سا نتیج پہنچا، جہاں اپنے ساتھیوں سے دوبارہ اپنی قوتوں کو یکجا کر کے، پھر سے کھانبیل جانے اور تازہ حملہ کرنے کے بارے میں فیصلہ کر رہا تھا کہ سلطان مظفر کے نمائندے آپہنچے۔ انھوں نے عینل سے کہا کہ تمہاری شکست پر بادشاہ سخت غضبناک ہے۔ چنانچہ اس نے حکم دیا ہے کہ فقراء کی ایسی قلیل اور بے سروسامان جماعت کے مقابلہ میں شکست اُٹھا کر واپس آجائیں تو تم میں سے کوئی

Goto Main List

شخص بھی زندہ نہیں چھوڑا جائے گا اور تمہارے اہل وعیال نیز سارے مِلک واملاک تباہ کر دیئے جائیں گے۔

سلطان مظفر کے اس پیام سے، عینل اور اس کے ساتھیوں کے رہے سہے ہوش اُڑنے لگے۔ عینل نے اپنی فوج کو جمع کیا۔ بادشاہ کے تازہ حکم اور اس کی خفگی سے واقف کیا اور حکم دیا کہ جلد سے جلد کوچ کیا جائے اور کھانبیل واپس ہو کر، فقراء کی جماعت پر پھر سے حملہ کر دیا جائے۔

عینل کی فوج، دوبارہ کھانبیل پہنچی

چنانچہ عینل کی فوج نے اپنا رُخ پلٹا یا اور کھانبیل کا راستہ لیا۔ جب کھانبیل پہنچی تو رات ہو چکی تھی۔ یہاں پہنچنے کے بعد انھوں نے کھانبیل کے دائرہ کو خالی پایا۔ پھر یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ اور ان کے ساتھیوں کو سدراسن لے جایا گیا ہے۔

عینل کو یہ بات اور زیادہ تکلیف دہ معلوم ہوئی۔ اس نے فوج کو سدراسن کی طرف کوچ کا حکم دے دیا۔

سدراسن پہنچنے پر، حضرت صدیق ولایت رضؓ نے اپنی چارپائی کھلے میدان میں رکھوائی۔

جیسا کہ ہم پیچھے کہہ آئے ہیں، حضرت صدیق ولایت رضؓ جب سدراسن پہنچے تو جمعہ ۱۴ ارشوال کی صبح تھی۔ آپ نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی چارپائی جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے آبادی کے اندر نہ لے جائیں بلکہ کھلے میدان میں رکھ دیں۔ چنانچہ اسی پر عمل کیا گیا۔ اہل وعیال کو آبادی میں ٹھیرایا گیا۔

سدراسن میں دوبارہ جنگ کی پیشین گوئی

سدراسن پہنچنے کے فوری بعد ملک شرف الدین چاہتے تھے کہ غازیوں کی مرہم پٹی کا بندوبست کیا جائے، مگر حضرت صدیق ولایت رضؓ کے اس طرح میدان ہی میں ٹھیر جانے اور دوسری ہدایتیں سننے کے بعد انھیں اندازہ ہوا کہ حضرت صدیق ولایت رضؓ خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس بات سے غالباً واقف کرا دیئے گئے ہیں کہ، عینل کا لشکر آج سدراسن واپس آئے گا اور دوبارہ جنگ لڑی جائے گی۔

چنانچہ اسی دوران، حضرت صدیق ولایت رضؓ نے حضرت بندگی ملک الہداد رضؓ سے فرمایا کہ:

"بھائی دادو! آج کی جنگ میں، تم شرکت نہ کرو، بلکہ عورتوں اور بچوں کی حفاظت اور ان کی دیکھ بھال کرو۔"

حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضؓ نے جنھیں کھانبیل کی جنگ میں اٹھارہ زخم آئے تھے اور وہ

Goto Main List

اگلی جنگ میں پھر شریک ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے تھے، نہایت لجاجت کے ساتھ عرض کیا :

" میاں جی ! بندہ کو آج کی جنگ میں بھی شریک رہنے کی اجازت دیجئے۔ کیونکہ بندہ آپ ہی کے ساتھ رہنے کی دلی تمنا رکھتا ہے"۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے فرمایا :

" بھائی دادو ! رنج نہ کرو، تمہاری تمنّا ضرور پوری ہوجائے گی۔ خدائے تعالیٰ کے پاس تمہاری آرزو قبول ہوچکی ہے اور تمہارا شمار، شہیدوں میں ہوچکا ہے، اس وقت تمہیں جتنے زخم آئے ہیں اس کا لحاظ کرتے تم کو مُردہ سمجھا جائے تو سزاوار ہے، مگر خدائے تعالیٰ نے زندہ رکھا ہے۔ جب تمہاری حیات کا پیالہ بھر جائے گا اور خدا کا مقصود پورا ہوجائے گا تو تمہارے یہ زخم تازہ ہوجائیں گے اور انھیں زخموں کی وجہ، تمہاری موت واقع ہوکر، تم شہید کے مرتبہ پر فائز ہوجاؤ گے "۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی آنکھ پر پٹّی بندھی ہوئی تھی اور آپ چارپائی پر میدان کے کنارے تشریف رکھے ہوئے ضروری نصیحتیں فرما رہے تھے کہ عینل کے اپنی منتخب فوج کے ساتھ سدراسن کے قریب پہنچ جانے کی خبر آئی، معلوم ہوا کہ بہت جلد وہ سدراسن کے علاقہ میں داخل ہونے والا ہے۔ حضرت صدیق ولایتؓ کو تو غیب سے پہلے ہی، اس بات کا علم ہوچکا تھا کہ آج آپ کی شہادت ہونے والی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلعم کی دی ہوئی خبر کے بموجب کہ " ایک شخص (قبیلہ) قحطان سے تابع تام مہدی، فاطمہ بنتِ رسولؐ اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہوکر شہادت پائے گا"۔ ہتھیار سے قتل اور شہید ہوں گے۔ اور حضرت مہدی مراد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی کے بموجب کہ :

" پہلے روز تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا ہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی۔ اور دوسرے روز تمہاری شہادت ہوجائے گی "۔

خاتمین علیہما السلام کی ان پیشگوئیوں کی روشنی میں، نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ حضرت صدیق ولایتؓ نے بھی اپنے ساتھی عاشقانِ خدا اور طالبانِ مولیٰ کو، مشیتِ ایزدی پر راضی رہتے ہوئے، مدافعت کے لئے تیاری کا حکم دے دیا۔

کچھ ہی وقفہ بعد، عینل کی فوج، سدراسن میں داخل ہوگئی اور ندی کی دوسری جانب صف بندی ہونے لگی۔

Goto Main List

حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنی اسی حالت میں گھوڑے پر سوار ہو کر نہایت مستعدی کے ساتھ غازیوں اور دوسرے رفقاء کے ساتھ میدان کا رُخ کیا اور صف آرائی کا حکم دیا۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے گھوڑے کو پہلے کی طرح، دشمن سے پلٹا لیا۔ قاضی شہ تاج کے عرض کرنے پر جواباً ارشاد فرمایا کہ اس میں مصلحت یہی ہے کہ دشمن ہم پر حملہ کی جسارت کرے۔ چند لمحے بعد آپ نے اپنے گھوڑے کے رُخ کو دشمن کی طرف کر دیا۔ طرفین میں جنگ چھڑ گئی۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنے فقراء اور رفقاء سے ارشاد فرمایا کہ اہلِ انکار سے خوب لڑو، مقابلہ کرو اور اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھاؤ نیز یہ کہ اللہ کی راہ میں جاں نثاری اور جاں بازی کرو۔ تھوڑی دیر بعد لڑائی میں شدت بڑھ گئی۔ خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ حضرت صدیق ولایتؓ کے ساتھی فقراء اور غازیوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے آج بھی غیر معمولی قوت اور ہمت عطا فرمائی گئی تھی۔ انھوں نے آج بھی سینکڑوں فوجیوں کو قتل کیا۔ میدانِ جنگ میں ہر طرف خون کی ندیاں بہنے لگیں۔

مگر آج، خدائے تعالیٰ کی مشیت کچھ اور ہی جاری ہونے والی تھی۔ خلیفۃ اللہ، مہدی، مراد اللہ، حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چوتھی صفت کی تکمیل، بدلِ ذاتِ مہدی قرار پاکر حضرت صدیق ولایتؓ کی ذات سے پوری ہونے والی تھی۔ اس دن کی آرزو، حضرت صدیق ولایتؓ کو عرصہ دراز سے تھی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال مبارک (۹۱۰ھ) کے بعد بیس سال، آپ نے اسی انتظار میں گزارے تھے کیونکہ آپ ہی کی شہادت کو "حجت مہدیؑ" قرار دیا گیا تھا۔

پس اسی دوران، خبر آئی کہ حضرت صدیق ولایتؓ کے کم عمر فرزند دلبند میاں سید جلالؓ، خدا کے دشمنوں پر حملہ کرتے ہوئے نرغہ میں پھنس گئے ہیں۔ صدیق ولایتؓ کے لال نے حق کے لئے جان کی بازی لگا دی، خوب دادِ شجاعت دی، کئی ایک دشمنانِ دین کو واصلِ جہنم کیا۔ اب دشمن پریشان ہوا۔ اس کم عمر بہادر کے مقابلہ کی تاب کسی میں نہ تھی۔ عینل نے حکم دیا کہ سب مل کر ایک ساتھ اس بہادر پر وار کریں اور زیر کرلیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر اس عینل نے (جس کو لوگ لعین بھی کہتے تھے) حکم دیا کہ اس بہادر کو قابو سے نکلنے نہ دو، یہیں ذبح کر دو۔ پھر کیا تھا۔ سبھوں نے مل کر، اس لالِ بے مثال، میاں سید جلالؓ کو دبوچا زمین پر گرایا، نہ صرف ذبح کیا بلکہ سر کو تن سے جدا کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

Goto Main List

میاں سید جلالؓ کے شہید ہونے کی خبر حضرت صدیق ولایت رضؓ کو دی گئی۔ آپ نے سن کر اناللہ وانا الیہ راجعون کہا، پھر ارشاد فرمایا:

"اللہ کا احسان ہے کہ اس نے میری نذر کو صحیح وسلامت قبول فرمالیا" پھر فرمایا: "ان ظالموں کو اس لڑکے کی کم عمری پر بھی رحم نہ آیا؟ انھیں خدا کا خوف تھوڑا بھی نہیں ہوا؟"

اس واقعہ کے بعد، تمام فقرا کا "جوش شہادت" زیادہ بڑھ گیا۔ شدید مقابلہ کے بعد مشیت الٰہی کے تحت حضرت صدیق ولایتؓ کے فقرا، اور رفقار کے، ایک کے بعد دوسرے کے شہید ہونے کی خبریں پہنچنے لگیں۔ حضرت صدیق ولایتؓ آنکھ پر پٹی باندھے، گھوڑے پر سوار، فقرا کی جاں نثاری کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔

دشمن کی فوج غلبہ پاکر آگے بڑھتی چلی آرہی تھی۔ فقرا، اور رفقا سخت زخمی حالت میں دشمن کے حلقہ سے نکل کر حضرت صدیق ولایتؓ کے قدموں میں آکر ایک کے بعد ایک واصل بحق ہو رہے تھے۔ پھر حضرت صدیق ولایتؓ کی اجازت سے تمام فقرا اور رفقا نے مل کر ایک ہی ساتھ جوابی حملہ کردیا۔

اسی وقت حضرت صدیق ولایتؓ کے بھائی میاں سید عطنؓ اپنے بھتیجے میاں سید جلالؓ کی لاش لاتے گھس پڑے۔ اب حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اکیلے گھوڑے پر سوار کھڑے تھے۔ ایک آنکھ پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ عینل کا اشارہ پاکر، فوجیوں نے آپ کو گھیر لیا اور شہید کردیا ـــ

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد ہی دشمن کی ہمت اور بڑھ گئی، حملہ میں شدت پیدا کردی گئی۔ حضرت صدیق ولایتؓ کے فقرا ایک ایک کرکے شہید ہونے لگے۔ مگر شہادت سے پہلے ہر ایک نے اللہ کی راہ میں خوب داد شجاعت دی ایک ایک فقیر، دشمن کے درجنوں فوجیوں کو قتل کر رہا تھا۔

حضرت صدیق ولایتؓ کے جو فقرا، شہید ہوتے، شہادت سے قبل، آپ کے قریب پہنچ کر واصل بحق ہوتے، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

امیر سید عطن، میاں سید خانجی، ملک گوہر شہ، میاں ابراہیم خاں، ملک حماد، ملک اسمٰعیل، ملک یعقوب، ملک شرف الدین وغیرہ (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے شہیدوں کی جو فہرست ایک عرصہ قبل مرتب فرمائی تھی اس کے عین مطابق

Goto Main List

فقراء حزب اللہ کی شہادت واقع ہوئی۔

اس طرح منتظرین اور معترضین کے لئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی "مہدیتِ حقہ" کا بیّن ثبوت رونما ہوا اور آپ کی چوتھی صفت "قتال" کی تکمیل آج ہوگئی۔ دُور نگریز شہیدوں کو شمار کرنے اور کھانبیل کے قلعہ میں چالیس شہید فقیروں کو ملا کر اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد ایک سَو ہوگئی۔

سدراسن کی جنگ "ضحیٰ" کے وقت (یعنے تقریباً ۱۰ بجے) ختم ہوگئی۔

اس کے ساتھ بعمر ۴۴ سال حضرت صدیق ولایتؓ کی اس نذر کی بھی تکمیل ہوگئی جو آپ نے پٹن میں حضرت مہدی علیہ السلام سے پہلی ملاقات کے بعد خدائے تعالیٰ کے اس دریافت فرمانے پر کہ:

"اے سید خوندمیر، تو نے دیکھ لیا، تیری ذات سے بشری کثافت کو ہم نے کس حد تک دور کر دیا ہے۔ یہ تجھ پر ہمارا احسان ہے۔ پس اس احسان کی شکر گزاری میں تو ہمارے پاس کیا تحفہ لایا ہے؟"

حضرت صدیق ولایتؓ نے عرض کیا تھا:

"اے میرے پروردگار! مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ میں انھیں تجھ پر قربان کر دوں، البتہ سَر کا یہ تحفہ حاضر کرتا ہوں"۔

حکم خداوندی ہوا تھا:

"اے سید خوندمیر! ہم تیرے سر کے ہی خواہشمند ہیں۔ جو کوئی ہماری ذات کا طلبگار ہو، اُسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے"۔

حضرت صدیق ولایتؓ نے جناب باریؔ میں عرض گزرانی تھی کہ:

"اے پاک پروردگار! یہ ایک سر کیا ہے، اگر سَو سر بھی ہوں تو تجھ پر قربان کر دوں"۔

چنانچہ حضرت صدیق ولایتؓ کی سَو سر کی اس "نذر" کی تکمیل، حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے لختِ جگر میاں سید جلال، پیارے بھائی میاں سید عطن، عزیز داماد ان میاں ملک جی المتخلص بہ مہری و ملک اسماعیل کاریجی، جاں نثار عزیزوں ملک حماد، میاں سید خانجی، ملک شرف الدین رحمہم اللہ اجمعین نگریز شہیدوں، میاں کبیر محمد، شہدار سدراسن اور شہدار کھانبیل وغیرہ کی شہادت کے ساتھ ہو چکی۔

(شہیدوں کے ناموں کی ہر دو فہرستوں سے اس کا اظہار ہوتا ہے)۔

Goto Main List

عورتوں کی گرفتاری کی خواہش پر عینل راضی نہ ہوا منع کردیا

جنگ کے ختم ہوجانے کے بعد، بعض فوجی اشرار نے عینل کو دائرہ کی بی بیوں اور عورتوں کی گرفتاری کی طرف توجہ دلائی۔ عینل نے منع کرتے ہوئے کہا کہ :

"ان بے گناہ مستورات کو کوئی تکلیف نہ دی جائے۔ اگر کوئی ان سے زیادتی کرے گا یا انھیں کسی قسم کی تکلیف پہنچائے گا تو اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی"۔

اس طرح حضرت صدیق ولایتؒ کا فرمایا ہوا کہ : "ان شاء اللہ دائرہ کی عورتوں اور بہنوں پر اُن ظالموں کی نظر تک نہیں پڑے گی" صحیح ثابت ہوا۔

Goto Main List

جنگ سدراسن کے شہیدوں کی فہرست

۱۴؍شوال ۹۳۰ھ م ۱۵؍اگسٹ ۱۵۲۴ء روزِ جمعہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ - (بقرہ ۱۵۴)

(ترجمہ) جو لوگ راہِ خدا میں قتل (شہید) کیے جائیں ان کو مرے ہوئے مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم (ان کی زندگی کی حقیقت) نہیں جانتے۔

۱۔ بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداء صدیق ولایت حاملِ بارِ امانت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ بندگی میاں سید جلال بن حضرت صدیق ولایتؓ

۳۔ بندگی میاں سید عطن (عطاء اللہ) برادر حضرت صدیق ولایتؓ

۴۔ بندگی ملک حماد بن ملک احمدؒ

۵۔ بندگی میاں سید خانجی بن سید عمر از اولاد حضرت سید محمد گیسو دراز

۶۔ بندگی میاں ملک جی المتخلص بہ مہری صحابی مہدیؑ (داماد حضرت صدیق ولایتؓ) بن خواجہ طٰہٰ

۷۔ بندگی ملک اسماعیل کاک رجی (داماد حضرت صدیق ولایتؓ) بن ملک حسن

۸۔ بندگی ملک یعقوب کاک رجی

۹۔ بندگی ملک گوہر شہ پولادی

۱۰۔ بندگی ملک شرف الدین (سابق جاگیردار سدراسن) بن ملک محمد بن ملک یعقوب "امرت بیل"۔

۱۱۔ بندگی ملک میاں جی بیانوی (خسر حضرت صدیق ولایتؓ)

۱۲۔ بندگی میاں ابراہیم خاں بن سکندر خاں

۱۳۔ بندگی ملک میراں جی بن بندگی ملک بخشن باڑی وال

۱۴۔ بندگی میاں سید جلال } ساکنان قصبہ دایچ

۱۵۔ بندگی میاں اسماعیل }

۱۶۔ بندگی میاں سید شہاب الدین بن قطب الدین

۱۷۔ بندگی میاں رحمۃ اللہ بن میاں دولت

۱۸۔ بندگی میاں بخشن ساکن قصبہ سارسا علاقہ بھروچ

۱۹۔ بندگی میاں محمود شاہ ساکن سارسا

۲۰۔ بندگی میاں چاند ساپخوری (علاقہ مارواڑ)

۲۱۔ بندگی میاں یوسف بن میاں احمد

۲۲۔ بندگی میاں یوسف

۲۳۔ بندگی میاں سلطان شاہ جالوری

Goto Main List

۲۴ ۔ بندگی میاں فیروزشاہ بن حمزہ جالوری
۲۵ ۔ بندگی میاں معین الدین
۲۶ ۔ بندگی میاں نظام الدین
۲۷ ۔ بندگی میاں تاجن (تاج الدین) خرّاد
۲۸ ۔ بندگی میاں عمر
۲۹ ۔ بندگی میاں جلال بن مجھّن
۳۰ ۔ بندگی میاں شمّن (شمس الدین)
۳۱ ۔ بندگی میاں حاجی بن میاں طاہر
۳۲ ۔ بندگی میاں عبداللہ سندھی
۳۳ ۔ بندگی میاں میاں خاں
۳۴ ۔ بندگی میاں کبیر محمد ساکن کھمبات بشرف حضرت صدیق ولایتؓ
۳۵ ۔ بندگی میاں شیخ حمید بن قاضی خاں
۳۶ ۔ بندگی میاں سندھو ساکن پٹن
۳۷ ۔ بندگی میاں علی آخوند
۳۸ ۔ بندگی میاں قاسم برادر میاں احمد
۳۹ ۔ بندگی میاں احمد شاہ سرکھیجی پورہ احمد آباد
۴۰ ۔ بندگی میاں سیدی بلال
۴۱ ۔ بندگی میاں سیدی یاقوت
۴۲ ۔ بندگی میاں عالم خراسانی
۴۳ ۔ بندگی میاں حاجی محمد خراسانی
۴۴ ۔ بندگی میاں ابوالخیر ملتانی
۴۵ ۔ بندگی میاں اسحاق بھوج مہاجر
۴۶ ۔ بندگی میاں زین الدین سابق عہدہ دار سدراس
۴۷ ۔ بندگی میاں علاء الدین بن میاں خاں
۴۸ ۔ بندگی میاں بخشو برادر میاں یوسف مہاجر
۴۹ ۔ بندگی میاں بخشو بن میاں بڑا
۵۰ ۔ بندگی میاں ابراہیم داماد میاں خاں کمانگر
۵۱ ۔ بندگی میاں پیرجی الملقب بہ "برجہ"
۵۲ ۔ بندگی میاں نظام محمد
۵۳ ۔ بندگی میاں شیخ جی کھمباتی برادر کلاں بندگی میاں کبیر محمد (۳۴)
۵۴ ۔ بندگی میاں مجھّن (مجاہد الدین) پٹنی
۵۵ ۔ بندگی میاں میرن پٹنی

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

Goto Main List

غازیانِ بدرِ ولایت کی فہرست

(جو بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کی زیرِ پرورش پائے، اپنے وقت کے سید کاملین ہوئے اور دوسروں کو بھی منزلِ کمال پر پہنچایا)

۱۔ بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ

۲۔ بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحق ابن حضرت صدیق ولایتؓ

۳۔ بندگی میاں سید محمود خاتم المرشدینؓ

۴۔ بندگی میاں سید احمد بن حضرت صدیق ولایتؓ

۵۔ بندگی میاں سید عبدالقادر بن حضرت صدیق ولایت

۶۔ بندگی میاں سید شریف الملقب بہ "تشریف اللہ" ابن حضرت صدیق ولایتؓ

۷۔ بندگی میاں سید خدابخش بن حضرت صدیق ولایتؓ

۸۔ بندگی میاں سید حسین بن بندگی میاں سید عطنؓ

۹۔ بندگی میاں سید حسن بن بندگی میاں سید عطنؓ

۱۰۔ بندگی ملک پیر محمد بن حضرت خلیفہ گروہؓ

۱۱۔ بندگی ملک اسمٰعیل بن بندگی ملک حمادؓ

۱۲۔ بندگی ملک یوسف بن بندگی ملک حمادؓ

۱۳۔ بندگی ملک سلیمان بن بندگی ملک حمادؓ

۱۴۔ بندگی میاں سید عبداللہ بن بندگی میاں سید خال جی بن حضرت سید عمر

۱۵۔ بندگی میاں سید عمر برادر نمبر ۱۴

۱۶۔ بندگی ملک بڑا بن بندگی ملک گوہر شاہ پولادیؓ

۱۷۔ بندگی ملک احمد بن بندگی ملک اسحاق قبچاق "مغل" (حضرت صدیق ولایتؓ کے بہنوئی)

۱۸۔ بندگی میاں علم شاہ جالوریؓ

۱۹۔ بندگی میاں ابراہیم ولد شیخنؓ

۲۰۔ بندگی میاں قاضی شاہ بن تاج (تاج الدین) مشہور قاضی شہتاج

۲۱۔ بندگی میاں ولی جی بن یوسف مصنفِ "انصاف نامہ" حاشیہ وحجۃ المنصفینؓ

۲۲۔ بندگی میاں حبیب بدریؓ

۲۳۔ بندگی میاں اسماعیل بن منگیؓ

۲۴۔ بندگی میاں عبدالمومنؓ

۲۵۔ بندگی میاں نظام الدینؓ

۲۶۔ بندگی میاں چاند دکھنیؓ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

(دفتر اول ۔ رکن دوازدہم ۔ باب پنجم)

(نوٹ) بندگی میاں نے اپنے کم سن فرزندوں اور بھتیجوں کا نام بھی فہرست غازیاں میں اس لئے داخل کیا کہ وہ بھی حسنۂ جنگ سے بہرہ ور ہو جائیں جب کہ نام نمبر ۲ سے نمبر ۹ تک درج ہیں۔

Goto Main List

بارھواں باب

فصل (۱)

حیرت ناک واقعات کے بعد، عینل کا شہیدوں کے تن سے سر۔ اور۔ سر سے پوست علحدہ کردینا
حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی دی ہوئی "غیبی خبر" کا بیس سال کے بعد ہر طرح پورا ہونا۔

جب جنگ ختم ہوئی تو عینل کے ساتھ، فوج کے دوسرے عہدہ دار، شہیدوں کے نزدیک آئے۔ شہیدوں نے جس شجاعت اور بہادری کے ساتھ اپنی تھوڑی سی تعداد اور بے سروسامانی کی حالت میں بادشاہ کے زبردست لشکر کا مقابلہ کیا تھا اس سے سبھی حیران تھے۔ اسی لئے انھوں نے نزدیک آکر دیکھنا چاہا تھا۔ مگر ان میں سے کسی فوجی نے اس اندوہناک موقع پر بھی اپنی شرارت کا مظاہرہ کرنا چاہا اور میاں سید خانجیؒ کی لاش کے قریب آکر بے حرمتی کی اور تمسخر کے ساتھ شہید کے ہاتھ میں موجود تلوار کو لے لینا چاہا، شہیدوں کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کئے جاتے ہیں "مُردہ" مت کہو۔ نیز یہ کہ وہ" زندہ ہوتے ہیں"۔ اس موقع پر اللہ کے اس ارشاد کا" اظہار" ہوا۔ میاں سید خانجیؒ جو شہید ہو چکے تھے اور ان فوجیوں کو "مردہ" نظر آرہے تھے، اچانک بحکم خدا ان کی لاش میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ اُٹھے اور ہاتھ میں موجود تلوار، اس بے ادب اور بے حرمتی کرنے والے فوجی پر، پوری قوت سے چلائی۔ شہید کے ایک ہی وار میں وہ گستاخ دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور شہید میاں سید خانجیؒ اسی اپنی پچھلی حالت میں استراحت فرمانے لگے۔ یہ بڑا زبردست حیرت ناک واقعہ رونما ہوا۔ خدا کی قدرت کے اس اظہار پر عینل اور اس کے ساتھی سخت پریشان ہونے لگے۔ اس کے بعد ہی آپس میں مشورہ کے ساتھ عینل نے حضرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ ان دوسرے منتخبہ شہیدوں کے تن سے بھی سروں کو جدا کرنے کا حکم دیا جنھیں وہ سلطان مظفر کے پاس اپنے کارنامہ کے ثبوت کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا۔

چنانچہ ان کے اسماء پاک یہ ہیں:

(۱) حامل بار امانت بدل ذات مہدیؑ سید الشہداء حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ۔

Goto Main List

(۲) میاں سید عطن (برادر) (۳) بندگی ملک حماد (۴) میاں سید خانجی (۵) میاں ملک گوہر پولادی (۶) ملک شرف الدین (سابق جاگیر دار سدراسن) (۷) میاں سید جلال (فرزند دلبند) کا سر پہلے ہی جدا کر دیا گیا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔[۱]

دشمن کے اس عمل سے، مخبر صادق، امام آخر الزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کے پہلے جزء "سر جُدا، تن جُدا" کی تکمیل ہوئی، جیساکہ آپ کا ارشاد مبارک تھا:

"برادرم سید خوندمیر! خدائے تعالیٰ نے "بارِ عظیم" عطا فرمایا ہے اور ولایتِ مصطفیٰ کا یہ بار جس کسی کو عنایت ہوا ہے سر جُدا، تن جدا پوست جُدا ہوا ہے۔"

مخبر صادق حضرت مہدی علیہ السلام کے پاؤ صدی پہلے کہے ہوئے اس ارشادِ مبارک کی تکمیل آج اس طرح ہوئی کہ عینل نے حضرت صدیق ولایتؒ (اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں) کے مبارک تن (جسم) سے، شہادت واقع ہوجانے کے باوجود "سر" کو جُدا کرادیا۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صدیق ولایتؒ کی شہادت اور اس ضمن میں دوسری تفصیلی جو کیفیت، فرہ میں بیان فرمائی تھی۔ بیس سال کی مدت گزرجانے کے بعد لفظ بہ لفظ پوری ہورہی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اگلے صفحات پر، ہمارے ناظرین باتمکین مطالعہ کرلیں گے کہ ان ظالموں اور شقی دل کلمہ گو فوجیوں نے اپنے قصور کو ڈھانکنے، اللہ والوں کے مرتبہ کو گھٹانے، چھپانے کی خاطر، سید الشہداء، حضرت صدیق ولایتؒ کے جدا کردہ سر اور آپ کے ساتھی شہیدوں کے سروں کے ساتھ مزید کیسی دل ہلادینے والی، خون کے آنسو بہانے پر مجبور کردینے والی، دل آزار گستاخی پر عمل کیا اور سر کے پوست کو جُدا کردیا، تفصیل آگے آرہی ہے۔

عینل کا سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؒ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کی لاشوں سے سروں کو جُدا کرنا اور چاپانیر بھجوا دینا	عینل کے حکم سے جب شہیدوں کی لاشوں سے سروں کو جُدا کردیا گیا تو عینل نے شہیدوں کے مبارک سروں

کو ایک فوجی عہدہ دار کے حوالے کرکے انھیں دار السلطنت چاپانیر لانے کا حکم دیا۔[۲] ان شہیدوں کی مبارک لاشوں

---

[۱] دفتر اول شاہ برہانؒ کا ۱۱ باب ۵۔ [۲] دوسری قومی روایت کے بموجب یہ سب کام خود عینل نے انجام دیئے تھے۔ (فقیر سید محمد عفی عنہ)

Goto Main List

کو سدر اسن ہی میں چھوڑ دیا گیا۔ اس امر کی تکمیل کے بعد ہی عینل نے فوج کو واپس جانے کا حکم بھی دے دیا۔

شہیدوں کے مبارک سروں کو چاپانیر لے جانے پر مامور فوجی عہدہ دار اور اس کے ساتھی فوجی دستہ نے سروں کو لے کر سدر اسن سے کوچ کیا اور ابتدائے شب پٹن پہنچا۔ رات ہو جانے پر انھوں نے پٹن ہی میں رات گزار لینے کا ارادہ کیا۔ شہیدوں کے مبارک سروں کو بھی ایک جگہ رکھا گیا اور فوجی ان کی سختی کے ساتھ حفاظت و نگرانی کرنے لگے۔ اسی دوران، قدرتِ الٰہی سے ایک اور حیرت ناک واقعہ ظاہر ہوا۔ جوں ہی عشار کی نماز کا وقت ہوا، خدائے ذوالجلال کی مشیت کے بموجب ان مبارک سروں میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ تمام مبارک سر اپنے مقام سے بڑھے، ایک سر سے "اذان کی آواز" سنائی دینے لگی، پھر تمام مبارک سر صف کی صورت میں آگئے۔ ایک سر سے اقامت کی آواز آنے لگی۔ حضرت صدیق ولایت کا مبارک سر کچھ آگے آیا، امام بنا۔ ایسا معلوم ہوا کہ ان تمام مبارک سروں نے مل کر جماعت سے نماز عشار ادا کرلی۔ کچھ ہی دیر بعد یہ مبارک سر اپنے محفوظ کئے گئے مقام پر خود ہی لوٹ گئے۔ خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے یہ ایک محیر العقول امر کا اظہار ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے والے "مردہ" نہیں بلکہ وہ اللہ کے پاس "زندہ" ہیں ــــ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ۔ (جو چاہے ایمان لائے)۔

اس واقعہ نے فوجی عہدہ دار اور اس کے ساتھی دستہ کو عجیب حیرانی اور پریشانی میں ڈال دیا۔ عینل کے حکم کے بموجب ان فوجیوں کے لئے جہاں ان مبارک سروں کو دار السلطنت چاپانیر، بادشاہ کے حضور لے جانا لازمی اور ناگزیر تھا۔ انھیں یہ ڈر بھی کھا جانے لگا کہ اگر شاہی دربار میں ان سروں سے ایسی ہی کوئی "خاص بات" ظاہر ہو جائے تو بادشاہ سخت ناراض ہو جائے گا۔ اسی دوران ان مبارک سروں کے ایسے عمل سے کہ قتل و شہید ہو جانے پر بھی نماز کی ادائی ہو رہی ہے جہاں ان فوجیوں میں سے بعض دل ہی دل میں ان شہیدوں کے عظیم المرتبت اور برگزیدہ شخصیت ہونے کے قائل و معترف ہو گئے وہیں بعض شقی دل فوجی ایسی تدبیریں سوچنے لگے اور باہمی مشورہ میں لگ گئے کہ ان سروں سے آئندہ کے لئے ایسی حیرتناک باتیں ظاہر ہی نہ ہو سکیں۔ چنانچہ کسی ظالم اور شقی دل نے مشورہ دیا کہ ان مبارک سروں کے پوست کو اگر جدا کر دیا جائے تو ایسے خارق عادت واقعات اور حیرتناک باتیں ظاہر ہی نہیں ہوں گی۔ چنانچہ فوجی عہدہ دار

شہیدوں کے سروں کا جماعت سے نماز ادا کرنا اور ظالموں کا سروں سے پوست جدا کرکے بھس بھر دینا

اس پر عمل کرنے تیار ہوگیا ۔

اسی دوران ملک شرف الدینؒ اور میاں سید خانجیؒ کے عزیز و اقربا نے جو اس فوجی عہدہ دار سے ربط قائم کرسکے تھے سخت جدوجہد اور کوشش کی اور ان دونوں شہیدوں کے سروں کو واپس حاصل کرلیا۔ (ملک شرف الدین کی مبارک لاش کو سدراسن سے پٹن لے جایا گیا اور وہیں پرانے باغ میں جہاں اب مقبرہ ہے تن اور سر ملاکر دفن کیا گیا ۔ میاں سید خانجیؒ کے عزیز و اقربا نے آپؒ کا سر مبارک سدراسن پہنچایا) اسی وقت حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ نے میدانِ جنگ سے تمام شہیدوں کی لاشوں کو جمع کروایا ۔

فصل (۲)

سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؓ کا جدِ مبارک (تن) بغیر سرؓ کے دفن کیا جانا

حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ نے سدراسن میں سید الشہداء حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے جسد مبارک (تن) کو بغیر سر کے سب سے آگے اور اس کے بعد کی صف میں میاں سید جلالؒ، میاں سید عطنؒ، بندگی ملک حمادؓ و بندگی ملک گوہر شہ پولادیؒ کے مبارک تن سروں کے بغیر اور میاں سید خانجیؒ کا تن سر کے ساتھ اور اس کی نچلی صف میں دوسرے تمام شہداء سدراسن کو ایک ہی جگہ پر دفن کیا ۔

تدفین کے بعد کھانا کھلانا

ان شہیدوں کی تدفین کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ کی حرم محترم بی بی عائشہؓ نے حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلعم کی اتباع میں جو کچھ اناج فراہم ہوسکے اس کو ایک جگہ ملاکر "کشک" (حلیم) پکائی جائے اور تمام مصیبت زدہ و ستم رسیدہ اہلیانِ دائرہ اور غازیوں کو فی سبیل اللہ کھلایا جائے ۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی۔[۲]

---

[۱] بقولے دیگر بندگی میاں جی بیانوی (خسر)

[۲] دفتر اول شاہ برہان کا "۱۲" باب ۳

سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کے سروں کے نکالے ہوئے استخوانِ مبارک کا پٹن میں دفن کیا جانا

الغرض جب یہ بات طے پاگئی کہ سروں سے پوست جدا کر دیا جائے تو فوجی عہدہ دار کے حکم سے اس پر عمل کیا گیا۔ پانچوں سروں کے استخوان مبارک (ہڈیوں) کو نکال دیا گیا اور ان سروں کے مبارک "پوست" میں بھُس بھر دیا گیا۔

پٹن میں سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؓ اور دوسرے چاروں شہیدوں کے مبارک سروں کے منوّر استخوانِ مبارک کو پانچ علٰحدہ علٰحدہ قبروں میں دفن کیا گیا ہے۔

حضرت مہدی موعودؑ کی پیشگوئی کا من وعن پورا ہونا "حجتِ مہدیتِ حقہ" کا بہ تمام وکمال تکمیل پانا

سید الشہداء، حامل بار امانت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے ساتھ، آپ کی شہادت پاجانے کے بعد، ظالموں کی اس دل آزار گستاخی کے بعد، مخبر صادق حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ابی وامی فداہ) کی پیشگوئی کے آخری جزء کی تکمیل ہوگئی جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

" برادرم سید خوندمیر! ...... ولایتِ مصطفےٰ کا یہ بار جس کسی کو عنایت ہوا ہے سر جُدا، تن جدا، اور پوست جدا ہوا ہے۔"

ناظرین باتمکین نے دیکھ لیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی من وعن پوری ہوئی اور ان باتوں کے ظاہر ہو جانے پر "آخری حجت مہدیت" پوری طرح اور ہر لحاظ سے تکمیل پاگئی۔

استخوانِ مبارک نکالے ہوئے شہیدوں کے سروں میں بھُس بھر کر سلطان مظفر کے پاس چاپانیر لے جایا گیا

دیگر شہیدوں کے ساتھ سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؓ کے مبارک سر سے استخوان مبارک کو نکال دینے کے بعد، پوست مبارک میں بھُس بھر کر حسبِ ذیل پانچوں سروں کو سلطان مظفر کے پاس اپنی قابلِ مذمت ولعنت کارگزاری پیش کرنے اور دنیاوی مال ومتاع اور اکرام وانعام حاصل کرنے کی خاطر چاپانیر لے جایا گیا:

(۱) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ (۲) حضرت بندگی میاں سید عطنؓ (بھائی)

(۳) حضرت بندگی میاں سید جلالؓ[۱] (فرزند) (۴) حضرت بندگی ملک حمادؓ (ماموں)

(۵) حضرت بندگی ملک گوہر شہ پولادیؓ

۱؎ بقولِ دیگر حضرت ملک میاں جی بیالوی (خسر)

فصل (۳)

شہیدوں کے 'سروں' کا چاپانیر پہنچایا جانا

الغرض فوجی عہدہ داروں کے حکم سے شہیدوں کے سروں سے استخوانِ مبارک (ہڈیوں) کو نکال کر بھُس بھر دینے کے بعد ان پانچوں سروں کو لے کر فوجی دستہ اسّی کوس کی مسافت طے کر کے گجرات کے دارالسلطنت چاپانیر پہنچا عینل منتظر ہی تھا۔ اس فوجی دستہ کے شہیدوں کے سروں کو لانے اور پیش آئے ہوئے واقعات کی کیفیت حاصل کرنے کے ساتھ ہی عینل نے بادشاہ کو مطلع کیا۔ سلطان مظفر نے دربار منعقد کیا۔ عینل نے سلطان مظفر کی خدمت میں شہیدوں کے بھُس بھرے ہوئے سروں کو زبردست فاتحانہ انداز میں پیش کیا اور بتانے لگا کہ یہ سرگروہ کے سردار سید خوندمیرؓ کا ہے اور یہ سر اُن کے رفقاء کے ہیں۔

سروں کی نورانی حالت کو سلطان مظفر دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ حیرت و استعجاب کی زیادتی کی وجہ اس پر ایک عجیب سا خوف طاری ہونے لگا۔ سلطان کے ساتھ حاضرینِ دربار نے بھی عینل کی طرف حقارت اور ملامت کی نظر ڈالی۔ سب کا یہی احساس تھا کہ ان اللہ والوں کے بارے میں سخت مغالطہ دیا گیا۔ سلطان مظفر برداشت نہ کر سکا اور کانپتے ہوئے مایوسی کے عالم میں ڈوبتی آواز کے ساتھ شہیدوں کے ان منوّر سروں کو اُٹھا لینے کا حکم دیا۔

بادشاہ کا حکم ہوتے ہی دربار میں حاضر مہدویوں نے "پاکانِ خدا" زندۂ جاوید، شہداءِ عالی مقام کے ان دیدارِ خدا سے سیراب سروں کو نہایت ادب تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے سروں پر رکھ لینے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "مہدیت حقّہ" کے ان "مظاہر" کو اپنی زندگیوں کا بے مثال سرمایہ بنا کر نہایت احترام کے ساتھ ہالول سے قریب ایک مہدوی عاشقِ رسولؐ و مہدیؑ کی فی سبیل اللہ پیش کردہ زمین میں ان مبارک پانچ سروں کو ایک "گنجِ شہداء" کی صورت میں مٹی میں پردہ کر دیا۔ اسی مبارک زمین پر اس وقت ایک عمدہ مقبرہ موجود ہے۔ اور اس علاقہ میں یہ "خوند پیر کی درگاہ" کے نام سے مشہور ہے۔

Goto Main List

فصل (۴)

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا (احزاب ۳۳ ۲۵)۔

شہادت کے بعد غلبہ	یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ (کی ذات ہی ہے جس نے مظلوم) مومنین کو (ظالموں سے "قتال" اور جنگ کرنے کی ہمت عطا کی اور جو صلہ میں اپنی" ذات" عنایت فرماکر)

کافی بنا، بے شک اللہ تعالیٰ بہت قوت والا اور بڑا غلبہ والا ہے"۔

چنانچہ تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت صدیق ولایتؓ کے اس قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کے تحت قتال اور آپ کی بے مثال شہادت کے بعد گجرات کی گلی گلی، کوچہ کوچہ مذہب مہدویہ اور حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلا خوف وجھجک نام لیا جانے لگا۔ روز بروز، زیادہ سے زیادہ تبلیغ ہونے لگی۔ حضرت صدیق ولایتؓ کا یہ کہا پورا ہوا کہ :

" اس قوم کے بچے ہوئے فقراء آئندہ کسی خوف وخطر کے بغیر اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف رہیں گے اور مخلوق تک دعوت حق پہنچانے میں مشغول رہیں گے۔ مہدویوں پر اس وقت تک جور وظلم ہوتا رہے گا جب تک بندے کے تن پر سر رہے اور جب تک بندہ کے خون سے مٹھی مٹی تر نہ ہوجائے مہدیؑ کا نام گلی بہ گلی نہ ہوگا[1]"

حضرت صدیق ولایتؓ کے اس قتال اور شہادت پانے کے بعد" جنگِ بدرِ ولایت" کے شہیدوں اور غازیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نہ صرف نعمتِ دیدار صلہ میں حاصل ہوئی بلکہ قوم مہدویہ کو غلبہ بھی حاصل ہوا۔ پانچ سو سالہ تاریخِ مہدویہ اس کی شاہد وگواہ ہے۔

اختلاف کرنے والے صحابہؓ وخلفاءِ مہدیؑ پر امرِ حق کا انکشاف، اختلاف کا رفع ہوجانا	حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق جنگ کے موقع پر بعض خلفاء وصحابہ کرام مہدیؑ نے جنگ کے

بارے میں حضرت صدیق ولایتؓ سے اختلاف فرمایا تھا (جیسا کہ پچھلے صفحات پر ذکر گزرا) مگر حضرت

---

[1] دفتر اول شاہ برہان کٹ باب ۹، تاریخ سلیمانی گ۴ حیا۔ دفتر دوم شاہ برہان صد۴۲

Goto Main List

صدیق ولایتؓ کی شہادت کے بعد حسب بشارت امام علیہ السلام، اختلاف کرنے والے صحابہؓ وخلفاءؓ پر امرِ حق منکشف ہوا اور تمام صحابہ وخلفاء مہدیؑ نے فرداً فرداً بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ سے اپنے پچھلے موقف سے لوٹتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بھائی سید خوندمیرؓ نے جو کیا وہ حق ہی تھا"

اس طرح یہ موقتی اختلاف بحمداللہ اُسی وقت رفع ہوگیا۔

بندگی ملک الہدادؓ خلیفہ گروہ کا زخموں کے پندرہ سال بعد اچانک تازہ ہوکر شہید ہونا

۱۴ر شوال کی صبح حضرت بندگی ملک الہدادؓ نے حضرت صدیقِ ولایتؓ سے عرض کیا تھا:

"میاں جی! بندہ کو آج کی جنگ میں بھی شریک رہنے کی اجازت دیجئے۔"

تب حضرت صدیق ولایتؓ نے ارشاد فرمایا تھا:

"بھائی دادو! (ازراہِ محبت واخلاص حضرت صدیق ولایتؓ اسی طرح مخاطب فرماتے تھے) رنج نہ کرو . . . . جب تمہاری حیات کا پیالہ بھر جائے گا اور خدا کا مقصود پورا ہوگا تو تمہارے یہ زخم (کھانبیل کے) تازہ ہوجائیں گے اور انھیں زخموں سے تمہاری موت واقع ہوکر تم شہید کے رتبہ پر فائز ہو جاؤ گے:

چنانچہ روایات سے ثابت ہے کہ پندرہ سال کے بعد حضرت صدیق ولایتؓ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے وہ تمام زخم جو کھانبیل کی جنگ میں لگے تھے، اچانک تازہ ہوکر کھل گئے اور آپؓ خون میں بھر گئے، شہادت واقع ہوگئی۔

سلطان مظفر اور سلطنتِ گجرات کی تباہی

حضرت صدیق ولایتؓ نے سلطان مظفر کے تعلق سے ارشاد فرمایا تھا:

"تم یہ بات یاد رکھو کہ اس جنگ کے بعد انشاء اللہ اس شہر کا امن وامان باقی نہ رہے گا، بادشاہ (مظفر) اور اس کی اولاد تباہ ہوجائے گی۔"

سلطان مظفر ثانی (۱۵۲۶ء) کے بعد سلطان سکندر شاہ، عماد الملک کے ہاتھ سے مارا گیا۔

سلطان محمود شاہ دوم سے، بہادر شاہ، محمد شاہ سوم، محمود شاہ سوم، احمد شاہ دوم، سلطان مظفر شاہ سوم ۱۵۷۲ء — ان پچاس برس میں بادشاہانِ گجرات یکے بعد دیگرے، یا تو ان میں سے چند قتل کردیے

Goto Main List

گئے یا ان میں چند دوسروں نے خودکشی کر کے حرام موت اختیار کرلی۔ اس طرح سلطان مظفر کی اولاد تباہ ہوتی رہی اور پچاس سال کے اندر سلطنتِ گجرات کی تباہی و بربادی ہوگئی۔ اس کا الحاق اور انضمام دلّی سے ہوگیا۔ اس طرح سلطنت اور سلطان ہر دو کے نام و نشاں مٹ گئے۔ خود دارالسلطنت چاپانیر ایسا اُجڑا کہ ایک گھنے اور خوفناک جنگل و جھاڑی میں وہ تبدیل ہوگیا ہے۔ حضرت صدیق ولایتؒ کی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ یہی حال ان علماء و مشائخین کا بھی ہوا جنھوں نے مہدویوں کے خلاف قتل کے فتوے جاری کئے تھے، نہ ان کی عزتیں باقی رہیں اور نہ ان کا نام ونشان ہی۔

فصل (۵)

ازواج، اولاد اور بوقتِ شہادت ان کی عمریں

زوجۂ اول: بی بی عائشہؓ، دخترِ ملک میاں جی بیانویؒ۔ بمقام کامل پور ۹۱۲ھ میں عقدِ نکاح ہوا۔

زوجۂ دوم: بی بی فاطمہؓ دخترِ حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہجرت کے دوران غالباً بمقام جالور ۹۲۰ھ کے اواخر یا ۹۲۱ھ کے اوائل میں عقدِ نکاح ہوا۔

زوجۂ اول بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۔ میاں سید جلال الدینؒ ۲۔ میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ ۳۔ میاں سید عبدالقادرؒ
۴۔ میاں سید احمدؒ ۵۔ میاں سید شریف، لشریف الحقؒ ۶۔ میاں سید خدابخشؒ صاحبزادے ہوئے اور
۱۔ بی بی بدہنؓ زوجۂ ملک اسمٰعیل کاکرچیؒ ۲۔ بی بی فاطمہؓ زوجۂ ملک خواجہ بن خواجہ طہ
۳۔ بی بی خونزا ملکؓ زوجۂ ملک اسماعیل بن بندگی ملک حمادؒ۔ ۴۔ بی بی لوامت العزیزؓ زوجۂ بندگی میاں سید حسین ابن بندگی میاں سید عطنؒ ۵۔ بی بی رقیہؓ زوجۂ بندگی میراں سید یعقوب ابن حضرت ثانی مہدیؓ صاحبزادیاں ہوئیں۔

زوجۂ دوم بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے:

۱۔ میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؒ ۲۔ میاں سید اشرفؒ

میاں سید اشرفؒ کی پیدائش کے ساتھ ہی حضرت بی بی فاطمہؓ اور نومولود فرزند میاں سید اشرف دونوں انتقال کر گئے۔

Goto Main List

حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کے وقت صاحبزادوں کی عمریں[1]:

۱۔ میاں سید جلالؒ، شہید،	تولد ۹۱۶ھ	۱۴ سال کے تھے۔
۲۔ میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ	تولد ۹۱۹ھ	۱۱ " " "
۳۔ میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؒ	تولد ۹۲۱ھ	۹ " " "
۴۔ میاں سید عبدالقادرؒ	تولد ۹۲۳ھ	۷ " " "
۵۔ میاں سید احمدؒ	تولد ۹۲۵ھ	۵ " " "
۶۔ میاں سید شریف تشریف حقؒ	تولد ۹۲۶ھ	۴ " " "
۷۔ میاں سید خدا بخشؒ	تولد ۹۲۷ھ	۳ " " "

فصل

"جنگِ بدرِ ولایت" کے شہیدوں کی زیارت گاہیں

(۱) کھانبیل: موضع کھانبیل، بھیلوٹ سے (جہاں بندگی میراں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا پختہ اور عمدہ روضۂ مبارک، مسافر خانہ معہ دوسری تمام سہولتوں کے ساتھ ہے) ۳۹ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کھانبیل، مدھیرا روڈ ریلوے اسٹیشن سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ گاؤں کے مشرق جانب چندرائن تالاب کے کنارے حضرت سید شہاب الدین شہاب الحقؒ کا روضہ ہے۔ تالاب کے انتہائی کنارے پر حضرتہ بی بی فاطمہ بنت حضرت مہدی موعودؑ، حرم محترم حضرت صدیق ولایتؓ کا مزار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی حجرہ میں حضرت صدیق ولایتؓ قیام پذیر تھے۔ ۱۲ ؍ شوال سنہ ۹۳۰ھ کی جنگ میں شہید ہونے والے چالیس فدایانِ حق وصداقت کا "گنجِ شہداءؓ" کا مزار، تالاب کے مغربی کنارے، کنوئیں سے متصل ہے جس کو اب ایک پختہ کمرے کی شکل دے دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ، فرزندانِ بندگی ملک حمادؓ، بندگی ملک پیر محمد بن حضرت خلیفہ گروہؓ، حضرتہ بی بی عائشہ زوجہ حضرت صدیق ولایتؓ، فرزندانِ حضرت

---

[1] دفتر اول شاہ برہانؒ کا ۸ باب

Goto Main List

ریلوے راستے برائے
زیارت مقامات مقدسہ
ریاستِ گجرات

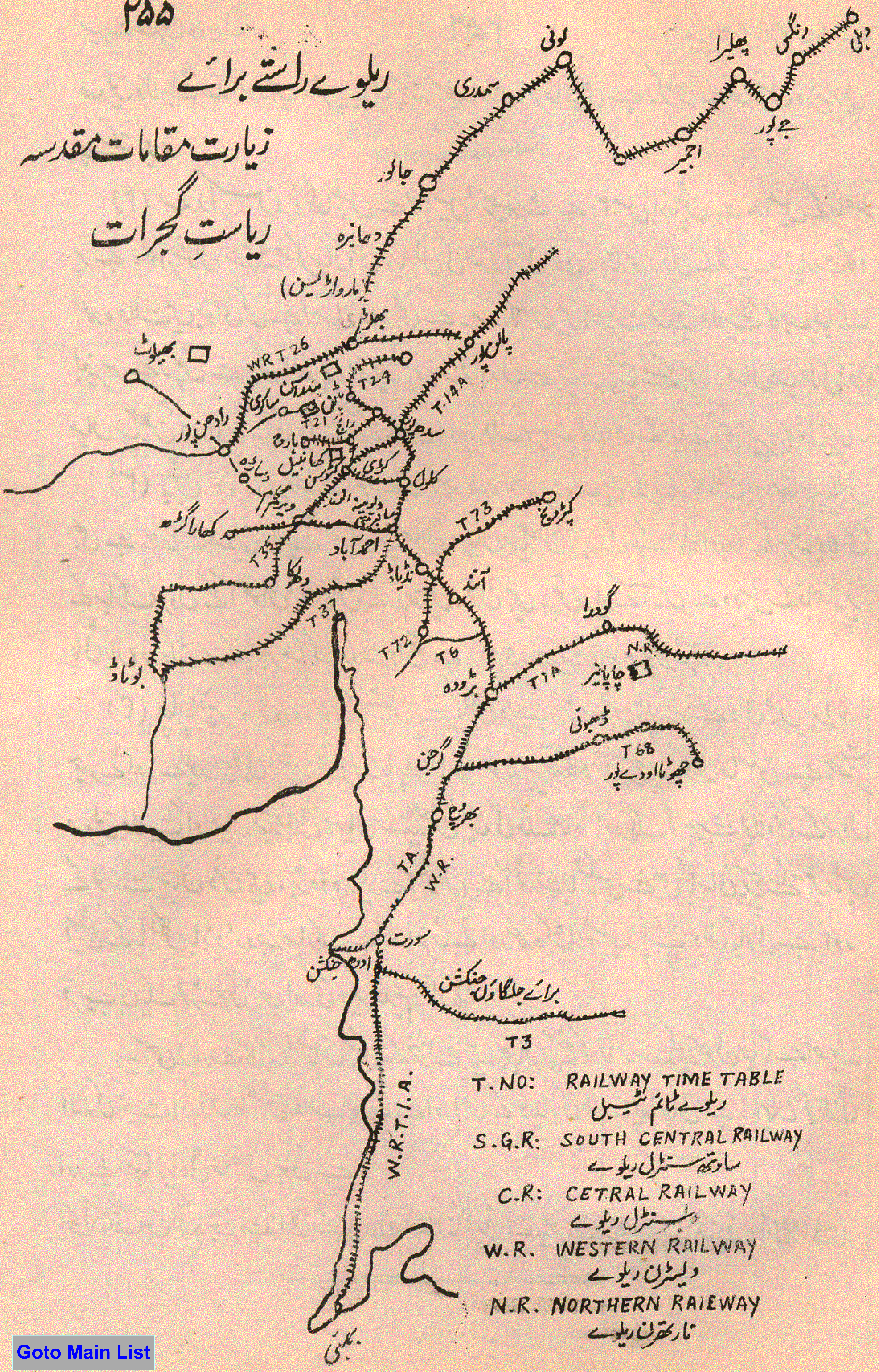

Goto Main List

صدیق ولایتؒ کے قبور ہیں۔ قریب ہی پختہ مسجد اور مسافر خانہ بھی ہے۔ کرڈی سے کھانبیل ذریعہ ریل جاسکتے ہیں۔

(۲) **سدراسن**: کھانبیل سے ۲۲ میل، بھیلوٹ سے ۲۰ میل اور پٹن سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۴ر شوال ۹۳۰ھ کو یہاں حق و باطل کی معرکہ آرائی ہوئی۔ بناس ندی کے قریب یہ زیارت گاہ عمدہ حالت میں بنوائی گئی ہے، مسافر خانہ بھی ہے۔ سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؒ کا جسدِ مبارک بغیر سر ہے۔ پٹن سے رگھوناتھ پور، ذریعہ بس جاکر وہاں سے پیدل پہنچ سکتے ہیں۔ میاں سید جلالؒ (فرزند) میاں سید عطنؒ (بھائی) بندگی ملک حمادؒ (ماموں) اور ملک گوہر شہ پولادیؒ کے مبارک جسم بغیر سر مدفون ہیں۔

(۳) **پٹن**: پٹن نہروالہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ حضرت صدیق ولایتؒ کا وطن اور مقام پیدائش بھی ہے۔ حضرت صدیق ولایتؒ، میاں سید جلالؒ، میاں سید عطنؒ، بندگی ملک حمادؒ اور ملک گوہر شہ پولادیؒ کے مبارک سروں کے استخواں، اسی پٹن کے روضہ میں مدفون ہیں۔ پٹن ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر پاٹی پال دروازے کے باہر مبارک روضہ واقع ہے۔ .S.T سے یہ مقام مربوط ہے۔

(۴) **چاپانیر**: بڑودہ ریلوے اسٹیشن سے بالکل قریب بڑودہ بس ڈپو سے نکلنے والی بس براہ چھوٹے اودے پور، بڑلی، شیوراج پور یا پاواگڑھ "خوند پیر درگاہ" اسٹیج پر رکوائی جاسکتی ہے۔ حضرت صدیق ولایتؒ اور میاں سید جلالؒ، میاں سید عطنؒ، بندگی ملک حمادؒ اور ملک گوہر شہ پولادیؒ کے سروں کے پوست یہاں دفن ہیں۔ بڑودہ ریلوے اسٹیشن سے آٹو رکشہ یا ٹیکسی سے بھی بآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ بس اسٹیج کے بالکل بازو، روضۂ مبارک ہے، مسافر خانے اور عمدہ کشادہ مسجد، پمپ والی باولی ہے۔ اور قریب ہی یک توڑے کی مسجد اور کئی دیگر قدیم آثار ہیں۔

یہ سبھی زیارت گاہیں، فیض بخشی کے خزانے ہیں جہاں پہنچ کر زائر سب کچھ بھول جاتا ہے، صرف اللہ کی محبت اور اس کا عشق غالب ہو رہتا ہے اور اس کے "دیدار کی طلب" چھا جاتی ہے۔ "ایمان" کو تازگی اور بے انتہا زیادتی حاصل ہوتی ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ (آل عمران ۱۶۹)

تمت الکتاب

Goto Main List

دوسری تصنیفات

۱۔ سراج الہدایت، مصنفہ قبلہ گاہی حضرت پیرو مرشد میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں صاحبؒ اہل ہستیرہ زیر طبع

۲۔ سبیل الرشاد فی احکام الجمعۃ والاعیاد" مصنفہ قدوۃ العلماء حضرت سید محمد عرف روشن میاں صاحب اہل ہستیرہ ہدیہ 7/=

صدر ندوۃ المصنفین مہدویہ و رکن مجلس علمائے مہدویہ ہند

۳۔ رسالہ "زیارتِ قبور" 〃 〃 〃 〃 〃 2/=

۴۔ رسالہ "نمازِ قصر" 〃 〃 〃 〃 1/=

۵۔ "حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق" مع ترجمہ اردو 〃 〃 〃 جلد اول غیر موجود

المعروف دفترِ شاہ برہانؒ جلد اول و دوم جلد دوم 10/=

کتب ملنے کا پتہ

منتظم، مکتبہ مجلس علمیہ مہدویہ، حیدرآباد

۴۴۷-۴-۱۶ چنچل گوڑہ، نئی سڑک، نزد مسجد موسوی، حیدرآباد ۲۴ (اے پی)

Goto Main List